



New Era Magazine



تیرے عشق میں کامل

از سریم گل

www.neweramagazine.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(مکمل ناول)

تیرے عشق میں کامل

از حریم گل

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشا اللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین



امریکہ کہ شہر نیویارک اس وقت صبح کہ چار بج رہے تھے۔۔ ہو میں رچی خنکی اپریل کہ مہینے میں بھی کافی شدید تھی ساتھ ہی ہر طرف چھایا اندھیرا اتنا گہرا تھا کہ دور دور تک کچھ دیکھائی نہیں دیتا تھا۔۔

جہاں اس وقت ہر طرف گھپ اندھیرا تھا وہیں پر یہیں موجود ایک مہنگی ترین بلڈنگ کہ پینٹ ہاوس میں سویا وجود الارم کی آواز پہ کسمسایا تھا۔۔

مسلسل بجتی آواز پہ وہ الارم بند کرتے خود پر سے کمفر ٹرہٹاتے جمائی لیتا ہوا اٹھ بیٹھا تھا۔۔

دومنٹ تک یونہی بیڈ پر بیٹھے گردن کو گھماتے ہوئے اُس نے سگریٹ سلگایا اور پھر اپنے اخروٹی رنگ کہ گھنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا وہ واشر روم کی جانب بڑھا دو تین لمبے کش لینے کہ بعد وہ شاور کھولتا پانی کہ نیچے جا کھڑا ہوا تھا۔۔ ٹھنڈے پانی کو خود پہ پڑتا محسوس کرتے اُسکے حواس بیدار ہونے لگے تھے۔۔ اچھے سے شاور لینے کہ بعد تولیہ لپیٹتے وہ اب دانت برش کرنے لگا تھا۔۔

برش کرتے ہوئے اپنے سامنے لگے قد آدم آئینے میں وہ خود کو تنقیدی نظروں سے گھور رہا تھا۔۔

گیلے بال ماتھے پہ چپکے پڑے تھے شہد رنگ آنکھیں اس پل بالکل بے تاثر تھیں کھڑی
مغرور ناک سُرخ و سفید رنگت ہلکی بڑھی ڈاڑھی اور کان سے نیچے بالکل سیدھ میں
گردن پہ بنا ٹیٹو جس کا نشان کچھ ایسا تھا جو اُس 8 پیک کہ اکھڑ سنگر کو مکمل کرتا تھا۔

اس سب سے فارغ ہوتے ہوئے وہ اب اپنی وارڈروب کی جانب آکھڑا ہوا تھا جہاں
سے شموئیل نے اپنے لئے جینز کی پینٹ کہ ساتھ ایک بلیک شرٹ اور لیڈر جیکٹ نکالی
کپڑے چنچ کر تے ہوئے وہ اب اوپن کچن میں آگیا جہاں اینٹر ہونے سے پہلے وہ اپنا
میوزک سسٹم آن کرنا نہیں بھولا تھا میوزک آن ہوتے ہی پورا پینٹ ہاوس گانے کی
آواز پہ گونجنے لگا تھا۔

میوزک انجوائے کرتے اور اپنے لئے بلیک کافی بناتے ہوئے وہ اپنے سوشل اکاونٹس
چیک کر رہا تھا اور یونہی مصروف سے انداز میں کافی پیتے گھراک کرتے وہ پورے پانچ
بجے ایئر پورٹ کہ لئے روانہ ہو گیا تھا۔

چھ بجے کی اُسکی پاکستان کی فلائٹ تھی اور اُس نے تیرہ گھنٹے بعد پاکستان پہنچ جانا تھا۔

نیویارک کہ ہی ایئر پورٹ پہ بیٹھا ایک اور وجود بھی تھا جو اس وقت خواب خرگوش کہ مزے لے رہا تھا۔۔

دیوار کہ ساتھ بنے بینچز میں سے ایک پر بیٹھے دیوار سے سر ٹکائے ہوئے وہ کوئی اور نہیں فرال حیدر تھی جو آج پورے چار سال بعد اپنی فیشن میں لی گی ڈگری مکمل کرتے گھر کہ لئے روانہ ہو رہی تھی (اس کہ علاوہ وہ بیچ میں اکثر پاکستان جاتی رہی تھی)۔۔

پر پوری رات ایکسائٹمنٹ سے ناسو سکنے کی وجہ سے اس وقت وہ اپنی نیند پوری کرنے میں مصروف تھی کندھے تک آتے کالے بال کھولے سفید رنگ کی شرٹ پہنے جس پہ بڑا بڑا لکھا تھا "حُسن میرا کلاشنکوف" اُردو جاننے والوں کو ضرور اپنی طرف متوجہ کرتا تھا یہ فرال کی کسٹمائزڈ شرٹ تھی جو اُس نے اپنے لئے خود ڈیزائن کی تھی (اور بہت جلد سب کہ لئے ڈیزائن کرنے کا عظیم رکھتی تھی) پھٹی ہوئی جینز اور وائٹ سنیکرز پہنے وہ اپنے ارد گرد سے بیگانہ تھی۔۔ وہیں کچھ آگے شموئیل اپنے فینز میں اکتایا ہوا سا کھڑا تھا جن کی سیلفیز ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھیں مسلسل ہر پکچر کہ لئے سائل دیتے اب وہ تھکنے لگا تھا کہ تبھی انا و نسمنٹ شروع ہوئی۔۔

Excuse me..

اب مجھے جانا ہوگا۔۔

پر مجال ہے جو وہاں کھڑے کسی شخص نے بھی اُسے ہجوم سے نکلنے کی اجازت دی ہو۔۔
کب سے گڈ بوائے پوز کرتے کرتے اب شموئیل کا ٹیمپر لوز ہونے والا تھا کہ تبھی اُسے
بہت تیزی سے ہاتھ ہلاتے ہوئے کوئی اپنی طرف بھاگ کر آتا دکھا۔۔

اُف گاڈ اور نہیں۔۔ پلیز آپ لوگ جگہ دیں گے مجھے جانا ہے اب کچھ سختی سے کہتے اُس
نے اپنا ہینڈ کیمری ہاتھ میں پکڑے گٹار کندھے پہ لٹکایا پر کچھ ہی قدم بڑھتے وہ اُس
لڑکی کے لئے رُک گیا تھا کہ بیچاری اتنی دور سے سیلفی لینے آرہی ہے پر یہ کیا۔۔
وہ تو اتنی ہی تیزی سے پاس سے گزرتی آگے بڑھ گی جبکہ شموئیل دی راک سٹاریو نہی
حیرت سے کھڑے اُسے جاتا دیکھنے لگا۔۔

شموئیل جیسے ہی پلین کہ اندر بزنس کلاس کی طرف بڑھا اپنے سامنے ہی وہی بد تمیز
لڑکی بیٹھی دیکھی آج پہلی بار کسی نے یوں اگنور کیا تھا سو بُرا لگنا تو بنتا تھا پر پھر بھی وہ دیکھنا
چاہتا تھا کہ وہ جان کر انجان بن رہی ہے یا پھر صحیح سے دیکھ نہیں پائی اُسے۔۔

Excuse me miss..

Yeah??

(وہ مصروف سے انداز میں نظریں اٹھائے اُسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی)

اُسے تو لگا تھا کہ اب کی بار وہ اُسے دیکھ کر پہچان لے گی پر ایسا کچھ نہیں ہوا تھا دیکھنے میں

تو وہ پاکستانی ہی لگ رہی تھی پھر یہ کیسے۔۔۔ کیسے نہیں جانتی مجھے وہ کھڑا حیرت سے

اُسے گھور رہا تھا جبکہ وہ اُس شخص کو دیکھ رہی تھی جو ایک سیکیورز کہتا کسی مراقبہ میں جا چکا تھا

سو وہ سر جھٹکتی پھر سے اپنے لیپ ٹاپ میں مصروف ہو گئی۔ اُس مغرور بلکہ بد تمیز لڑکی

کہ ایک بار پھر سے مصروف ہونے پر وہ بھناتا ہوا اپنی سیٹ کی طرف پہنچا اور ایک

جھٹکے سے اپنی پشت پہ لٹکا گٹار اتار کہ سائیڈ پہ رکھتے وہ فرال کو گھورنے لگا تھا غصہ سے

بل کھاتے خود کو ریلیکس کرنے کو وہ کانوں پہ ہیڈ فونز چڑھاتا سونے کی کوشش کرنے

لگا۔۔۔

کراچی میں اس وقت رات کہ چار بج رہے تھے موسم کافی گرم اور جس زدہ تھا وہیں

زینب منزل میں زینب صاحبہ اپنے کمرے سے نکلتے ہوئے اور تیزی سے سیڑھیاں
چڑھتے ہوئے فاران کہ کمرے کی جانب بڑھیں۔۔

فاران۔۔۔

فاران۔۔

جی مام پر فاران کمرے کہ بجائے اُوپر بنے کچن سے اپنا چہرہ ٹشو سے تھپتھپاتے ہوئے باہر
نکلا۔۔

تم ابھی تک یہاں ہو بہن کو لینے کب جاو گے؟؟

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تیرہ گھنٹے کی فلائٹ ہے مام پانچ یا چھ بجے تک پہنچے گی سو میں کچھ دیر تک نکلتا ہوں ابھی
تو ڈیڈی کی مدد کروا رہا ہوں۔۔

اوکے پر تم اور تمہارے ڈیڈی اس وقت کچن میں کر کیا رہے ہو؟؟ ڈیڈی کو کچھ چیزیں
میرینیٹ کرنی تھیں اور میں پوریوں کہ لئیے مکسچر کو گوندھ رہا تھا۔۔

اوکے یہ سب چھوڑو اور جلدی نکلو۔۔

ٹھیک ہے مام۔۔۔

(زینب منزل فرال کا گھر ہے جہاں 22 سال پہلے اُس نے آنکھ کھولی تھی فرال کا ایک بھائی فاران ہے جو 18 سال کا ہے۔۔)

زینب منزل باقی گھرانوں سے کافی مختلف ہے اکثر لوگ زینب منزل کو weird منزل بھی کہتے ہیں۔۔

کیونکہ آج سے 28 سال پہلے جب حیدر صاحب کی اُنکی پسند سے زینب سے شادی ہوئی تو شادی کے وقت زینب کی عمر محض سولہ سال تھی۔۔

وہ بہت کم عمر تھیں پر اُنکی خواہش تھی بہت سا پڑھنے کی اور اپنے پیروں پر کھڑے ہونے کی سو زینب کی خواہش پر حیدر صاحب نے اُنہیں پڑھنے کی اجازت دی جس کی وجہ سے وہ آج ایک کامیاب بزنس وومن ہیں جبکہ حیدر صاحب گھر پر ہی ہوتے ہیں پہلے بچے اور گھر ساتھ سنبھالتے رہے پر اب جبکہ بچے بڑے ہو گئے ہیں تو صرف گھر ہی سنبھالتے ہیں ہاں پر بس مہینے میں دو چکر وہ اپنے گاؤں اور زمینوں کے لگاتے ہیں اسکے علاوہ اُنکی زندگی کا مقصد اپنے بیوی بچوں کو ایک مکمل اور بہترین زندگی دینا ہے اس سب کے لئے وہ لوگوں کی کافی باتیں بھی سُن چکے ہیں پر اب لوگوں نے بھی کوئی اثر ہوتے نادیکھ کچھ بھی کہنا چھوڑ دیا ہے۔۔)

ساڑھے چھ بجے جہاز لینڈنگ کہ لئیے تیار تھا موسم کی وجہ سے فلائٹ کچھ لیٹ ہو گئی تھی۔۔ شموئیل تب کا سویا اب انا و نسمنٹ پہ جاگا تھا جاگتے ہی پھر سے فرال پہ غصہ عود آیا تھا جو جلدی جلدی اپنی چیزیں بیگ میں اڑستی جا رہی تھی۔۔

اُسے گھورتے ہوئے اور لوگوں سے بچنے کہ لئیے شموئیل نے بھی پی کیپ پہنتے سن گلاسز لگائے اور چہرے پہ رومال باندھنے لگا۔۔ یہ اُسکی احتیاطی تدبیر تھی لوگوں سے بچنے کی۔ فاران پچھلے ایک گھنٹے سے فرال کہ انتظار میں exit پہ کھڑا تھا کہ تبھی ٹرائی گھسیٹ کہ باہر لاتی فرال فاران کو دیکھتے ہی وہیں ٹرائی چھوڑے چیخیں مارتے بھاگتی ہوئی فاران سے لپٹ گئی تھی۔۔

اُسی کہ پیچھے عجلت میں آتا شموئیل بھی باقی سب کی طرح حیرت سے اُسے دیکھ رہا تھا جو اب بازو میں ایک لڑکے کی گردن پھنسا ئے اُسے گول گول گھمار رہی تھی۔۔

Hey shamooil..

پر جب وہاں کی آواز پر بھی شموئیل اُسکی طرف متوجہ ناہوا تو اُس نے بھی شموئیل کی

نظروں کا تعاقب کیا پروہاں اتنے لوگ تھے کہ وہ سمجھ ہی نہیں پایا کہ وہ دیکھ کسے رہا ہے
 تبھی وہ اُسکے کندھے کو ہلاتا پوچھنے لگا کیا ہوا یا رکھاں گم ہے؟؟
 نہیں کہیں نہیں تو چل یہاں سے نکل پہلے۔۔

زینب منزل میں اس وقت صُبح کہ آٹھ بجے سب ناشتے کی میز پر موجود تھے۔۔
 واوڈیڈی مزہ آگیا ہمیشہ کی طرح آپکے ہاتھ کی حلوہ پوری کھا کر۔۔
 تھینک یو بیٹا یہ لویہ بھی ٹیسٹ کرو اپنے بنائے ہوئے دم کہ قیہ کو آگے کرتے اُنہوں
 نے کہا۔۔

کہ تبھی ناشتہ کرتی زینب کی آواز گونجی۔۔ اور بیٹا آگے کیا کرنا ہے اب؟؟
 کرنا کیا ہے مام اپنی فیشن لائن اور کیا۔۔

اور مام جو ڈیزائنز میں نے میل کئیے تھا اُن پہ کام کروایا آپ نے۔۔

ہاں بیٹا حارب نے سب کر لیا ہے بس تم چیک کر لینا ایک بار اور یہ کام وام تو ہوتا رہے گا
 یہ بتاؤ کوئی ملا تمہیں شادی کہ لئے؟؟

نومام پلیز ابھی نو شادی وادی اور ویسے بھی ڈیڈی جیسا انسان جس دن ملا اسی وقت شادی کر لوں گی یا پھر جس سے بھی آپ اور ڈیڈی کہیں۔۔

اور آپ بتائیں فیشن شو کا کیا کرنا ہے؟؟ بیٹا پہلے تو کل اپنے آنر میں پارٹی انجوائے کر لو پھر دیکھتے ہیں۔۔

جو بھی ہو آپا شو سٹاپر میری مرضی کا ہو گا۔۔

اوکے اور وہ کون ہو گا؟؟ مینگو شیک کا گلاس منہ سے لگاتے فرال نے پوچھا۔۔

کون ہو گا کیا مطلب شمو نیل دی راک سٹار اور کون ویسے بھی آج کل کوئی برینڈ اُسکے بغیر لائیج نہیں ہوتا۔۔

ہیں پر یہ ہے کون؟؟

کیا آپ شمو نیل کو نہیں جانتیں فرال کی بات پر کافی صدمہ پہنچا تھا اُسے تم جانتے تو ہو میوزک سے میرا دور دور تک کوئی لینا دینا نہیں ہے۔۔

اوکے بورنگ آپا یہ دیکھیں یہ ہے شمو نیل فاران نے اپنا فون آگے کرتے ہوئے اُسے شمو نیل سے انٹروڈیوس کروانا چاہا۔۔

ہمممممم۔۔۔ ہینڈ سٹم ہے پر پتہ نہیں کیوں ایسا لگ رہا ہے جیسے اسے کہیں دیکھا ہے میں نے۔۔

ہیں کہاں؟؟ سیلفی لی آپ نے؟؟

اوہ یاد آیا یہ فلائٹ میں تھا میرے ساتھ اور مجھے کونسا الہام ہونا تھا کہ یہ سنگر ہے۔۔

فرال کو غصے سے دیکھتے فاران نے زینب کو وارن کرتے ہوئے کہا۔۔

مام میں بتا رہا ہوں آپکو ہم اسے ہی فائنل کریں گے اور ویسے بھی مجھے ملنا ہے اس سے۔۔

NEW ERA MAGAZINE.COM

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اوکے بیٹا دیکھتے ہیں۔۔

وہاں کہ پوچھنے پر جب شموئیل نے موڈ آف کی وجہ بتائی تو وہ تب سے اب تک ہنستا ہی

جارہا تھا۔۔

ہاہا۔۔ مطلب مطلب کہ تجھے بھی کوئی اگنور کر سکتی ہے واہ واہ۔۔

میں یقین سے کہہ سکتا ہوں وہ مجھے جانتی نہیں ہوگی ورنہ یوں ناکرتی۔۔

ایسا ہو ہی نہیں سکتا یہاں کا بچہ بچہ جانتا ہے تجھے۔۔

اچھا بس کرا اور ڈرائیو کر۔۔ (وہ دونوں ایک اچھے سے ریسٹورنٹ میں ناشتہ کرنے کے بعد اب گھر جا رہے تھے)

ویسے شموئیل کہیں دل تو نہیں آگیا تیرا؟؟

امپا سبل وہ اُس ٹائپ کی نہیں تھی کافی ماڈ تھی اور تو تو جانتا ہے ایسی لڑکی اپنے لائف پارٹنر کہ طور پر نہیں چاہیے مجھے۔۔

ہاں ہاں ہم سب جانتے ہیں تجھے سات پردوں میں چھپی مشرقی لڑکی چاہیے جسے تو ہمیشہ سب کی پہنچ سے دور رکھ سکے۔۔

پر ایک بات میری بھی سُن لے جب دل نے کسی پہ آنا ہو وہ یہ نہیں دیکھتا کہ آگے میرا آئیڈیل ہے یا کوئی اور۔۔

شٹ آپ کوئی بھی ہو پر وہ نہیں وہ بہت روڈ تھی۔۔

اور کانسرٹ کا بتا کب ہے اور کہاں ہے مجھے جلدی واپس بھی جانا ہے۔۔

اگلے دن رات میں فرال کہ آنر میں پارٹی تھی جہاں سب فیملی کہ لوگ اور دوست احباب مدعو تھے۔۔

بلیک نیٹ کی شارٹ فرائز پہنے اپنی دمکتی رنگت کہ ساتھ وہ غضب ڈھار ہی تھی رات کہ دس بج چکے تھے اور اب سب کھانے میں مصروف تھے۔۔

وہ بھی ایک ٹیبل پہ حارب کہ ساتھ بیٹھی ڈنر کر رہی تھی۔۔

(حارب زینب صاحبہ کی فرینڈ کا بیٹا اور فیشن ڈیزائیز ہے جو کافی مہذب خوش شکل اور خوش گفتار ہے)

اور حارب تمھاری گروم کلکیشن ریڈی ہے نا اور جو ڈیزائیز میں نے تمہیں بھیجے وہ؟؟

ڈونٹ وری فرال سب ڈن ہے اور تمہیں پتہ ہے ہم جلد ہی اس دفعہ کہ bridal

couture میں اپنے ڈیزائیز شو کرنے والے ہیں۔۔ فرال کہ سامنے بیٹھے حارب

نے ایکسائیٹڈ ہوتے ہوئے بتایا۔۔

اوہ واویہ تو بہت اچھا ہو گیا۔۔

ہاں اچھا تو ہو گیا ہے پر کام کالو ڈکانی بڑھ گیا ہے۔۔

کوئی نہیں میں آگی ہوں نادیکھنا سب کیسے چٹکیوں میں ہینڈل کرتی ہوں۔۔

وہ دونوں باتوں میں مصروف تھے کہ جبھی فاران وہاں پہنچا۔۔

آپا۔۔

ہممم۔۔۔

باہر آو جلدی۔۔

کیوں باہر کیا ہے؟؟

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Ghazals|Urdu|English|Urdu|English|Urdu|English

باہر سر پر اتر ہے۔۔

پر کیا سر پر اتر ہے منہ میں کباب ڈالتے ہوئے پوچھا گیا۔۔

باہر تو آو اور آپ بھی آئیں حارب بھائی۔۔

Sure حارب تو ایک بار میں ہی اٹھ گیا تھا کہ تبھی اُسے دیکھتے فرال نے بھی اٹھنے کا

فیصلہ کیا۔۔

اوکے چلو ہاتھ میں پکڑی پلیٹ سائیڈ پر رکھتے وہ دونوں فاران کہ ساتھ باہر آگئے جہاں

اُسکی فرینڈز اور کچھ کزنز باہر کھڑی گاڑیوں میں بیٹھے تھے۔۔

اور بھی کہاں کا پلان ہے۔۔

تم بیٹھو تو پہلے ہی دیر ہو گی ہے۔۔

پر یار مام کو تو بتادوں وہ خفانا ہو جائیں۔۔

میں نے میسیج کر دیا ہے لیٹس گو آپا۔۔

پر یار جانا کہاں ہے میں چینیج کر لوں۔۔

اتنا ٹائم نہیں ہے تم بیٹھو ایشہ نے اُسے کھینچتے گاڑی کا دروازہ لاک کیا۔۔

بتا دو دوجانا کہاں ہیں۔۔

شمو بیل کہ کانسرٹ میں۔۔

کیا کانسرٹ نہیں یار رررر۔۔۔۔

رات کہ بارہ بج رہے تھے یہ ایک کانسرٹ کا منظر تھا جس میں شمو بیل نے مسلسل دو

گھنٹے لائیو پر فارم کرنا تھا کلفٹن کہ پاس موجود پارک میں رنگ برنگی ڈیسکولائٹس ہجوم کی تالیاں اور چیخ و پکار شموئیل کی آواز وہ سب ایک بہترین کانسرٹ دکھ رہا تھا۔

پارک کہ باہر بہت مشکل سے پارکنگ ڈھونڈتے انہوں نے گاڑی پارک کی تھی۔

یادگار ان کانسرٹ میں لانا ہی تھا تو پہلے بتاتے میرا ڈریس دیکھا ہے میں جو کر لگوں گی اتنے فارمل کپڑوں میں۔

ڈونٹ وری میری جان اندر سب شموئیل کہ لئے آئے ہیں تمہیں دیکھنے کوئی نہیں آیا۔۔۔ آرزو نے فرال کو calm کرتے اپنے ساتھ لئے آگے بڑھنا شروع کیا۔

اُف کتنا شور اور کتنا لاؤڈ میوزک ہے تم لوگ ویسے ہی مجھے لے آئے۔

اب آ بھی جاویا ہم انجوائے کرنے آئے ہیں اب بار بار بول کر ہمارا مزہ مت خراب کرو پلیز۔

اوکے خود کو نارمل کرتے وہ آگے بڑھنے لگیں آگے لڑکیوں کہ لئے جگہ تھی جبکہ لڑکے سب بیک پر ہی تھے۔

اور سامنے سٹیج پہ اپنے گٹار سٹ اور ڈرمرز کہ ساتھ وہ مغرور سا شخص جیل سے اپنے

براون بال سیٹ کیسے پھٹی ہوئی جینز کہ ساتھ بلیک شرٹ اور گلے میں عجیب سی چیز
ڈالے اور آنکھوں پہ شیڈز لگائے کھڑا تھا۔۔

اونادان پرندے گھر آجا۔۔

گھر آجا گھر آجا گھر آجا۔۔

ہر طرف گونجتی شموئیل کی آواز تھی جبکہ فرال ابھی تک رش میں سے گزرتی آگے
بڑھ رہی تھی۔۔

"کائے چاہے جتنا پروں سے ہواوں کو۔۔"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

خود سے نانیچ پائیگا تو۔۔

مائیک کو ہاتھ میں تھامے آنکھیں بند کیسے وہ سروں کو چھیڑنے میں مصروف تھا۔۔

اب رُک بھی جاو آرزو سٹیج پہ چڑھنا ہے کیا۔۔

راستہ بناتے بناتے وہ کافی آگے آگے آگے تھیں۔۔

ہاں بس یہاں رکتے ہیں۔۔

سٹیج کہ کافی قریب رکتے وہ دونوں بھی چلانے لگی تھیں۔۔

توڑ آسمانوں کو پھونک دے جہانوں کو۔۔

خود سے نانچ پائے گا تو۔۔

گاتے ہوئے اب شموئیل نے مائیک audience کی طرف کر دیا تھا اور اب سب

ہم آواز گارہے تھے۔۔

خود سے نانچ پائیگا تو۔۔

کہ تبھی سامنے کھڑی فرال پہ شموئیل کی نظر کی پہلے تو وہ سمجھا تھا شاید کوئی اور ہو پر سٹیج
 یہ ہی تھوڑا آگے ہوتے اُسے وہی ایئر پورٹ والی لڑکی دکھی۔۔

فرال کو دیکھتے ہی اُسکے لبوں پہ مسکراہٹ پھیلی تھی جو کل تک اُسے جاننے سے انکاری

تھی وہ آج

اُسی کہ کانسرٹ میں اُسی کہ سامنے کھڑی تھی۔۔

شموئیل کی آنکھوں پر شیڈز ہونے کہ سبب فرال دیکھ نہیں پائی تھی کہ وہ اُسے ہی دیکھ

رہا ہے ویسے بھی وہ سب سے بیزار کھڑی تھی۔۔

کہ تبھی شموئیل نے گانا چنچ کیا جس پہ ساتھ کھڑے میوزیشنز حیران ہوئے تھے
کیونکہ یہ گانا اسکا نہیں تھا کسی اور سنگر کا تھا سبھی تب ہڑبڑاتے ہوئے میوزک کو گانے کہ
ساتھ میچ کرنے لگے۔۔

"لفظوں کہ حسین خوابوں میں کہیں پرورہا ہوں کب سے میں حضور۔۔"

کو شیشیں ذرا ہیں نگاہوں کی تجھے دیکھنے کی ہو خطا ضرور۔۔"

سٹیج پہ کھڑا وہ بے خود سا ہوتا گنگنا نے لگا تھا اُسکی پوری توجہ صرف کالے جوڑے میں
کھڑی اُس حسینہ پر تھی۔۔
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
"دیوانگی کہوں اسے یا ہے میرا فتور۔۔"

کوئی حور جیسے تو۔۔

کوئی حور جیسے تو۔۔

اس لائن پہ تو وہاں موجود کراؤڈ کی ہو وٹنگ اور بھی بلند ہوئی تھیں۔۔ جبکہ اُسکی
آنکھوں پہ لگے شیڈز کی وجہ سے کوئی بھی یہ نہیں جان پایا تھا کہ اُسکی توجہ کہاں ہے۔۔
"خاموشیاں جو سُن لے میری ان میں تیرا ہی ذکر ہے۔۔"

خوابوں میں جو تو دیکھے میرے تجھ سے ہی ہوتا عشق ہے۔۔"

فرال کو اچانک سے اپنا آپ کسی کی نظروں میں جکڑا ہوا محسوس ہو رہا تھا وہ ادھر ادھر ادھر دیکھتے اُسے ڈھونڈ رہی تھی جس کی نظروں کی تپش جھلسا دینے والی تھی پروہاں کوئی اُسے خود کی جانب متوجہ نہیں دکھ رہا تھا۔

"اُلفت کہو اسے میری ناکہو ہے میرا قصور۔۔"

کوئی حور جیسے تو۔۔

NEW ERA MAGAZINE
کوئی حور۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ناجانے کون تھا جو اس پل اُسے اُلجھن میں ڈال رہا تھا وہ نظریں ایسی تھیں کہ اُسے اپنا آپ کسی قید میں جکڑتا ہوا محسوس ہو رہا تھا اس کیفیت سے تنگ آتے وہ اُلٹے قدم لیتی اس ہجوم سے باہر نکلنے لگی اور فرال کہ نکلتے ہی شموئیل کہ اپنے گرد چھایا فسوں چھٹتا ہوا محسوس ہوا تھا۔

رات کہ تین بجے شموئیل اپنے پی۔اے بابر اور وہاں کہ ساتھ گھر کی طرف رواں

دواں تھا سمندر کہ پاس سے گزرتے ٹھنڈی ہوا کافی بھلی معلوم ہو رہی تھی پر اس سب کا کوئی اثر شموئیل پہ ہوتا دیکھائی نہیں دے رہا تھا تبھی وہ سختی سے لب بھینچے کار کا سٹیرنگ تھامے ہوئے ڈرائیونگ میں مصروف تھا۔

ساتھ ہی ذہن اب تک اپنی کی گئی حرکت پہ حیران بھی تھا وہ سمجھ نہیں پارہا تھا کہ اُس لڑکی میں ایسا کیا تھا کہ وہ یوں بے خود ہو گیا تھا۔ حالانکہ وہ لڑکی اُسکے آئیڈیل کہ آس پاس بھی نہیں تھی اُسے تو اتنی بولڈ اور کانفیڈینٹ لڑکیاں ایک آنکھ نہیں بھاتی تھیں تو پھر۔۔ پھر کیوں وہ یوں بے خود ہو گیا تھا آخر کیوں؟؟

اس سے پہلے کہ وہ مزید سوچتا کہ تبھی وہاں نے آج کہ کنسرٹ کا ذکر چھیڑا۔۔

تو اور شموئیل کافی عرصہ بعد پاکستان میں کنسرٹ کر کے کیسا لگا؟؟

ہممم بہت اچھا آڈینس کافی اچھی تھی (کافی بیزاری سے جواب دیا گیا)۔۔

ہاں بالکل اتنی اچھی تھی کہ راک سانگ گاتے ہوئے موصوف رومانٹک سانگ پر پھینچ آئے۔۔

(آخر وہ ذکر نیچ میں آہی گیا تھا جس سے وہ بچنا چاہ رہا تھا)

نہیں بس وہ۔۔۔ میں نے سوچا کچھ سافٹ سا ہو جائے۔۔

ہاں ہاں بالکل میں تو جیسے چُنا کا کا ہوں نا چل شاہاش سیدھی طرح بتا کیا چکر ہے۔۔

وہاں ج کو گھورتے ہوئے شموئیل نے بیک سیٹ پہ سوئے باہر پہ ایک نظر ڈالی تھی۔۔

کیا بک رہا ہے ایسا کچھ نہیں ہے۔۔

میں بک رہا ہوں ?? really بھنویں اُچکاتے وہاں نے شموئیل کو دیکھتے پوچھا۔۔

اپنے کانسرٹ میں اچانک سے اپنا گانا چھوڑتے ایک رومانٹک گانا وہ بھی کسی اور سنگر کا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تو ایک بات کہ پیچھے کیوں پڑ جاتا ہے یار۔۔

تو تو سیدھا سیدھا کیوں نہیں کہہ دیتا کہ وہ مل گئی ہے جس کی تجھے تلاش تھی۔۔

No..no way...

کم از کم مجھے اُسکی تلاش نہیں ہو سکتی۔۔

اُسکی تلاش، ہمہم اسکا مطلب ہے واقعی کوئی ہے جلدی بتا اب تو میں جان کر ہی رہونگا

اوہ بس بہت ہو تو زیادہ ہی پھیل رہا ہے تو شموئیل کا غصہ یکدم ہی عود آیا تھا تبھی ایک جھٹکے سے گاڑی روکتے وہ چلایا چل اتر تیرا گھر آ گیا ہے۔۔

نہیں ایسے تو میں ٹلنے والا نہیں تو بتا پہلے۔۔

تو اتر رہا ہے کہ نہیں؟؟

نہیں جب تک تو نہیں بتاتا تب تک میں نہیں اتر ونگا۔۔

اوکے (چہرے پہ شیطانی مسکراہٹ سجاتے نہایت ادب سے پوچھا گیا) تو مسٹر وہاج علی اس گاڑی سے نا اترنے کا یہ آپکا آخری فیصلہ ہے؟؟

ہاں بالکل پراگر تو بتادے تو میں ابھی اتر جاتا ہوں۔۔

چل پھر کلمہ پڑھ لے۔۔

وہاج کہ نا اترنے کہ بعد پھر جس سپیڈ پر شموئیل نے گاڑی اڑائی تو پھر وہاج اور بابر کی دُہائیاں پورے کراچی میں گونجتی رہی تھیں۔۔

آج پورا ایک ہفتہ ہو گیا تھا فرال کو آئے اور تب سے اب تک جتنا کام فرال کر چکی تھی اتنا شاید ہی کبھی کیا ہوا بھی وہ اور حارب ماڈلز اور شو سٹاپرز اور انکے پہنے جانے والے ڈریسز ڈیٹا سائیڈ کر رہے تھے کہ تبھی کافی لئیے فار ان اینٹر ہو اور بانگ دہل اعلان کیا۔۔

میل ماڈل شموئیل ہی ہو گا آپا اینڈ حارب بھائی۔۔

پر یار وہ انٹر نیشنل سٹار ہے جو بہت مہنگا ہے اور وہ تو گھنٹے کہ حساب سے پیسے چارج کرتا ہے اور ہم رہے تازہ تازہ اس فیلڈ میں اتنا پیسہ نہیں ہے ہمارے پاس ابھی۔۔

ہاں فار ان حارب صحیح کہہ رہا ہے تمہارے اس سنگر کو پھر کبھی ہائر کر لیں گے۔۔)

آئی سائیڈ کہ کیٹ سٹائل چشمہ لگائے میسی سے بن میں بال پوائنٹ پھنسائے ہمیشہ کی طرح جینز کی پینٹ کہ ساتھ زرد رنگ کی شرٹ پہنے جس پر گولڈن گلیٹر سے لکھا تھا

"stay away" اُس نے مصروف سے انداز میں اپنا فیصلہ سُنا یا)

پیسوں کی فکر مت کریں آپا ویسے بھی ڈیٹی شموئیل کہ مجھ سے بھی بڑے فین ہیں اور اُس سے ملنے کا یہی موقع ہے ہمارے پاس۔۔

واٹ ڈیڈ فین ہیں اُسکے؟؟ پر اُس دن جب اسکا ذکر ہوا تب تو وہ کچھ نہیں بولے تھے۔۔

تب کا مجھے نہیں پتہ پروہ بھی یہی چاہتے ہیں۔۔

کہیں تم اپنے چکر میں ڈیڈ کو تو نہیں پھنسا رہے؟؟

بالکل نہیں فاران نے دل پہ ہاتھ رکھتے یقین دلاتے ہوئے کہا)

اوکے جب پیسے اُنہوں نے دینے ہیں تو پھر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔

پر فاران اُس سے بات کون کرے گا اُسکے بہت tantrums ہیں یا حارب کوئی
فکر نے ستایا۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ سب مجھ پہ چھوڑ دیں میں کر لوں گا۔۔

فاران خوشی سے اُچھلتا ہوا باہر نکل گیا تھا۔۔

اُف اس کی خوشی تو دیکھو مجھے تو سمجھ نہیں آتا ان سب کو دکھتا کیا ہے اُس میں۔۔

پلیز فرال ایسے تو مت کہو بہت اچھا گاتا ہے وہ۔۔

چلو چلو کام کرو اب تم مت شروع ہو جانا۔۔

شموئیل کو کراچی آئے ہوئے آج پورے دس دن ہو گئے تھے۔ حالانکہ وہ آیا
یہاں صرف تین دن کہ لئیے تھا پر اس وقت وہ جس سیچو نیشن میں تھا وہ خود اُسکی سمجھ
سے باہر تھی۔۔

پورا پورا دن کراچی کی سڑکوں پہ ڈرائیو کرتے ہوئے گزرتے رہے تھے اور بے چینی تھی
کہ بڑھتی جا رہی تھی ایسے لگتا تھا کہ جیسا کچھ کھو گیا ہے جسے وہ ڈھونڈنا چاہتا ہو پر نا جانے
وہ کیا تھا جس کی اُسے تلاش تھی پر جب ذہن کہ پردے پہ اپنی تلاش کی تصویر بنتی تھی
تو دماغ میں ایک ہی آواز گونجتی تھی... impossible...
وہ اپنی ہی سوچوں میں گھرا کھڑا تھا کہ تبھی دستک کی آواز ہوئی۔۔

اور بابر دروازہ ناک کرتے اجازت ملنے پہ اندر داخل ہوا۔۔

جہاں اُسکا باس اُلجھی بکھری حالت میں کھڑکی کہ پاس سگریٹ لبوں میں دبائے کھڑا تھا
وہ کافی نفیس شخص تھا پر آج پہلی بار اُسکا حلیہ کچھ میلا سا تھا۔۔ شموئیل کو سر سے پیر تک
گھورتے بابر نے اپنا مدعہ بیان کیا۔۔

سر واپسی کی ٹکٹ کب کی کروانی ہے۔۔

نہیں ابھی رُک جاو کچھ دن۔۔

اوکے سر تو پھر وہ جو برائیڈل کیٹور میں شو سٹاپر کہ لئیے جو لڑکا ملنا چاہتا ہے اُسکو کیا
کہوں؟؟

ہممم تم ملو لو اُس سے اچھا ہے جب تک یہاں ہیں کچھ کام ہو جائیگا۔۔

پرہاں میرے رولز بتا دینا اُسے۔۔۔

میں کسی کو measurements نہیں دوں گا تمہارے پاس لکھا ہے سب تم دے

دینا اور سیکنڈ میں اُس رش میں تیار نہیں ہوں گا مجھے الگ روم یا پھر وینٹی وین چاہیے اوکے

اور ایک گھنٹے کا ایک لاکھ۔۔

اور اب جاو۔۔

پورے دو ہفتے بعد آج میریٹ میں شو منعقد ہونے جا رہا تھا اس وقت رات کہ دس بج

رہے تھے۔۔

ارد گرد دیکھو تو ایسا لگتا تھا کہ جیسے رنگ و بو کا سیلاب اُمد آیا ہو۔۔

آج 6 ڈیزائنرز کا کام شو ہونا تھا جن میں حارب اور فرال بھی تھے۔۔

آج تو آڈینس بھی معمول سے کچھ زیادہ تھی کیونکہ زیادہ تر لوگ شموئیل کو سیٹج پہ گاتے ہوئے اور واک کرتے دیکھنا چاہتے تھے۔۔

بیک سیٹج کا منظر ویسا ہی تھا جیسا عموماً ہوتا ہے ہر طرف افراتفری مچی ہوئی تھی۔۔ فرال اور حارب بھی بوکھلائے ہوئے یہاں سے وہاں پھر رہے تھے یہ فرسٹ ٹائم تھا ان کا سو کچھ خاص سمجھ نہیں آرہا تھا کہ ہو کیا رہا ہے آج اُنکے برائٹیڈل اور فینسی ڈریسز شو ہونے والے تھے جن پہ دونوں نے کافی محنت کی تھی۔۔

فرال ادھر سے ادھر بھاگتے ہوئے ریڈی ہوئی ماڈلز کہ ڈریسز صحیح سے سیٹ کر رہی تھی۔۔

اور دوسری طرف شموئیل تھا جسے میک آپ آرٹسٹ ہلکا سا ٹچ آپ کرتا جاچکا تھا۔۔ وہ اس وقت کراچی کہ ایک بہت بڑے ہوٹل کی بیک سائیڈ پہ منعقد ہونے والے ایک فیشن شو کی بیک سیٹج پہ موجود تھا۔۔

جہاں وہ ایک حسین سی کالے رنگ کی شیر وانی ہمرنگ کھسہ اور کندھے پہ سُرخ کام والی چادر ڈالے جھنجھلایا ہوا سا کھڑا تھا۔

بابر کیا تم مجھے پہلے نہیں بتا سکتے تھے کہ مجھے یہاں یہ جو کر بن کرواک کرنی ہے۔

سر پہلے بتایا تھا آپکو تب آپ نے کوئی اعتراض ظاہر نہیں کیا تھا۔

بابر نے اپنے باس کو غصے سے اپنی طرف دیکھتے ہوئے پا کر ممناتے ہوئے جواب دیا۔

تم بکو اس بند کرو اپنی اور بلاؤ اُس ڈیزائنر کو نتھنے پھلاتے ایک اور آرڈر دیا گیا تھا جسے سُنتے ہی بابر فوراً وہاں سے گدھے کہ سر پہ سینگ کی طرح سے غائب ہوا تھا۔

وہ اس وقت جہاں کھڑا تھا یہ جگہ سپیشلی اُسی کہ تیار ہونے کہ لئیے مخصوص کی گئی تھی

جہاں ہر طرف بڑے بڑے آئینے نصب تھے اور اُن آئینوں کہ سائڈز پہ لگی آنکھوں

کو چنڈھیادینے والی روشنی جو آنکھوں میں چبھتی ہوئی محسوس ہوتی تھی پر اُسے ان

سب روشنیوں سے کوئی خاص فرق نہیں پڑتا تھا کیونکہ وہ ان سب روشنیوں کا پچھلے

کچھ سالوں سے عادی تھا۔

وہ پاکستان کا جانا مانا Rock Star تھا جس کی فین فالونگ پاکستان کہ علاوہ کی

دوسرے ممالک میں بھی تھی اُسکی آواز میں ایسا جادو تھا کہ اُسکے گانوں کی لیریکس نا جاننے والے بھی صرف اُسکے چھیڑے گئے سروں پہ جھومنے لگتے تھے اور لڑکیاں -- لڑکیاں تو اُسے دیکھتے ہی اپنا توازن کھودیتی تھیں اُسکی شخصیت میں ایسا سحر تھا جو سب کو جکڑ لیتا تھا پر شاید اس سب کی وجہ اُسکا صنف نازک سے الرجک ہونا بھی تھا وہ جتنا بھاگتا تھا وہ اتنا ہی اُسکی جانب لپکتی تھیں --

شموئیل داراک سٹار آج اس جگہ واک کرنے والا تھا جہاں میجیورٹی صرف اُسکی ایک جھلک دیکھنے آئی تھی --

اور جو اس وقت شیر وانی کہ بٹن سے اُلجھتا خاصا جھنجھلا یا ہوا تھا کہ تبھی اپنے سامنے لگے آئینے میں اُسے اپنے پیچھے سے مصروف سے انداز میں چلتی ہوئی وہ مغرور لڑکی دکھی جو ہر بار اتنے بُرے سے اُسے اگنور کرتی تھی کہ وہ ایک بار تو خود کو آئینے میں ضرور ہی دیکھتا تھا کہ اُسے کیوں کچھ نہیں دکھتا مجھ میں --

فرال کو دیکھتے اُسے اپنے دل کی دھڑکنیں شور کرتی محسوس ہونے لگی تھیں اتنے دن جس کرب اور بے چینی میں گزرے تھے اُسے دیکھتے ہی قرار آنے لگا تھا --

جی مسٹر شموئیل --

ہاتھوں میں ڈھیروں فائلز جن میں سب ماڈلز ڈریسز اور بہت کچھ کا اندراج کیا گیا تھا وہ
لئیے کھڑی تھی۔۔

آج پہلی بار وہ اسے یوں نظر کا چشمہ لگائے دیکھ رہا تھا جو بالوں کا میسی سا بن بنائے جینز کی
گھٹنوں سے پھٹی ہوئی پینٹ کہ ساتھ عجیب سی وائٹ شرٹ پہنے کھڑی تھی جس پہ بڑا
بڑا لکھا گیا تھا۔۔

"میں آپ بڑی کھڑوس آں" یہ ورڈز پیل بھر میں اُسکے چہرے پہ مسکان بکھیر گئے
تھے۔۔

جب کہ کب سے کھڑی فرال نے اکتائے ہوئے انداز میں اُسکے سامنے چٹکی بجائی۔۔

Excuse me Mr shamoel..

میرے خیال سے آپکو کوئی مسئلہ تھا اگر ہے تو مہربانی کر کے بتادیں مجھے اور بھی بہت
کام ہیں۔۔

کیا آپ ڈیزائنر ہیں خوشی اور حیرت کی ملی جلی کیفیت لئیے پوچھا گیا؟؟

جی بالکل آپکو کوئی اعتراض ہے۔۔

نہیں وہ actually میرا پر اہلم یہ بٹنز ہیں۔۔ یہ بٹنز نہیں لگ رہے i think یہ بٹن بڑے اور کاج چھوٹا ہے۔۔

Impossible ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔۔

اتنی بڑی غلطی کی گنجائش ہی نہیں ہے۔۔ آپ صحیح سے لگائیں لگ جائینگے بٹنز (اُسکے چہرے سے پریشانی چھلکی تھی)۔۔

اوکے پھر آپ ٹرائے کر لیں میں تو پچھلے آدھے گھنٹے سے کوشش کر رہا ہوں کب سے سینہ پہ باندھے ہاتھ کھولتا وہ سیدھا ہوا۔۔
 NEW ERA MAGAZINE
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
 جب کہ فرال کو اُسکا یہ انداز کچھ خاص نہیں بھایا تھا پر وہ اس وقت شو سٹاپ تھا اُسے ناراض کرنا مہنگا پڑ سکتا تھا سو وہ اپنا ایڈیٹیوڈ کچھ پل کو سائیڈ پہ رکھتے ایک ٹھنڈی سانس بھرتی اُسکے قریب ہوئی۔۔

فرال کہ ہاتھ اُسکے سینہ پہ دھرے تھے اور وہ اُسکے بے حد نزدیک کھڑی تھی اُسکے چہرے کہ ایک ایک نقش کہ گرد گھومتی اُسکی نظریں فرال کو بے چین کرنے لگی تھیں اُسے اُس دن کانسرٹ میں محسوس ہونے والی وحشت یاد آئی تھی پر وہ پھر بھی اپنے کام

پہ فوکس کر رہی تھی پر دوسری جانب وہ دم بخود سا اُس کہ سحر میں خود کو جکڑتا ہوا محسوس کرنے لگا تھا۔۔

جو اتنے دن سے خود کو جھٹلا رہا تھا اپنے جذبات دبا رہا تھا وہ سب اُسے دیکھتے ہی سیلاب کی طرح بہنے کو تیار تھے اور سونے پہ سہاگہ فرال کہ پرفیوم کی خوشبو اُسے بے خود کرنے لگی تھی پتہ نہیں وہ واقعی حسین تھی یا اُسے لگ رہی تھی پر جو بھی تھا یہ پہلی بار تھی کہ کسی لڑکی کی جانب دیکھتے وہ یوں بے خود ہوا تھا۔۔

تبھی اُسکے بنائے گئے بن سے نکلی لٹ کو پکڑتے وہ کان کہ پیچھے اڑنے لگا۔۔
 جس پر فرال نے دور ہوتے ہوئے جن نظروں سے اُسے دیکھا وہ اُسے وارن کرنے کہ لئے کافی تھیں۔۔

پر شاید وہ آج اُس کہ صبر کی انتہا دیکھنا چاہتا تھا تبھی اُسکے دور ہونے پر پھر سے اسکے ہاتھ پکڑتے اپنے سینے پہ دھرتے اُسے خود سے قریب کیا۔۔

جس پہ فرال نے شا کڈ میں گھرے اپنے سامنے کھڑے شخص کو حیرت سے دیکھا اور پھر آو دیکھنا تاؤ کھینچ کہ اُسکی گال پہ اپنا ہاتھ جڑ دیا۔۔

How dare you..

تم سمجھتے کیا ہو خود کو؟؟ تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے چھونے کی تم دو ٹکے کہ سنگر۔۔
 غصے سے ہانپتے اور سُرخ پڑتے ہوئے وہ چلا رہی تھی اور وہ ساکت سا اُسے خون رنگ
 آنکھوں سے گھورنے لگا تھا اتنی انسلٹ وہ بھی شموئیل دی راک سٹار کی۔۔

"دل کہ کافر پہ دل جب آئے۔۔

کون پھر اُس کافر سے بچائے۔۔"

عشق کا جادو سر چڑھ بولے۔۔"

تو اُسکو چُپ کون کرائے۔۔"

وہ تو بن جائے۔۔۔

تیرے عشق میں کافر کافر میں "

ہوا عشق میں کافر کافر۔۔۔

شموئیل کو کھری کھری سنانے کہ بعد وہ واشر روم میں کھڑی ٹھنڈے پانی کہ چھینٹے منہ پہ مار رہی تھی تاکہ خود کو کول ڈاون کر سکے دل میں کہیں یہ خوف بھی تھا کہ اگر وہ چلا گیا تو۔۔

پر پانچ منٹ بعد جب وہ یہاں سے نکلی تب تک شموئیل اپنے ذہن میں سوچی ترکیب کو عملی جامہ پہنا چکا تھا۔۔

فرال کہ باہر آتے ہی حارب بھاگتا ہوا اُس تک پہنچا۔۔ فرال تم کہاں تھی یار یہاں اتنا بڑا بلنڈر ہو گیا ہے۔۔

کیا ہوا شموئیل چلا گیا کیا؟؟

کیا شموئیل نہیں یار وہ نہیں ہماری فی میل شو سٹاپر شو چھوڑ گئی ہے۔۔

کیا مم۔۔ مگر کیوں؟؟

اُسے فٹنگز میں مسئلہ تھا کچھ اس لئے۔۔

پر ایسے کیسے مسئلہ ہو سکتا ہے حارب اب کیا کریں گے ہم؟؟

ابھی وہ اس سوچ میں ہی پھنسے ہوئے تھے کہ تبھی اس شو کوارینچ کرنے والا شو مینیجر اُن

تک پہنچا۔۔

اس ڈیزائنر کہ بعد اگلی باری آپ لوگوں کی ہے سو آپ ریڈی رہیں۔۔

کیا؟؟ اب اب کیا ہوگا۔۔

وہ دونوں سر پکڑے کھڑے ہی تھے کہ شموئیل اُن تک پہنچا۔۔

Is everything ok Mr Harib??

پر شموئیل کو جس طرح سے حارب نے دیکھا وہ جان گیا تھا کہ کام ہو گیا ہے جبکہ فرال نے تو دیکھنا بھی گوارا نہیں کیا تھا اُسے۔۔

ہماری فی میل شو سٹاپر شو چھوڑ گی ہیں۔۔

واٹ اب۔۔ اب کیا کریں گے آپ لوگ لہجے میں تفتیش سموتے ہوئے پوچھا گیا۔۔

کچھ سمجھ نہیں آرہا اگلی باری بھی ہماری ہے فرال کیا کرنا ہے کچھ تو کہو حارب پریشانی

سے ہاتھ ملتا فرال کہ سر ہو جو خود بے بس کھڑی تھی۔۔

اُن دونوں کو پریشان دیکھتے شموئیل نے اپنا گلا پتہ پھینکا۔۔ ہممم ایک آئیڈیا ہے اگر آپکو

مناسب لگے تو۔۔

جی سر کہیے حارب نے خوش ہوتے ہوئے پوچھا۔

کیوں نا آپکی یہ ڈیزائنر شو سٹاپر بن جائیں۔

کیا نہیں بالکل نہیں فرال نے ایک جھٹکے سے سر اٹھاتے شموئیل کو کھا جانے والی

نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

ویسے آئیڈیا برا نہیں ہے فرال تم خود سوچو یہ پہلی بار ہے امیج خراب ہو جائیگا ہمارا اب تم

ہی ہو جو ہمیں بچا سکتی ہو۔

NEW ERA MAGAZINE *****

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آخر کوئی چارہ نا دیکھتے بہت مجبوری کہ سب وہ شموئیل کہ دیئے مشورے اور حارب کہ

کہنے پہ آج کہ دن ماڈلنگ کرنے کو تیار ہوئی تھی۔

اور اس وقت فرال شموئیل کہ لئیے بنی مخصوص جگہ پر بیٹھی اپنا میک آپ کروا رہی تھی

میک آپ آرٹسٹ جلدی جلدی اپنے ہاتھ چلانے میں مصروف تھا جبکہ اکتائے ہوئے

بیٹھی فرال آنکھیں موندے ہوئے تھی کہ تبھی شموئیل اندر داخل ہوا۔

اندر کا منظر اُسکی توقع کہ بالکل برعکس تھا اُسکے لئیے مخصوص کی گئی جگہ پر فرال کو دیکھتے

وہ چُپ ہو گیا تھا اگر اس وقت اُسکی جگہ کوئی اور ہوتا تو شموئیل کا غصہ ساتویں آسمان پر ہوتا کہ کیسے کسی کی ہمت ہوئی اُسکا میک آپ روم یوز کرنے کی پر خیر یہ فرال تھی جس کہ متعلق اب وہ شیور تھا کہ دل غلطی کر بیٹھا ہے اور اگر وہ اُسکے آئیڈیل کہ قریب فی الحال نہیں ہے تو بھی کوئی بڑا ایشو تھوڑی ناہے میں اُسے بہت جلد اپنے مطابق ڈھال لوں گا اتنا کانفیڈنٹ تو اُسے تھا ہی خود پر۔۔

کچھ دیر تو وہ یونہی پیچھے کھڑا بے خود سا ہوتا اُسے سامنے لگے آئینے میں دیکھتا رہا پر جب وہ اپنی سوچ سے باہر آیا تو اُسکی نظر ایک male makeup artist پر پڑی جسکا ہاتھ فرال کہ چہرے پہ رکھا ہوا تھا اور جو فرال کہ ایک ایک نقش کو خوبصورتی سے اُبھار رہا تھا اُسے دیکھتے ہی نا جانے کیوں اُسکی رگیں تننے لگی تھیں۔۔ فرال کہ اتنے قریب کسی دوسرے کو کھڑا اور چھو تا دیکھ شموئیل کی بس ہوئی تھی۔۔ تبھی تیزی سے اُس نے آگے بڑھتے ہوئے نہایت سختی سے اُس میک آپ آرٹسٹ کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا تم باہر جاؤ تمہاری باہر زیادہ ضرورت ہے۔۔

پر سر میڈم کامیک آپ؟؟

تو یہاں کسی اور کو بھیج دو تم کوئی آخری تو نہیں ہو اور ہاں کسی بھی فی میل میک آپ

آرٹسٹ کو اوکے جسٹ فی میل۔۔

کافی دیر تک آنکھیں موندے اور اپنے ارد گرد کسی کو ناپاتے فرال نے گردن تر چھی کرتے ہوئے اپنی بیک پر دیکھا جہاں شموئیل کو کھڑا دیکھ فرال پھر سے سیدھی ہو بیٹھی تھی اُسے اس وقت شموئیل پر انتہاء کا غصہ تھا وہ نہیں چاہتی تھی کہ کچھ غلط کہہ کر اُسے بھگادے سو خود کو ریلیکس کرنے لگی۔۔

تبھی فوراً سے وہاں ایک فی میل آرٹسٹ پہنچی جس نے میک آپ کمپلیٹ کیا تب تک شموئیل بھی وہیں بیٹھے اپنے موبائل میں مصروف رہا ایک دُہن کی طرح اُسے سجاتے ہوئے وہ جاچکی تھی اور اب فرال وہیں بیٹھے اپنا ڈوپٹہ سر پہ جماتے اُٹھ کھڑی ہوئی تھی وہ ایک ڈیزائنر تھی اور اس نے ہی یہ ڈریس ڈیزائن کیا تھا سو وہ اچھی طرح جانتی تھی کہ ڈوپٹہ کیسے سیٹ کرنا ہے اور اس ڈریس کو شو کیسے کرنا ہے سو وہ سر پہ ڈوپٹہ جماتے اُٹھ کھڑی ہوئی فل بلڈ ریڈ کلر کہ کام والے گھاگرا چولی میں اُسے دیکھتے شموئیل کی دھڑکنیں تیز ہوئی تھیں۔۔

وہ اُسے اپنے ساتھ ریمپ پہ لے کر چلنا چاہتا تھا پر اب اُسکے دو آتشہ حُسن کو دیکھتے اُسے پچھتاوا ہوا کہ کاش وہ اُسے مجبور نہ کرتا اب کیسے وہ اُسے دوسروں کی نظروں سے بچائے

گا۔۔

وہ اپنے ہی خیالوں میں مگن اُسکے وجود میں کھویا ہوا تھا کہ تبھی اُسکی نظر اُس کے برہنہ پیٹ اور کمر پہ گی اُسکی وہ چولی کافی شارٹ تھی جو اُسے پوری طرح ڈھکنے میں ناکام ہو رہی تھی۔۔

فرال کو دیکھتے ہی شموئیل کہ ماتھے پہ بل پڑنے لگے تھے تبھی وہ درشتنگی سے آگے بڑھا اور فرال کو بازو سے پکڑتے اُسکا رخ اپنی جانب کیا۔۔

یہ کیا بد تمیزی ہے مسٹر میں دیکھ رہی ہوں تم بہت فری ہو رہے دور رہو مجھ سے سنا تم نے اور اب اگر تم نے مجھے ہاتھ لگایا تو اچھا نہیں ہو گا وہ انگلی اٹھائے اُسے وارن کر رہی تھی پروہاں وہ اُسے سُن ہی کب رہا تھا فرال کہ بات ختم کرتے ہی وہ اُسکے سامنے گھٹنوں کہ بل بیٹھتے اُسکے بڑے سے ریڈ ڈوپٹے کو سامنے سے لاتے ہوئے اُسے کور کرنے لگا تھا۔۔

یہ۔۔ یہ کیا کر رہے ہو تم چھوڑو مجھے۔۔

پنز پکڑو مجھے۔۔

میں نے کہا تم دور ہٹو ہاتھ مت لگاؤ۔۔

فرال کہ بار بار مچل کر دور ہونے پر شموئیل نے کھڑے ہوتے ہوئے اُسے سختی سے
کندھوں سے تھاما۔۔۔

بہت حسین لگ رہی ہو تم بالکل کسی اسپر کی مانند۔۔

---Oh you

شش شموئیل نے اپنی شہادت کی اُن گلی اُسکے میرون لپ اسٹک سے سجے ہوئے نوٹوں پر
دھرتے اُسے خاموش کر وایا۔۔۔

تم اتنی حسین لگ رہی ہو تمہارے۔۔ تمہارے وجود سے اس قدر روشنیاں پھوٹ
رہی ہیں کہ میں نہیں چاہتا کہ کسی کو قتل کر دوں سو جو کہہ رہا ہوں چپ چاپ مان لو۔۔
اور ہاں خبردار جواب ہلی پن چُجھ بھی سکتی ہے اور میں تمہیں تو کم از کم کوئی تکلیف
پہنچانا نہیں چاہوں گا۔۔

شموئیل کہ اتنے قریب اُسکی سانسوں کو خود پہ محسوس کرتے اُسکے لفظوں کی گہرائی
جانچتے اُسکا رنگ اڑا تھا اور اب کی بار وہ چپ چاپ اپنی مٹھی میں بند پیر اُسکے سامنے کر

گی تھی۔۔

آگے پیچھے سے اُسے اچھی طرح سے کور کرتے شموئیل نے سگھ کا سانس لیا تھا۔
پر کب سے خاموش کھڑی فرال اُسکے ہٹتے ہی غصہ سے تنتناتی ہوئی باہر نکل گی تھی۔۔

حارب اور فرال کہ ڈیزائن کئیے سب ڈریسز شو ہو چکے تھے اور اب باری تھی شموئیل
اور فرال یعنی شو سٹاپرز کہ سٹیج پہ جانے کی۔۔

شموئیل کہ سٹیج پہ آنے کا سنتے ہی سب کیمرامینز بلا گرز اور آڈینس ایکٹیو ہو کر بیٹھ
گئے تھے کہ تبھی بلیک کلر کی شیر وانی میں بڑی سی کام سے بھری ریڈ چادر کندھے پہ
ڈالے جبکہ فرال فل ریڈ کلر کا لہنگا پہنے ایک ہاتھ کمر پہ ٹکائے اور دوسرے سے شموئیل
کی بازو تھامے وہ دونوں سٹیج پر پہنچے تھے۔۔

فاران اور حیدر صاحب بھی سامنے ہی قطار میں بیٹھے ہوئے تھے فاران کی تو خوشی سے
بانچھیں ہی بند نہیں ہو رہی تھیں اُسکا فیورٹ سنگراس وقت اُسکی بہن کہ ساتھ تھا۔

وہ دونوں ابھی اینٹرینس پر ہی کھڑے تھے یہ ایک لمبا سا سٹیج تھا جس کہ دائیں اور بائیں

دودو کر کے سپاٹس تھے جہاں فرال کو ٹھہرتے ہوئے اپنا ڈریس شو کرنا تھا۔۔

اس وقت وہاں موجود سب لوگ شمو نیل کو دیکھتے بے قابو ہونے لگے تھے وہاں اس قدر شور تھا کہ سیٹیاں اور ہووٹنگ کہ علاوہ کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا۔۔

کہ تبھی شمو نیل نے مائیک منہ کہ آگے کرتے ہوئے سر چھیڑے جبکہ فرال نے سہج سہج کہ قدم اٹھانے شروع کیے۔۔

"تیری بارشیں بھگائیں مجھے۔۔۔"

تیری ہوائیں بہائیں مجھے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پاؤں تلے زمینیں چل پڑیں۔۔

ایسا تو کبھی ہوا ہی نہیں۔۔۔"

ہاتھ میں مائیک تھامے وہ سروں کو چھیڑ رہا تھا جبکہ اُسکی نگاہیں فرال کہ ساتھ چپکی ہوئی تھیں جو ایک سپاٹ پہ رُکی پوز دیئے کھڑے رہنے کہ بعد آگے بڑھنے لگی تھی جبکہ وہ وہیں رُکا ہوا تھا۔۔۔

"اے میرے دل مبارک ہو یہی تو پیار ہے۔۔۔"

اے میرے دل مبارک ہو یہی تو پیار ہے۔۔۔"

فرال سے نظریں ہٹاتے اُسکی نظر وہاں موجود لوگوں پر پڑی جو بہت اشتیاق سے فرال کو دیکھ رہے تھے اُنکی نظروں کہ معانی بھانپتے اُسکی گرفت مائیک پر مضبوط ہوئی تھی پر اُسے فی الحال calm رہنا تھا۔۔۔

"عشق مبارک۔۔ رنگ مبارک۔۔

عشق مبارک۔۔ رنگ مبارک۔۔

ایسا لگتا ہے کیوں تیری آنکھیں جیسے۔۔

آنکھوں میں میری رہ گئیں۔۔"

سیدھا جا کر اور چاروں سپاٹس پہ رکنے کہ بعد فرال اپنا ڈوپٹہ ایک ہاتھ سے تھامے اب شموئیل کی جانب بڑھ رہی تھی جہاں اُسے شموئیل کہ گرد گھومتے ہوئے اُسکے ساتھ آگے بڑھنا تھا۔۔

"کبھی پہلے میں نے ناسنی ایسی باتیں کہہ گئیں۔۔

تو ہی تو ہے جو ہر طرف میرے تو تجھ سے پرے میں جاؤں کہاں۔۔۔"

فرال شموئیل کہ کندھے پہ ہاتھ رکھے اُسکے گرد گھوم رہی تھی اور شموئیل کی نظریں جس طرح سے اُسکے ساتھ گھوم رہی تھیں وہ وہاں بیٹھے رپورٹرز اور بلا گرز کو نیا مواد فراہم کرنے کہ لئیے کافی تھیں۔۔

"جہاں پہلے پہل تو آ ملا تھا۔۔"

ٹھہرا ہوں وہیں میں بھی تیرا دل وہ شہر ہے جس شہر سے جا کہ میں لوٹانا کبھی۔۔"

فرال ایک ادا سے شموئیل کہ گرد گھومنے کہ بعد اب اُس کا بازو تھا مے آگے بڑھ رہی تھی جس ہاتھ سے اُس نے شموئیل کا بازو تھا ماہو اتھا اُس ہاتھ پہ شموئیل نے بھی اپنا ہاتھ دھرا ہوا تھا۔۔ پر فرال ابھی کسی بھی چیز کو نا تو سوچ رہی تھی اور نا ہی محسوس کر رہی تھی۔۔

"لاپتہ سال جاوں کہیں تو مجھ سے بھی مجھ کو ملا دے ذرا۔۔"

اے میرے دل مبارک ہو یہی تو پیار ہے۔۔۔

یہی تو پیار ہے۔۔۔"

آگے بڑھتے وہ دونوں اب رُک گئے تھے اُنہیں دیکھتے سب کی تالیوں کا شور گونجنے

لگا تھا شموئیل کا گانا بھی ختم ہو گیا تھا جبکہ فرال اس سوچ میں تھی کہ بلا و زپہ کیا کام تو شموئیل کہ ڈوپٹہ سیٹ کرنے کی وجہ سے نظر ہی نہیں آ رہا سوا ب وہ کیسے اپنے ڈریس کو اچھے سے ڈسپلے کرے تبھی اُس نے اپنا ڈوپٹہ ایک ہاتھ سے پن کھولتے سامنے سے ہٹاتے ہوئے سائیڈ پہ کیا اور پھر کمر پہ ہاتھ دھرتے کھڑی ہو گی شموئیل کی نظر ابھی تک فرال پہ نہیں پڑی تھی وہ مسکراتا ہوا سب سے داد وصول کر رہا تھا پر جیسے ہی اُسکی نظر فرال پہ گی اُس کہ مسکراتے لب سُکڑ گئے تھے اب وہ جلد سے جلد اُسے یہاں سے ہٹانا چاہتا تھا پر اگر وہ اُسے یہاں سے لیتا ہوا نکلتا تب بھی اُسکی بیک شو ہوتی تبھی کچھ سوچتے ہوئے بنا سب کی پرواہ کیسے شموئیل نے فرال کو کندھے پہ ڈالا اور واپسی کہ لئیے مڑ گیا جبکہ وہاں بیٹھی آڈینس اس سب کو بھی واک کا حصہ سمجھتے ہوئے ہو وٹنگ کرنے لگی تھی۔۔۔

بد تمیز جنگلی انسان اُتار مجھے نیچے سیٹج سے نکلتے ہی فرال کی دُہائیاں شروع ہو گی تمہیں اور ساتھ ہی وہ شموئیل کی کمر پہ اپنے مگے بھی برسا رہی تھی پر شموئیل نے کسی بھی بات کا اثر لئیے بغیر اپنے میک آپ روم میں لا کر ہی اُتار اتھا۔

یہ کیا بد تمیزی ہے؟؟

یہ تو تم مجھے بتاؤ کہ یہ کیا بد تمیزی ہے جب میں نے ایک بار سب سیٹ کر دیا تھا تو آخر تم نے پن کیوں کھولی؟؟ اپنی سُرخ آنکھیں فرال پہ گاڑے اُس نے غصے سے کہا۔

تم ہوتے کون ہو مجھ سے سوال کرنے والے ہاں میں کچھ بھی کروں میرے کسی عمل سے تمہارا کوئی لینا دینا نہیں ہے سو دور رہو مجھ سے۔

شموئیل کو بنا کچھ کہنے کا موقع دیئے وہ دھاڑ کی آواز سے دروازہ بند کرتی ہاتھ روم میں لاک ہو گی جہاں اُسے آفٹر پارٹی کے لئے چیلنج کرنا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہوٹل کی بیسمنٹ میں آفٹر پارٹی کا انتظام کیا گیا تھا جہاں اس وقت سب ماڈلز ڈیزائرنرز اور خاص خاص لوگ موجود تھے۔

اور جہاں فاران کب سے شموئیل کو گھیرے کھڑا تھا شموئیل جو بے دلی سے فاران کی تعریفیں سُن رہا تھا یہ جاننے کے بعد کہ وہ فرال کا بھائی ہے اُسکے رویے میں واضح بدلاو آیا تھا اور اب وہ فاران حارب اور حیدر صاحب کے ساتھ ایک سائیڈ پہ سافٹ ڈرنک

لئے کھڑا تھا۔۔۔

تبھی وہاں فل بلیک کلر کا جمپ سوٹ پہنے بال کھولے فرال وہاں پہنچی تھی شموئیل کو دیکھتے ہی اُس کا حلق تک کڑوا ہو گیا تھا۔۔۔

وہ وہاں سے مڑ جانا چاہتی تھی پر پھر فاران کہ ہاتھ ہلانے پہ بے دلی سے وہیں چل دی۔۔۔

آہ میرا بیٹا آ گیا واہ فرال آپ نے تو ہمیں بہت ایمپریس کیا آج۔۔۔

حیدر صاحب نے پیار سے خود سے لگاتے ہوئے فرال سے کہا۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تھینک یو ڈیڈی۔۔۔

واقعی میں آپ ایک اچھی ڈیزائنر کہ ساتھ ساتھ ایک اچھی ماڈل بھی ہیں شموئیل کہ

کہنے پر وہ اُسے آنکھیں دیکھاتے ایکسکیوز کرتی ہوئی وہاں سے چل دی۔۔۔

فرال کہ رویہ کونوٹ کرتے ہوئے حیدر نے وضاحت دیتے ہوئے کہا۔۔۔

بہت موڈی ہے میری بیٹی اس لئے کبھی کبھار ایسے برتاو کر جاتی ہے۔۔۔

وضاحت کی ضرورت نہیں ہے سر۔۔۔

شمونیل بھائی آپ کب تک ہیں یہاں۔۔

ہممم میرا کوئی پتہ نہیں ہوتا بٹ فی الحال ہوں یہاں کچھ دن۔۔ تو پھر آپ کل سنڈے کا بریک فاسٹ ہمارے ساتھ کیوں نہیں کرتے ویسے بھی سنڈے کو بارہ بجے ڈیڈی ہمیں سپیشل ناشتہ کرواتے ہیں۔۔

اوہ واو آپ کو کنگ کر لیتے ہیں سر۔۔

جی بیٹا میں ہی کرتا ہوں مجھے اپنے بچوں کو کھلانا اور انکے لئے بنانا بہت پسند ہے۔۔

اوکے تو پھر کل بارہ بجے میں تو ضرور آپکے ہاتھ کا ناشتہ کرنا چاہوں گا۔۔

کیوں نہیں ضرور بیٹا۔۔

جبکہ فاران نے تو خوشی کہ مارے یا ہو کا نعرہ بھی لگا دیا تھا کل اُس کا فیورٹ سنگر جو انکے

گھر آنے والا تھا۔۔

(جبکہ شمونیل جو دو گھنٹے کہ لئے اس شو میں آیا تھا اب وہ پچھلے چار گھنٹے سے یہیں تھا اور

وہ کل فرال کہ گھر جانے کا ارادہ بھی رکھتا تھا ایسے لگ رہا تھا کہ جیسے راستہ خود بخود بنتا

جار ہا ہو۔۔۔)

وہاں صُبح ہی صُبح دس بجے ہاتھ میں حلوہ پوری کا ناشتہ لئیے ڈوپلیکیٹ چابی سے دروازہ کھولتے شموئیل کہ اپارٹمنٹ میں داخل ہوا تھا۔

پر وہاں نے جیسے ہی شموئیل کہ کمرے کا دروازہ کھولا ڈریسنگ کہ سامنے ہی شموئیل کو کھڑے تیار ہوتے ہوئے پایا۔

جو اس وقت چاکلیٹ براون کلر کی شلوار قمیض پہنے بالوں کو جیل سے سیٹ کرتے پیروں میں پشاوری چپل پہنے وہ اپنی تمام تر وجاہت کہ ساتھ کھڑا تھا۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اومے ہوئے خیر ہو بھی کہاں جانے کی تیاری ہے؟؟

اوہ تم کب آئے وہاں؟؟ میں بس کچھ دیر پہلے پر تو بتا کہاں بجلیاں گرانے جا رہے؟؟

اپنے سُسرال۔۔

کیا اُسُسرال؟؟ کونسا سُسرال کہاں کا سُسرال بھائی۔۔

دیکھ تو ہی کہتا رہتا تھا ناشادی کر لے بس تو پھر سُن مجھے وہ مل گی ہے جس کی مجھے تلاش

تھی۔۔

ہیں پر وہ ہے کون اور ایسے کیسے سات پردوں میں چھپی لڑکی مل گی تجھے۔۔

Well(شموئیل نے ایک ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے بتانا شروع کیا)

ابھی سات پردوں میں نہیں ہے پر جلد ہی ہوگی اپنی بات مکمل کرتے ہوئے شموئیل نے اپنی فیورٹ پر فیوم کا خود پہ چھڑکا کرتے ہوئے بتایا۔۔

اوکے میں چلتا ہوں ویسے بھی لیٹ ہو کر اپنا ایمپریشن غلط نہیں ڈالنا چاہتا سو تو ناشتہ کر لینا بابر کہ ساتھ۔۔

آنکھوں پہ گاگنز چڑھاتے گنگناتے ہوئے وہ باہر کی طرف بڑھ گیا۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پورے گیارہ بجے فرال کی آنکھ کھلی تھی اور وہ آنکھیں مسلتے ہوئے بالوں کی ہائی پونی بناتے کمرے سے باہر نکلی۔۔

کمرے سے نکلتے ہی وہ کچن کی طرف بڑھی تھی جہاں اپنے ڈیڈی کہ ساتھ ساتھ اُسے شموئیل دکھا جو اس وقت بلنڈر میں لسی بنا رہا تھا۔۔

ایک پل کو تو اُسے لگا کہ شاید وہ اب بھی نیند میں ہے بھلا وہ اکھڑ سا سنگر اُسکے گھر میں اور

وہ بھی لسی بناتے ہوئے یہ بھلا کیسے ممکن ہے آنکھیں مسلتے ہوئے ایک بار پھر سے دیکھا
 جہاں وہ اب لسی کو گلاسوں میں انڈیل رہا تھا تبھی شموئیل کی نظر بھی فرال کی جانب
 اٹھی تھی جو اپنا نائٹ سوٹ جو بالکل کالے رنگ کا تھا اور جس پر سلور گلیٹر سے بڑا بڑا
 sleeping beauty لکھا ہوا تھا۔

اوہ فرال اٹھ گیا میرا بچہ جاو ذرا فاران کو دیکھو کب سے لان میں دھنیا توڑنے گیا ہوا ہے
 پر اب تک نہیں آیا اپنے ڈیڈی کی بات پر حیران ہوتی ہوئی وہ باہر کی جانب بڑھ گئی۔

NEW ERA MAGAZINE
 Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry | Interviews
 فاران کہ بچے ادھر آو ذرا تمہاری ایک بات کیا مان لی تم تو اسے گھر ہی اٹھالائے ہو۔
 کیا ہوا آپا کان تو چھوڑ دو۔

تم بتاؤ وہ یہاں کیا کر رہا ہے۔

ڈیڈی نے بلایا ہے ناشتہ کرنے آیا ہے۔

اُف ایک تو تم اور ڈیڈی نا جانے کب اس فین مومنٹ سے باہر آو گے۔

ہم تو باہر آنے کہ بجائے اُسکی کو کنگ سکلز دیکھتے مزید اُسکے فین ہو گئے ہیں۔

اُف یار ایک تو تم لوگ بھی ناجتنا وہ مجھے زہر لگ رہا ہے اتنا ہی تم سب اُسکے گرویدہ
ہوئے جا رہے ہو۔۔

آپ اگر یہ بات بھول کر اُسے دیکھیں کہ اُس نے آپکو ماڈلنگ کے لئے فورس کنیا ہے تو
مجھے اُمید ہے وہ آپکو بہترین لگے گا۔۔

فار ان پہ کوئی اثر نا ہوتا دیکھ اور اُسکی مزید تعریف سنتے وہ غصے سے پیر پٹختے اندر چلیج
کرنے کو بڑھ گی۔۔

NEW ERA MAGAZINE *****

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پورے ساڑھے بارہ بجے سب ناشتہ کی میز پر موجود تھے زینب بھی شموئیل سے مل کر
کافی خوش تھیں اور سب ہنسی خوشی باتیں کرتے ہوئے ناشتہ میں مصروف تھے جبکہ
فرال خاموشی سے سر جھکائے ناشتہ میں مصروف تھی۔۔

فرال بیٹا چنوں میں کچھ مختلف لگا آپکو۔۔ سوال کرتے ہوئے حیدر صاحب نے فرال کو
بولنے پہ اُکسایا جو کب سے گونگے کا گڑ کھائے بیٹھی تھی۔۔

ہممم کافی کریمی سائیکسچر ہے آج۔۔

ہاں مجھے بھی ایسا ہی لگ رہا ہے آج میں نے شموئیل کی ریسپی سے بنائے ہیں نا تبھی تمہیں ڈیفرنٹ لگے۔۔

ڈیڈی کی بات پر چونکتے ہوئے فرال نے شموئیل کو دیکھا کہاں انٹرنیشنل سٹار اور کہاں یہ چنے۔۔

فرال کو خود کی طرف دیکھتا پا کر شموئیل نے بھی اُسکو جائزہ لینے والی نظروں سے دیکھا تھا جو ہمیشہ کی طرح پھٹی ہوئی جینز اور وائٹ شرٹ جس پہ بڑا بڑا لکھا تھا "پٹاخہ" ویسے مس فرال آپ ہمیشہ ایسی ہی عجیب و غریب سی شرٹس کیوں پہنتی ہیں؟؟

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شموئیل کا سوال کافی unexpected سا آیا تھا جس پہ وہ وقتی چُپ ہو گی تھی پر عجیب و غریب والا لفظ کافی چُبھا تھا اُسے تبھی کچھ وقفہ کہ بعد جب وہ بولی تو شموئیل کی عزت ہی کی۔۔

کیوں آپکو کوئی مسئلہ ہے؟؟

اہممم فرال۔۔

اٹس اوکے سر وہ ایک نارملی جواب دے رہی ہیں۔۔

او کے ڈیڈی میرا ناشتہ ہو گیا ہے سو میں جا رہی ہوں آج کچھ فرینڈز کے ساتھ پلان ہے
میرا۔۔

پر بیٹا آج سنڈے ہے اور سنڈے کو کوئی باہر نہیں جاتا its a family rule
آپ بھول رہی ہیں کیا زینب نے فرال کو یاد کروایا۔۔

مام پہلے کوئی outsider بھی سنڈے کو allow نہیں تھا اگر آج ایک رول ٹوٹا
ہے تو ایک اور سہی او کے آپ لوگ انجوائے کریں۔۔

وہ وہاں بیٹھ کر اپنی فیملی کو مزید اُس بد تمیز شخص کا گرویدہ ہوتے نہیں دیکھ سکتی تھی سو
وہاں سے اُٹھ جانا ہی اُسے مناسب لگا۔۔

I am sorry

بیٹا نا جانے اُسے کیا ہوا ہے بٹ نارملی وہ ایسے بی ہو نہیں کرتی۔۔

اُس او کے سر میں نے ماسنڈ نہیں کیا۔۔ (شموئیل نے لسی کہ گلاس کو منہ سے لگاتے
ہوئے کہا بس ایک دفعہ میری ہو جائے پھر ساری تمیز میں خود سیکھا دوں گا)

ہیں فرال تم اور وہ بھی سنڈے کو کیسے؟؟

بس یار صُبح صُبح ہی موڈ آف ہو گیا تو بس گھر سے نکل آئی۔۔

آرزو کو گھر سے پک کرنے وہ اُسکے گھر کہ باہر پہنچی تھی اور اب اُسکے گاڑی میں بیٹھتے

ہی وہ گاڑی آگے بڑھاتے ہوئے اُسے بتانے لگی۔۔

تو جی میڈم کاموڈ کیوں آف ہے ویسے کل تو سب ٹھیک رہا نا؟؟؟

نہیں نا کل کچھ صحیح تھا اور نا آج کچھ صحیح ہے پتہ نہیں وہ کیا سمجھتا ہے خود کو بے سُر

سنگر۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

Hold on hold on..

کون سنگر کیسا سنگر؟

میں اُس کا نسرٹ والے سنگر شموئیل کی بات کر رہی ہوں۔۔

اور اس سب میں شموئیل کا کیا ذکر؟؟؟

آرزو کہ پوچھنے پہ فرال نے کل سے آج تک کا سارا قصہ من و عن سنا ڈالا۔۔

واو اُس نے یہ سب کہا اور تمہیں اٹھایا بھی کتنی لکی ہو تم اُف شموئیل اوہ مائی گاڈ ہی از سو
رومانٹک۔۔

آرزو کی بات پر فرال کا مزید خون کھول کر رہ گیا تھا۔۔

اُف کاش میں بھی یہ سب دیکھ پاتی بٹ ویٹ آمنٹ یہ سب سوشل میڈیا پہ تو ضرور
پوسٹ ہو گیا ہو گا اب تک رُو کو میں چیک کرتی ہوں۔۔

فرال نے جو نہی انسٹا گرام کھولا وہاں ڈھیروں کہ حساب سے فرال اور شموئیل کی پکس
اور ویڈیوز تھیں۔۔
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
کیا ہوا تم چُپ کیوں ہو چمچی کچھ اور بھی سناؤ تمہارے کرش کی بُرائی جو کر دی ہے
میں نے۔۔

یار یہ دیکھو آرزو نے جو نہی موبائل سامنے کیا فرال نے بریک پہ پاؤں رکھتے سائیڈ پہ
گاڑی روکی۔۔

اوہ میرے خُدا یہ۔۔۔ یہ کیا کچھ لکھ ڈالا ہے لوگوں نے۔۔

ویسے ایسا کچھ غلط بھی نہیں لکھا سکی تو آنکھیں ہی چیخ چیخ کہ بول رہی ہیں کہ اس محبت

ہوگی ہے تم سے۔۔

تم تو چُپ کرو اور اُترو میری گاڑی سے۔۔

ہیں کیا؟؟؟

میں نے کہا اُترو۔۔

پر میں اب واپس کیسے جاؤنگی؟؟؟

پندرہ منٹ لگیں گے واک کرتے کرتے جاو پرا بھی اُترو میں نہیں چاہتی مجھے دیر ہو اور وہ شخص میرے ہاتھوں سے نکلے۔۔

آرزو کہ رکتے ہی وہ گاڑی موڑتے اور اُنچا سا اُسے سوری بولتے گاڑی دوڑانے کم اُڑانے لگی۔۔

ناشتے کہ بعد شموئیل اب حیدر صاحب اور اُنکی مسز کہ ساتھ لان میں بیٹھا کافی انجوائے کر رہا تھا۔۔

سر میں آپ اور میم سے ایک ریکوئیسٹ کرنا چاہتا ہوں۔۔

جی ضرور کپ سامنے ٹیبل پہ رکھتے زینب نے اُسے اجازت دی۔۔
 میں وہ۔۔ اصل میں آئی نو یہ بات میرے بڑوں کو آکر کرنی چاہیے پر میرا کوئی ہے
 نہیں سو مجھے ہی کرنی ہوگی۔۔

اپنی بات کرتے شموئیل نے اُن دونوں پہ نگاہ ڈالی جو اُسے ہی سُن رہے تھے۔۔
 میں۔۔۔ وہ اصل میں۔۔ میں آپ کی بیٹی فرال سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔

فرال گاڑی دوڑاتے ہوئے گھر پہنچی تھی اور جیسے ہی گاڑی پورچ میں کھڑی کرتے وہ
 گاڑی سے اُتری سامنے لان میں ہی اپنے پیرنٹس کو دیکھتے وہ تیزی سے اُنکی جانب
 لپکی۔۔

مام کہاں ہے وہ۔۔

وہ کون بیٹا؟؟؟

شموئیل۔۔ شموئیل کہاں ہے؟؟؟

وہ تو چلا گیا ہے آپکو کوئی کام تھا اُن سے۔۔

ہاں بالکل کام تھا مجھے آپ کو پتا ہے اُس گھٹیا انسان کی وجہ سے۔۔۔

سٹاپ اٹ فرال یہ تم کیسے بات کر رہی ہو اپنا لہجہ دیکھا ہے تم نے حیدر صاحب نے
اُسے ٹوکا تھا۔۔

پر ڈیڈی۔۔

فرال اندر چلو مجھے بات کرنی ہے تم سے۔۔

مزید بحث سے بچنے کہ لئیے زینب اُٹھتے ہوئے فرال کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتے اندر
کی جانب بڑھ گئیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شموئیل گھر پہنچ چکا تھا اور اب وہاں ج اُسکے ساتھ بیٹھا اُسکا سر کھار ہا تھا جبکہ بابر خاموشی
سے بیٹھے اُن دونوں کو تک رہا تھا۔۔

تُجھے لڑکی پسند آگی اور مجھے بتایا بھی نہیں۔۔

یار مجھے خود نہیں سمجھ آرہی تھی اپنی فیلنگز کی تو تجھے کیا بتاتا۔۔

پر پھر بھی یہ بہت بڑی بات تھی تجھے بتانا چاہیے تھا اور تجھے تو بہت مشرقی سی دبوسی لڑکی

چاہیے تھی پھر کیسے ایک فارن کالیفائیڈ ڈیزائنر پہ دل آگیا وہ بھی اچھی خاصی بولڈ اور
کانفیڈینٹ لڑکی۔۔

وہاں ج کی بات پر شمو نیل چُپ ہو گیا تھا کیونکہ وہ خود ابھی تک یہ بات سمجھ نہیں پایا تھا تو
اُسے کیا بتانا پر کچھ سوچتے ہوئے گویا ہوا۔۔

تو خود ہی تو کہتا تھا کہ جب دل کسی پر آتا ہے تو وہ یہ نہیں تکتا کہ سامنے آپکا آئیڈیل ہے
کہ نہیں بس سمجھ میرے ساتھ یہی ہوا ہے۔۔

اور وہ لڑکی بھی انٹر سٹڈ ہے کیا تجھ میں؟؟
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
Excuse me mr..

پہلے تو تو یہ بار بار لڑکی کہنا بند کر بھا بھی ہے وہ تیری سمجھا اور نہیں جیسا کریلے جیسا منہ
وہ مجھے دیکھ کر بناتی ہے مجھے نہیں لگتا کہ میں اُسے ذرا بھی پسند ہوں۔۔

تو پھر تجھے کیا لگتا ہے اُس کہ پیرنٹس سوری بھا بھی کہ پیرنٹس اُنکی مرضی کہ بغیر تجھ
سے بیاہ دیں گے؟؟

خیر اُنہیں تو بہت پسند ہوں میں انفیکٹ وہ فین ہیں میرے اور باقی تو اُن پہ ڈیپینڈ کرتا

ہے کہ وہ عزت کہ ساتھ رشتہ دیں گے یا پھر بدنامی میں لپٹا کر اور ویسے بھی تو مجھے جانتا ہی ہے میں ہر چیز کو حاصل کرنے کے لئے پہلے سیدھا طریقہ اپناتا ہوں اور اگر سیدھا طریقہ کام نہ آئے تو۔۔ (اس پل جیسی شیطانی چمک اُس کی آنکھوں میں تھیں وہ بڑے عرصے بعد آج لوٹی تھی۔۔)

اپنی بات ادھوری چھوڑتا وہ اپنے بیڈروم کی طرف بڑھ گیا تھا جبکہ آنے والا پل ابھی سے وہاں کو ہولانے لگا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry | Interviews
کمرے میں آنے کہ بعد زینب نے کافی غصہ سے فرال کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔۔

یہ کیا بد تمیزی ہے فرال مانا کہ ہم نے ہمیشہ تمہیں ہر چیز کی اجازت دی ہے پر اس بد تمیزی کی اجازت ہم تمہیں کبھی نہیں دے سکتے۔۔

پرمام آپ سُنیں بھی تو آپ کو پتہ ہے کل کہ فیشن شوپر سوشل میڈیا پہ سب کیا بکواس کر رہے ہیں کہ میں اُسکی گرل فرینڈ اور نا جانے کیا کیا۔۔

آج تک فرال نے یہ گھٹیا لفظ گرل فرینڈ اپنے ساتھ لگنے نہیں دیا تھا اور آج یہ لفظ اُسکے

نام کی زینت بنا ہر جگہ موجود تھا۔۔

لوگوں کا کام ہے بولنا کسی کہ کہنے سے تم وہ نہیں بن جاو گی جو وہ سب تمہیں کہہ رہے ہیں ہمیں تم پہ ٹرسٹ ہے اور ہم نے کبھی لوگوں کی پرواہ نہیں کی اور ویسے بھی ہم ایک ایک کی زبان پکڑنے لگے تو پھر ہم بڑھ گئے آگے۔۔

پر مام یہ سب اُسکی وجہ سے ہوا ہے۔۔

فرال غصہ میں اپنے بال نوچتی کاوچ پہ ڈھے گی تھی۔۔

تمہیں پتہ ہے وہ کیوں آیا تھا آج؟؟ بات بدلتے وہ کام کی بات ہر آئیں۔۔

ہاں بالکل کی ہوگی اُس نالائق فاران نے اُسکی منتیں وہ پتہ نہیں کیوں مارجا رہا ہے
اُس۔۔ اُس بے سُرے کہ لئیے۔۔

وہ پر پوزل لایا تھا تمہارا فرال اور ہم سے بات بھی کر کہ گیا ہے تمہارے لئیے۔۔

No wayyyy mom...

شام کہ چار بج رہے تھے ہر طرف کالی گھٹا چھائی تھی جلد ہی بارش کی پہلی بوند پنجاب

کہ چھوٹے سے گاؤں میاں چنوں کو بھگونے کہ لئیے بے تاب تھی۔۔

وہیں ایک قدرے درمیانے سائز کہ گھر میں کھڑی رضیہ برآمدے میں تار پہ ٹنگے
کپڑے جلدی جلدی اتار رہی تھیں۔۔

کہ تبھی باہر سے اڑتی گیند برآمدے میں آکر گری اُس ہرے رنگ کی گیند کو دیکھتے وہ
بہت سال پیچھے چلی گئی تھی۔۔

اماں۔۔



NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اماں۔۔

مجھے بھی ماجد جیسی گیند لا دونا۔۔

مصطفیٰ میرے بچے کتنی بار کہا ہے تیرے بابا نے دیکھا تو غصہ ہونگے۔۔

اماں میں چھپا کر رکھوں گا بابا کو نہیں دکھے گی بیس روپے دے دونا ورنہ ماجد کسی اور کو

یہ گیند بیچ دے گا مصطفیٰ روتے ہوئے منتیں کرنے میں مصروف تھا۔۔

پر مصطفیٰ تمہارے بابا۔۔

اماں میں۔۔ میں وعدہ کرتا ہوں بہت چھپا کر رکھوں گا پانچ سال کہ مصطفیٰ نے اپنی

آنکھیں رگڑتے ہوئے یقین دہانی کروائی۔۔

اچھایہ لے پر چھپا کر رکھنا۔۔

اپنی ماں کہ ڈوٹے سے بندھے بیس روپے لیتے وہ خوشی خوشی چھت کی جانب بھاگ

گیا تھا۔۔

مصطفیٰ اُس گیند کو پا کر بہت خوش تھا یہ اُسکی زندگی کی پہلی گیند تھی بلکہ پہلا واحد کھلونا

تھا۔۔

مصطفیٰ کہ بابا ہارون کافی سخت طبیعت کہ تھے جو مصطفیٰ کو ہر طرح کی خرافات سے دور رکھ کر ایک اچھا اور کامیاب انسان بنانا چاہتے تھے۔۔

مصطفیٰ کو اس گیند سے کھیلتے ایک آدھا گھنٹہ ہی گزرتا تھا کہ ہارون اندر داخل ہو اوہ ہمیشہ

مصطفیٰ کو سکول سے گھر چھوڑنے کہ بعد باہر سے تالا لگا کر جاتے تھے تاکہ مصطفیٰ باہر نا

نکلے یہ گیند بھی مصطفیٰ کو ماجد نے چھت سے ہی لا کر دی تھی۔۔

مصطفیٰ کو یوں گیند سے کھیلتا پا کر وہ فوراً اُسکی طرف لپکے اور اُسے کان سے پکڑا۔۔

ناہنجار نالائق میں نے منع کیا تھا نا تمہیں یہ کہاں سے آئی کہاں سے آئی یہ گیند؟؟

وہ۔۔۔ وہ بابا۔۔۔ مصطفیٰ کا تو ڈر کہ مارے حلق ہی سوکھ گیا تھا۔۔

وہ۔۔۔ ب۔۔۔ باہر سے آئی کسی۔۔۔ ب۔۔۔ بچے کی۔۔۔ مئی۔۔۔ میری نہیں ہے۔۔

رضیہ۔۔۔ رضیہ۔۔۔

ہارون کہ چلانے پر غسل خانے سے بھاگتی ہوئی رضیہ باہر آئیں۔۔

یہ گیند کہاں سے آئی؟؟

وہ۔۔۔ یہ یہ تو یہ سکول سے لایا تھا۔۔

یہ کہہ رہا ہے کہ باہر سے اندر آئی اور تم کہہ رہی ہو سکول سے لایا ہے یہ کیا تربیت کر رہی ہو تم جھوٹ بولنا سیکھا رہی ہو اسے۔۔ ایک ہی بچہ ہے ہمارا اور اولاد نہیں دے سکتی تو اسے بھی مت بگاڑو۔۔

اُس دن دونوں ماں بیٹا خوب پٹے تھے اور مصطفیٰ نے اپنی ماں کہ آنسو پونچھتے ہوئے قسم کھالی تھی کہ وہ آئندہ کبھی کسی کھلونے کے لئے ضد نہیں کریگا۔ اُس نے سیدھا طریقہ اپنایا تھا پر وہ کامیاب نہیں ہوا تھا۔۔

مسلسل بچتے دروازے کی آواز پر رضیہ حال میں لوٹی تھیں اور گیند اٹھا کر باہر بچوں کو

دے دی تھی۔۔

ہارون اب باہر سے تالا نہیں لگاتا تھا کیونکہ ناتور ضیہ جوان رہی تھی اور ناہی اُس کا بیٹا رہا تھا جسکے بگڑنے کا اُنہیں ڈر تھا۔۔

(دو دن بعد)

فرال اپنے بیڈ پر اوندھے منہ پڑی تھی اور اُسکی فرینڈز آرزو، مہک، اور عصرہ اُسکے ارد گرد بیٹھیں اُس سے سر پھوڑ رہی تھیں۔۔

فرال تم سچ میں بہت ناشکری ہوا گر شمو نیل جیسا کوئی میرے لئے رشتہ لاتا تو کل ہی نکاح پڑھوا لیتی۔۔

تو اب پڑھوا لو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔

بھی میں نے بڑے بڑے ضدی لوگ دیکھے ہیں پر پتہ نہیں ان محترمہ کا تعلق کس نسل سے ہے جو اپنا نقصان کروالیں گی پر اپنی بات سے نہیں ہٹیں گی۔۔

کیسا نقصان؟؟؟ بھنویں اُچکاتے فرال نے سوال کیا۔۔

دیکھو فرال تم ایک فینس ڈیزائنر بننا چاہتی ہونا تو اس سے اچھا موقع نہیں ملے گا شموئیل
انٹرنیشنل لیول کاسٹار ہے اور جب اُس کا نام جڑے گا تم سے تو تم خود ہی سوچو کہاں سے
کہاں پہنچ جاو گی۔۔

مجھے نہیں پہنچنا اُسکے نام کہ ساتھ کہیں بھی مجھ میں خود ہی بہت دم ہے اور ویسے بھی
میں حارب کہ پر پوزل پہ مام کو ہاں کر چکی ہوں وہ بھی ڈیزائنر ہے ہمارا پروفیشن بھی
سیم ہو گا تو سوچو ہم کہاں سے کہاں پہنچ جائیں گے۔۔



NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا حارب وہ بیٹھا؟؟؟

شٹ آپ مہک۔۔

تم جو بھی کہہ لو ہے وہ بیٹھا ہی ہے مجھے تو اُس کہ جینڈر پہ ہی شک ہے اُف وہ ہی ملا ہے
تمہیں فرال۔۔

اب کی بار فرال نے اُٹھتے ہوئے اُن سب کو گھورا اور کہنا شروع کیا۔۔

دیکھو تم سب میں جانتی ہوں تم سب شموئیل کی فین ہو اور شاید گوڈے گوڈے اُسکے
عشق میں غرق بھی۔۔

اوہ فرال۔۔۔ ششش اب چُپ اب میری سُنو۔۔

دیکھو میرا ہمیشہ سے ایک ہی خواب ایک ہی خواہش رہی ہے میں صرف پاکستان نہیں پوری دُنیا میں اپنا برینڈ چلانا چاہتی ہوں اور اس لئے میں کسی کو اپنے خوابوں کہ درمیان نہیں آنے دے سکتی۔۔۔

میں۔۔ میں ہمیشہ سے آزار رہی ہوں بنا کسی پابندی اور روک ٹوک کہ اور وہ شموئیل اُسکے تو دیکھنے کا انداز ہی ایسا ہے کہ جیسے ابھی قید کر لے گا اُسکی نظریں میرا دم گھوٹتی ہیں تم۔۔ تم سب سمجھ نہیں رہی کہ مجھے اُس سے کتنی وحشت ہوتی ہے تو پھر میں کیسے کیسے اُسکے حق میں فیصلہ کر دوں ہاں؟؟

پریار ہو سکتا ہے یہ سب وہم ہو تمہارا۔۔

جو بھی ہے میں کوئی ایسا شوہر نہیں چاہتی جو مجھے باندھ کر رکھے میں میری ڈلائف میں بھی ایک دوسرے کو سپیس دینے کہ حق میں ہوں۔۔

حارب بیسٹ ہے وہ ہر طرح سے ہمیشہ سپورٹ کرتا ہے اور مجھے ایسا ہی لائیف پارٹنر چاہیے جو مجھے آگے بڑھنے دے اور میری کامیابیوں پہ خوش ہو بالکل میرے بابا کی

طرح۔۔

اور یہی میرا فیصلہ ہے اب تم لوگوں کو مزید رُکنا ہے تو رُکنا کیونکہ میں تو جا رہی ہوں ڈنر
پر حارب کہ ساتھ اُسے yes کہنے۔۔

وہ سب کوہری جھنڈی دیکھاتی وہاں سے ہٹ گئی۔۔

رات کہ نونج رہے تھے فرال حارب کہ ساتھ ڈنر کہ لئیے جا چکی تھی اور اُسکی فرینڈز
فرال کی فیملی کہ ساتھ ڈنر کہ ٹیبل پہ موجود تھیں۔۔

آرزو بچے آپ نے پوچھا فرال سے اُسے کیا پرابلم ہے شموئیل سے۔۔

آئی اُسے تو پرابلم ہی پرابلم ہے۔۔

ایسے لگتا ہے جیسے اُس نے اپنی آنکھیں ہی بند کر لی ہیں اُسے اپنے کیرئیر کہ سوا کچھ نہیں
دکھ رہا۔۔

بالکل صحیح کہہ رہی ہے آئی آرزو اُسے صرف ایک ایسا شخص چاہیے جو اُسکے اور اُسکی
خوابوں کہ بیچ نا آئے اور اُسے سپیس دے۔۔

تو شموئیل کونسا کوئی آوٹ سائیڈر ہے انڈسٹری سے ہی ہے اُسے ہیلپ کریگا۔

پر اُسے ایسا نہیں لگتا اور وہ آج حارب کو ہاں بھی کہنے والی ہے۔

کیا حارب کو۔

جی تبھی تو ڈنر پہ گئی ہے اُف میرے اللہ اپنی ضد میں اندھی ہو گئی ہے یہ آپ بھی کچھ

کہیں حیدر۔

میں کیا کہوں اُسکی زندگی ہے اُسے فیصلہ کرنے دو۔

کیسے کرنے دوں جب وہ فیصلہ ہی سراسر غلط ہے حارب اُسے سپورٹ کر سکتا ہے پر
اُس میں اتنے گٹس نہیں ہیں کہ وہ اُسکی بیک پہ کھڑا رہے اور لڑکی چاہے جتنی بھی اپنے

پیر پہ کھڑی ہوئی کیوں ناہو اپنی بیک پہ اُسے مضبوط مرد ہی چاہیے ہوتا ہے۔

ہممم پر وہ جو بھی فیصلہ کرے ہمیں اُسکا ساتھ دینا ہے۔

اور میرا کیا ہو گا ڈیڈی میں نے اپنے سب فرینڈز کو بتا دیا تھا کہ شموئیل میرا بہنوی بنے

والا ہے اُف کتنی انسلٹ ہو گی سب جھوٹا سمجھیں گے مجھے۔ کب سے خاموش بیٹھے

فاران نے بھی اپنا ڈکھڑا سنا یا۔

ہاہا ہاویسے فرال صحیح تمہیں شموئیل کا دیوانہ کہتی ہے۔۔۔

فرال حارب کہ ساتھ دو دریا پہ آچکی تھی اور وہ دونوں ایک سائڈ پہ بنی ٹیبل پر بیٹھے ہوئے تھے۔۔

فرال نے آج اُسے ہاں کہنی تھی سو اس لئے آج اُس کا ہر عضو آنکھ بنا ہوا تھا اُسکی پوری توجہ حارب کی ایک ایک موومنٹ پہ تھی۔۔

آج ہی یہ بات فرال پہ انکشاف ہوئی تھی کہ حارب بات کرتے ہوئے کچھ زیادہ ہی ہاتھ ہلاتا ہے اُس سے بات کرتے ہوئے اُسکی پوری توجہ اُسکے ہاتھوں پہ تھی۔۔

ویٹر کہ کھانا سرو کرتے ہی بہت نفاست سے حارب نے اپنی پاکٹ میں پڑے رومال سے اپنا کانٹا چھری صاف کیئے اور پھر پلیٹ بھی۔۔

کیا کر رہے ہو حارب سب صاف ہے۔۔

ہاں صاف ہے بس اپنی تسلی کہ لئے۔۔

صفائی سے فارغ ہوتے ہوئے حارب نے نیپکن اپنی گود میں بچھایا اور کھانا شروع کیا۔۔

اپنے پاس پڑے پانی کہ گلاس سے پانی پی کر جیسے ہی اُس نے گلاس واپس رکھا اُس پر ہلکا ہلکا گلابی رنگ آ گیا تھا۔۔

حارب تم۔۔۔ تم لپ اسٹک لگاتے ہو؟؟ فرال کو صدمہ پہنچا تھا۔۔

نہیں یار وہ میرے ہونٹوں کا رنگ کچھ ڈارک ہو گیا تھا تو بس ہلکا سا tint لگا لیتا ہوں۔۔

اوکے (یہ فرال کی زندگی میں پہلا مرد تھا جسے اپنے ہونٹوں کہ کلر کی اتنی پرواہ تھی اپنی فرینڈز کا کہا میٹھا والا جملہ بار بار اُسکے کانوں میں گونجنے لگا تھا)۔۔

Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry | Interviews

کھانا کھانے کہ بعد انہوں نے آئس کریم کھائی اور باہر نکل آئے۔۔

اب وہ دونوں لانگ ڈرائیو پہ جانے کا ارادہ رکھتے تھے۔۔

حارب گاڑی کی سپیڈ کچھ تو بڑھاو۔۔

نہیں فرال سپیڈ بڑھانے سے ایکسیڈنٹ ہو سکتا ہے کسی سے ٹکر ہو سکتی ہے کوئی نیچے آ سکتا ہے اور ویسے بھی میری مام منع کرتی ہیں۔

فرال کا تو دم گھٹنے لگا تھا۔۔ حارب تم مجھے گھر چھوڑ دو۔۔

پر فرال لانگ ڈرائیو؟؟؟

پھر کبھی صحیح پر ابھی تم مجھے گھر چھوڑ دو۔۔

اوکے جیسے تم کہو وہ ہمیشہ کی طرح فرال کی بات مان گیا تھا۔۔

رات کہ گیارہ بج رہے تھے۔۔

شموئیل اور وہاج اس وقت کسی فرینڈ کی پارٹی میں موجود تھے اور ابھی اُسے بائے کہتے باہر نکلے ہی تھے کہ حیدر سر کالنگ لکھا آنے لگا۔۔

یہ لے وہاج گاڑی چلا جب تک میں اپنے سسر سے بات کر لوں وہاج کی طرف چابی پھینکتے ہوئے وہ فرنٹ ڈور کھولتے گاڑی میں بیٹھ گیا۔۔

السلام و علیکم سر کیسے ہیں آپ۔۔

میں ٹھیک ہوں بیٹا آپ سنا وٹھیک ہو؟؟؟

میں تو پچھلے تین دنوں سے آپکی ہی کال کا ویٹ کر رہا تھا۔۔

مجھے پتہ تھا تم انتظار میں ہو گے اس لئے ابھی ہی کال کر دی تاکہ تمہیں مزید انتظار نا کرنا
پڑے۔۔

تو آپکی بات ہو گی فرال سے؟؟

ہممم ہو گی پُربیٹا وہ آپ سے شادی کرنا نہیں چاہتی۔۔

یہ لفظ سُنتے ہی شموئیل کی کنپٹیاں پھڑکیں تھیں۔۔

پر کیوں؟؟

کیوں کا جواب تو میرے پاس بس یہ ہے کہ وہ حارب کو پسند کرتی ہے۔۔

کیا حارب کو۔۔

جی بیٹا۔۔

انکل میں ابھی راستے میں ہوں اگر آپ مائنڈ نا کریں تو۔۔

اوکے بیٹا۔۔ i am sorry... آئی ہو پ آپ کو بُرا نہیں لگا ہو گا بائے کہتے کال

کاٹ دی گئی۔۔

کیا ہوا کیا کہہ رہے تھے۔۔

اُس نے انکار کر دیا خون رنگ آنکھیں لئیے بے حد مشکل سے یہ لفظ ادا کیے گئے۔۔

کیا!۔۔ ہاں اُس نے شموئیل کو انکار کر دیا۔۔

"تیرے عشق میں کافر کافر میں۔۔

ہوا عشق میں کافر کافر۔۔

تیرے عشق میں کافر کافر میں۔۔

ہوا عشق میں کافر کافر۔۔"

تو ریلیکس کریا اگر تو کہے تو میں سمجھاؤنگا اُس لڑکی کو بات کرونگا اُس سے میں تو فکرنا کر

ہر ممکن کوشش کرونگا اور منالونگا اُسے تیرے لئیے۔۔

گاڑی روک۔۔

کیا؟؟

گاڑی روک۔۔۔

"کافر کافر کافر ہوا۔۔"

دین دھرم کی خبر نا کوئی۔۔

تیرے عشق میں کافر کافر میں۔۔

ہوا عشق میں کافر کافر۔۔

وہاں کہ گاڑی روکتے ہی وہ گاڑی سے باہر آیا اور پھر دروازہ کھولتے کھینچتے ہوئے وہاں کو
بھی باہر نکالا تجھے کہا تھا نبھا بھی ہے وہ بھا بھی بول کہا تھا نا تجھے تجھے کیا گا اسکے انکار سے
مجھے فرق پڑے گا اور میں پیچھے ہٹ جاؤنگا ہوں بول۔۔

(آج پھر وہی شیطانت اُسکی آنکھوں سے ٹپکتے دیکھ وہاں کو سب تہس نہس ہوتا محسوس
ہوا تھا)

"دل کہ کافر پہ دل جب آئے۔۔"

کون پھر اُس کافر سے بچائے۔۔

عشق کا جادو سر چڑھ بولے۔۔

تو اُسکو چپ کون کرائے۔۔

وہ تو بن جائے۔۔

تیرے عشق میں کافر کافر میں تیرے عشق میں کافر کافر۔۔

"دیکھ شموئیل تو ریلیکس کر ہم آرام سے بیٹھ کر سوچتے ہیں تو بات تو کر کے دیکھ شاید

بھا بھی مان جائے (اس بار بہت ناپ تول کہ وہاں ج نے لفظ ادا کئے)

نہیں مجھے پتہ تھا وہ نہیں مانے گی وہ آرام سے پیار کی زبان نہیں سمجھے گی اُس نے میرے

اندر کہ سوئے شموئیل کو جھنجھوڑا ہے اب وہ اس سب کی زد میں آئے گی میں اُسے بتاؤں

گا کہ میں کون ہوں۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

خود کو ریلیکس کرتے وہ پھر سے گاڑی میں جا بیٹھا۔۔

"میرا عشق تو۔۔

میرا مشک تو۔۔

تو ہی آئینہ۔۔

تو ہی روبرو۔۔

تیرے نام سے جُر جائیں تو۔۔

تیرا نام ہو یا بد نام ہو۔۔

گاڑی میں ہر طرف پھیلی خاموشی اور شموئیل کہ جلے سگریٹ کی سمیل وہاں کو اور
ٹینشن ہونے لگی تھی۔۔

کہ تبھی اپنے سامنے کھڑی گاڑی ایک لڑکی اور چار لڑکے دیکھے جو اُس سے دست
درازی کی کوشش کر رہے تھے۔۔

شموئیل نے اُنہیں دیکھتے گاڑی رُو کوئی اور اُنکی جانب لپکا ویسے بھی اُسے اپنا غصہ نکالنے
کا بہانہ چاہیے تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میں جو دن کہوں تیرا دن چڑھے۔۔

میں کہوں تو پھر تیری شام ہو۔۔

رہے آنکھوں کہ تو حصار میں۔۔

کوئی سحر ایسا میں پھونک دوں۔۔

"گاڑی کہ رکتے ہی تقریباً بھاگتے ہوئے شموئیل وہاں پہنچا جہاں گاڑی کہ بونٹ پہ کسی

لڑکی کو گرائے وہ زبردستی کی کوشش کر رہا تھا۔۔

اُس لڑکے کو کالر سے پکڑتے جیسے ہی شموئل نے کھینچا وہاں اپنے سامنے فرال کو دیکھتے
اُسکی آنکھوں سے لہو ٹپکا تھا۔

"تیرے بس میں کچھ بھی ناہو تیرا۔"

تو بس وہ کرے جو میں کہوں۔۔

تیرے عشق میں کافر میں۔۔

شموئل نے اُس لڑکے کو کالر سے گھسیٹتے پیچھے پٹخا وہ چاروں لڑکے کافی نشے میں لگ
رہے تھے اپنے سامنے شموئل کو پاتے فرال کو کافی تحفظ کا احساس ہوا تھا وہ اُسے بچانے
آیا تھا اور حارب خود کو بچاتا بھاگ گیا تھا۔

وہ اور وہاں اُن چاروں کو مارنے میں مصروف تھے شموئل کا سارا فوکس اُس لڑکے پہ تھا
جو اُسے فرال کہ قریب ملا تھا وہ اُسی لڑکے کو ز میں پہ لٹائے اُس پہ چڑھا گھونسوں کی
بارش کر رہا تھا۔

تیری ہمت کیسے ہوئی ہاں کیسے ہوئی ہمت اُسے ہاتھ لگانے کی بول مسلسل یہی لفظ
دُہراتے وہ اُسے مارے جارہا تھا جبکہ فرال منہ پہ ہاتھ رکھے حیرت سے اُس شخص کو دیکھ

رہی تھی جس نے اُسے بچا کرنی زندگی دی تھی۔۔

"تھک ہاری میں عشق کی ماری۔۔

گر گر جاؤں میں مار اڈاری۔۔

سو سو کلمے پڑھ پڑھ پھونکے۔۔

پھر بھی دل تک وہ نہیں جائے۔۔

میں ہو گی ہائے تیرے عشق میں کافر کافر۔۔

جس شخص کو وہ دیکھنا نہیں چاہتی تھی جس کہ دیکھنے سے اُسے وحشت ہوتی تھی آج

اُس پہ سے نظریں ہٹانے کو بھی دل نہیں مان رہا تھا۔۔

وہ اُس کا محافظ ثابت ہوا تھا۔۔ اُس کا دل چیخ چیخ کر اُسے کہہ رہا تھا یہی ہے یہی ہے وہ۔۔

اپنے دل کی عجیب حالت ہوتے دیکھ اور اپنے دل تک پہنچتے پیغام سے نظریں چراتے وہ

بامشکل گاڑی میں بیٹھتے زن سے گاڑی بھگاتے وہاں سے چلی گی تھی وہ اس وقت اُس

انسان کا کیا خود کا سامنا بھی نہیں کرنا چاہتی تھی اپنے دل کی بدلتی حالت اور بڑھتی

دھڑکن سے وہ پریشان ہو گی تھی۔۔۔

شموئیل بس کر چھوڑ دو اسے مر جائے گا یہ۔۔

ہاں تو مر جائے اسے زندہ رہنے کا حق بھی نہیں ہے مسلسل اُس لڑکے کہ چہرے پہ
گھونسے برساتے خون رنگ آنکھوں سے تکتے کہا گیا۔۔

تو چھوڑ دے کوئی آنا جائے ہم نکلتے ہیں یہاں سے ایویں تو میڈیا کی نظروں میں آ جائیگا
اور یہ سب کیا سے کیا بنا دیں گے وہ۔۔

شموئیل کو ٹس سے مس نا ہوتے دیکھ وہاں نے اُسے پیچھے کو گھسیٹا تو سُن بھی رہا ہے میں
کیا کہہ رہا ہوں یہاں سے نکل کہیں پولیس نا آ جائے۔۔

نہیں پولیس نہیں آنی چاہیے اسے سزا میں خود دینا چاہتا ہوں اسے اس کی غلطی کی سزا
ملنی چاہیے۔۔

بس اور کتنی سزا دیگا مر جائیگا یہ چھوڑ دے اسے۔۔

شموئیل خود کو چھڑواتے ایک بار پھر اُس لہو لہان ہوئے لڑکے پہ جھپٹا تھا۔۔

ان آنکھوں سے ان آنکھوں سے تو نے غلیظ نگاہ ڈالی اُس پر تو بس اب یہی سزا ہے ایک

پاکٹ سائز چاقو جیب سے نکالتے شموئیل نے وہ اُسکی آنکھ میں کھوب دیا تھا اور اب ہر طرف رات کی تاریکی میں اُسکی چیخیں تھیں اور بس۔۔ اب چل ہاتھ جھاڑتے وہ گاڑی کی سمت بڑھ گیا۔۔

مصطفیٰ۔۔۔

پچھتے ہوئے رضیہ اُٹھ بیٹھی تھی۔۔

آج ہارون گھر نہیں آیا تھا اس لیے وہ اپنے کمرے میں اکیلی تھیں۔۔ وہ اب اکثر ہی غائب رہنے لگا تھا پہلے جو اپنی بیوی کی سانسوں کا بھی حساب رکھتا تھا اب کچھ لا تعلق سا ہو گیا تھا۔۔۔

مصطفیٰ میرے بچے۔۔

مصطفیٰ کو خواب میں دیکھتے وہ ڈر کہ جاگی تھیں اور اب ایک بار اُسے پھر سے یاد کرتے رونے لگی تھیں۔۔

کہاں ہو مصطفیٰ واپس آ جاومت لو اپنی ماں کا مزید امتحان تمہاری راہ تکتے تکتے میری

آنکھیں تھکنے لگی ہیں واپس آ جاو میرا انتظار ختم کر دو۔۔ تم تو کہتے تھے کہ تم۔۔ تم ہمیشہ

میرے پاس میری آغوش میں رہنا چاہتے ہو تو پھر کہاں چلے گئے آخر کہاں۔۔

روتے ہوئے وہ پھر سے پرانی باتیں یاد کرنے لگی تھیں۔۔

یہ لو پکڑو اپنے نالائق بیٹے کو روتے ہوئے دس سالہ مصطفیٰ کو ہارون نے رضیہ کی گود

میں دھکیلا تھا۔۔

پ۔۔ پر ہوا کیا۔۔

ہوا کیا اس کی ٹیچرز کہتی ہیں یہ پڑھائی پہ توجہ نہیں دیتا اس علاقے کہ سب سے بہترین

سکول کی فیس بھر رہا ہوں اور یہ ہے کہ پڑھتا ہی نہیں ہے میں کہہ دیتا ہوں اب کی بار

یہ فیل ہوا تو اسے سزا ملے گی اور میں سزا کہ طور پہ اسے مدرسے میں ڈال دوں گا جہاں کہ

قاری اسکی چمڑی اُدھیڑ دیں گے سُن رہے ہو تم۔۔

وہ چیختے چلاتے تالا لگاتے چل دیئے۔۔

مصطفیٰ کیا بات ہے بیٹا کل ٹیسٹ کی تیاری کروائی تھی نا تمہیں پھر۔۔

م۔۔ مجھے سکول نہیں جانا۔۔

پر کیوں بیٹا؟

سکول جاتے ہی مجھے سب بھول جاتا ہے مجھے کچھ یاد نہیں رہتا بچے میرا مذاق اڑاتے ہیں اور تو اور آپکو پتہ ہے ساتھ والے ماجد نے میری کلاس کہ سب بچوں کو بتا دیا ہے کہ بابا آپکو اور مجھے مارتے ہیں۔۔

سر جھکاتے نہایت تکلیف سے یہ لفظ ادا کیئے گئے۔۔

میں سکول نہیں جانا چاہتا میں پڑھنا بھی نہیں چاہتا میں صرف آپ کے پاس رہنا چاہتا

ہوں امی۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مصطفیٰ کہ منہ سے نکلے الفاظ آج پھر اسی دن کی طرح تکلیف سے بھرے ہوئے محسوس

ہوئے تھے رضیہ کو۔۔

پوری رات جاگے رہنے کہ بعد فرال پھر سے صبح جلدی اٹھ گی تھی اور اب نوبے زینب

اور حیدر کہ ساتھ ناشتے کی میز پر موجود تھی جبکہ فاران کالج جا چکا تھا۔۔

ڈیڈی۔۔

جی بچے۔۔

وہ آپ۔۔ آپ شموئیل کو شادی کہہ لئیے ہاں کہہ دیں میری طرف سے۔۔

کیا۔۔۔ فرال تم نے اس سب کو مذاق سمجھ لیا ہے کیا کبھی ہاں کبھی نا۔۔ اور ویسے بھی

اب کچھ نہیں ہو سکتا تمہارے ڈیڈی رات ہی فون پر اُسے انکار کر چکے ہیں۔۔

انکار کہ لفظ پہ فرال کا دل زور سے دھڑکا تھا۔۔ تبھی وہ کچھ دیر بعد پھر سے بولی۔۔

آپ مجھے نمبر دے دیں اُسکا میں خود بات کر لوں گی۔۔

فرال تمہیں ہو کیا گیا ہے؟؟ اتنی کنفیوز تو تم کبھی نہیں ہوئی۔۔

اواب۔۔ اب کیا کہو گی اُس سے مل کر کہ پہلے انکار کی وجہ کیا تھی اور اب اقرار کی وجہ

کیا ہے؟؟

میں بات کر لوں گی نا اُس سے آپ نمبر دے دیں مجھے بس۔۔

زینب آپ نمبر دے دیں اسے یہ اسکی زندگی ہے جو چاہے اپنے لئے فیصلہ کر سکتی ہے

اور ویسے بھی اب تو وہی ہو رہا ہے جیسا ہم چاہ رہے تھے سواب بحث میں مت پڑیں۔۔

ٹھیک ہے میں واٹس ایپ کر دوں گی نمبر۔۔

او کے تو پھر میں نکل رہی ہوں مجھے آج کارخانے کی طرف بھی جانا ہے۔۔ اپنا بیگ لیتے وہ ٹک ٹک کرتے باہر نکل گئی۔۔

فرال نے ابھی تک شموئیل کو کال نہیں کی تھی شاید وہ ہمت نہیں جٹا پار ہی تھی کہ تبھی جب وہ کارخانے سے بوتیک پہنچی وہاں حارب سے ملاقات ہوئی۔۔

اُف شکر ہے تم ٹھیک ہو فرال میں تمہارے لیئے بہت فکر مند تھا فرال کی طرف

بڑھتے اُس نے اپنی فکر کا اظہار کیا۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حارب کہ الفاظ پہ فرال کا دل چاہا تھا کہ منہ توڑ دے اس بزدل کا اپنے سامنے کھڑا وہ زہر لگ رہا تھا اس وقت۔۔

تمہیں کچھ ہوا تو نہیں نا؟؟؟ اُنہوں نے تمہیں کچھ کہا تو نہیں؟؟؟ تم ٹھیک تو ہونا؟؟؟

ہاں ٹھیک ہوں پر تم تو شاید یہ نہیں چاہتے تھے تبھی چار لڑکوں کہ بیچ مجھے یوں چھوڑ

آئے ارے اس طرح کہ وقت پہ تو کوئی غیر بھی مدد کر دیتا ہے اور ایک تم ہو جو محبت

کہ دعوے دار ہونے کہ بعد۔۔ مزید فرال سے کچھ کہا نہیں گیا سو بات ادھوری

چھوڑتے وہ تنفر سے بولی

میں تم سے بات نہیں کرنا چاہتی اس لئے نکلو یہاں سے۔۔

پر فرال میں معافی مانگ لیتا ہوں تم سے۔۔

شٹ آپ اپنے پاس رکھو اپنا سوری اور نکلو یہاں سے نہیں تو ابھی بلاتی ہوں گارڈز کو۔۔

فرال میری بات۔۔

آوٹ۔۔۔ حارب کو نکالتے وہ سر پکڑے کرسی پہ ڈھے گی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews *****

حارب کو نکالنے کے بعد وہ اب فون ہاتھ میں پکڑے شش و پنج کی حالت میں بیٹھی تھی

کہ کیا کرے۔۔ کیسے اُسے کال کرے۔۔

پر پھر دل مضبوط کرتے شموئیل کا نمبر ملا یا۔۔

دن کہ بارہ بج رہے تھے اور شموئیل اس وقت اوندھے منہ اپنے بستر پہ پڑا خواب

خرگوش کہ مزے لوٹ رہا تھا کہ جب اُسکے فون کی بیل بجی۔۔

دوسری بیل کہ بعد اُس نے فون تکیہ کہ نیچے سے نکالتے موندھی موندھی آنکھوں سے اپنے موبائل کی جانب دیکھا جہاں unknown نمبر دیکھتے شمو بیل نے کال کاٹی اور پھر فون سائیڈ پہ ڈال دیا پر بیل ایک بار پھر ہونے لگی تھی پھر اسی نمبر کو دیکھتے شمو بیل نے ایک بار پھر کال کاٹی اور فون ہی آف کر دیا۔۔۔

مسلسل فون کاٹے جانے سے اور اب یوں فون بند آنے پہ فرال کو غصہ آنے لگا تھا پر ہر چیز اس وقت سائیڈ پہ رکھتے فرال نے شمو بیل کا دوسرا نمبر ملا یا جو اُس کے مینیجر کا تھا۔۔۔

بابر اس وقت مزے سے ناشتے کی ٹرے لئیے tv کہ سامنے بیٹھا تھا جب اُس کا فون بجا

--

Unknown

نمبر دیکھتے بابر نے کال اٹھائی۔۔۔

ہیلو جی بابر سپیکنگ۔۔۔

مجھے شمو بیل سے بات کرنی ہے میری اُس سے بات کرو او۔۔۔

پر آپ ہیں کون محترمہ؟؟

میں فرال۔۔ فرال حیدر۔۔

فرال۔۔۔ بابر نے سوچتے ہوئے نام دُہرایا پر فرال کا نام یاد آتے وہ یوں نہیں اُٹھا اور شموئیل کہ کمرے کی سمت بھاگا آج سے پہلے اُسکی ہمت نہیں ہوئی تھی شموئیل کو یوں نیند سے جگانے کی پر اب وہ بنا کچھ سوچے سمجھے اُسکے کمرے میں موجود تھا جو اس وقت AC فُل سپیڈ پہ لگائے سیدھی کروٹ لئیے گھوڑے گڈھے بیچے سویا ہوا تھا۔۔

شموئیل کہ ڈولے دیکھتے ایک بار بابر کا دل کانپا تھا پر پھر ہمت کرتے اُس نے شموئیل کا کندھا ہلایا۔۔

سر۔۔۔ سر۔۔

ہمم۔۔ نیند میں ڈوبی آواز گونجی۔۔

سر یہ فرال میم کی کال ہے فرال کہ نام پہ وہ نیند سے جاگتے اُچھلتے ہوئے اُٹھ بیٹھا تھا۔۔

ہیلو فرال۔۔

وہ شموئیل میں آپ سے ملنا چاہتی ہوں۔۔

اپنا نام پہلی بار اتنی فرصت سے اُس کے منہ سے سُنتے کافی اچھا لگا تھا..

اوکے (ناسلام ناڈعا وہ فوراً کام کی بات پر آئی تھی)

کہاں ملنا چاہتی ہیں آپ مجھ سے؟؟

میں تو آپ سے کہیں بھی مل لوں گی پر شاید آپکو مشکل ہو سو آپ بتائیں میں کہاں

آؤں۔۔

ہممم یہ بھی ہے میرے فرینڈ کا ہٹ ہے سمندر کہ پاس ہم وہاں مل لیتے ہیں۔۔

اوکے میں چار بجے آج پہنچ جاؤں گی وہاں۔۔

فرال کو ایڈریس نوٹ کرواتے اُس نے کال کاٹی۔۔

یہ کیوں ملنا چاہتی ہے کیا مل کر انکار کرے گی اب۔۔

شموئیل نے سوچتے ہوئے بابر کو دیکھا جو کھڑا ہوا دانت نکال رہا تھا۔۔

تم یہاں کھڑے کیا کر رہے ہو جاو میرے کپڑے نکلو او مجھے ریڈی ہونا ہے۔۔

شموئیل نے فرال سے چار بجے اس سمندر پہ بنے خوبصورت کاسٹلج پہ ملنا تھا پر وہ دو بجے ہی یہاں پہنچ چکا تھا کیونکہ وہ یہاں کچھ تیاریاں کرنا چاہتا تھا وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ وہ ملنے کیوں آرہی ہے پر وہ یہ تہیہ ضرور کر چکا تھا تھا کہ وہ اُس سے ہاں کر والے گا۔

تمام تر تیاریوں کے بعد وہ اب مسلسل اُس کے انتظار میں تھا اور کاسٹلج کہ چھوٹے سے دروازے کے پاس بنے کاسٹلج پہ بیٹھا اُس راستے پہ نظریں جمائے ہوئے تھا جہاں سے اُسے آنا تھا۔

پورے چار بجے اُسے اپنے سامنے سے وہ دشمن جان آتے دکھی۔

سفید رنگ کے چکن کاری کے کرتے پاجامے میں بالوں کو ٹومیسٹ کیسے سلور کھسہ پہنے وہ اُسے سامنے سے آتے دکھی آج پہلی بار وہ اُسے مشرقی لڑکیوں والے حلیہ میں دیکھ رہا تھا اُسے دیکھتے اُسکے دل کے تار گنگناتے لگے تھے۔

"دُشمن جان ہے جو میری جان ہے۔"

دُشمن دل ہے جو دل کی دھڑکن میں ہے۔"

سہج سہج کہ ڈھلوانی راستے پہ قدم رکھتے وہ شموییل تک پہنچی تھی۔

ہائے۔۔

ہائے۔۔ جو باقرال نے بھی ہائے ہی کہا۔۔

فرال کو دیکھتے ہی رات والا واقعہ آنکھوں میں گھومتے شموئیل کی آنکھوں کا رنگ بدلا
تھا پر صد شکر وہ اس وقت شیڈز لگائے ہوئے تھا نہیں تو فرال اُسکی آنکھوں کا رنگ
دیکھتے یہیں سے بھاگ جاتی۔۔

"جیسے دھوپ سی سونے آنگن میں ہے۔۔

آگ سی بھگے ساون میں ہے۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اندر آو۔۔

خوبصورت سے چھوٹے سے کاٹیج کی طرف اشارہ کرتے وہ اُسے اندر لے آیا۔۔

اندر آتے بنا رد گرد دیکھے وہ ٹرانس کی سی کیفیت میں چلتے باہر بنی ہوئی چھوٹی سی گیلری
میں آگے جہاں سے سمندر کافی قریب دیکھائی دے رہا تھا۔۔

وہ وہاں آ کر کھڑی ہوگی تھی آج پہلی بار تھا کہ فرال کو اپنی زبان گنگ ہوتی ہوئی
محسوس ہوئی تھی یا یہ وہ احساسات تھے جو کسی کو نپیل کی طرح اُسکے اندر پھوٹنے لگے

تھے۔۔۔

"جیسے کرچیاں خوب کی آنکھوں میں ہیں۔۔۔"

وقت کہ ٹکڑے لمحوں میں ہیں۔۔۔"

فرال نہیں جانتی تھی کہ جس قید سے وہ فرار چاہتی تھی آج خود ہی اُس قید میں خود کو
سو نپنے وہ یہاں پہنچ چکی تھی۔۔۔

اوہ بیا غم دے گیا۔۔۔

تو ہی میرے دل کی رگ رگ میں۔۔۔

تو ہی صبح میں تو ہی شب میں۔۔۔

بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔۔

شموئیل کہ کہے گئے لفظ فرال کو مزید نروس کرنے لگے تھے جو بھی تھا وہ ایک لڑکی
تھی اور یہ سب اُسکے ساتھ پہلی دفعہ ہو رہا تھا۔۔۔

وہ۔۔۔ میں میں آپکا شکر یہ ادا کرنا چاہتی تھی کل رات کہ لئیے۔۔۔

او کم آن اس سب کی ضرورت نہیں ہے میری جگہ کوئی بھی ہوتا وہ آپکی ہیلپ کرتا۔
 نہیں کوئی بھی ایسے کسی کہ لئیے خود کو خطرے میں نہیں ڈالتا لوگوں کو اپنی جان بہت
 پیاری ہے۔۔

مگر مجھے اپنی جان بالکل پیاری نہیں ہے۔۔

پر ایسا کیوں۔۔

کیوں کہ جب آپ اپنی جان کسی کہ نام لگوانا چاہیں اور وہ بُری طرح روندھ دی جائے تو
 پھر وہ جان کسی کام کی نہیں رہتی۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شموئیل کی بات پر فرال کو کافی سُسکی محسوس ہوئی تھی۔۔

"تو ہی میرے دل کی دھڑکن ہے۔۔

تو ہی میرے دل کا حاکم ہے۔۔

پر خیر فرال کو شرمندہ ہوتے دیکھ شموئیل نے بات بدلی۔۔ تو آپ یہاں صرف شکر یہ
 کہنے آئی ہیں مجھے۔۔

نہیں میں کچھ اور بھی کہنا چاہتی ہوں۔۔

ہمم تو کہیے میں بہت غور سے سُن رہا ہوں آپکو۔۔

میں۔۔ میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ مجھے آپ کا پوزل قبول ہے۔۔

کیا اپر کل آپکے بابا نے تو۔۔ شموئیل نے حیرت میں گھرے ہوئے پوچھا۔۔

اُنہیں میں نے ہی کہا تھا انکار کرنے کو بعض اوقات وقت آپکے کیسے فیصلہ کو آپ پر غلط

ثابت کر دیتا ہے آپ بھی سمجھ لیں تب میں غلط تھی۔۔

تو آپ یہ کہنا چاہتی ہیں کہ آپ مجھ سے شادی کہ لئیے رضامند ہیں۔۔

جی۔۔ نظریں جھکاتے اقرار کرتے ہوئے وہ کوئی اسپر اگی تھی۔۔

"دُشمن جان ہے تو میری جان ہے۔۔

دُشمن دل ہے جو دل کی دھڑکن میں ہے۔۔

تو پھر تو میں جلد از جلد آپکو اپنا بنانا چاہوں گا۔۔

پھر تو میں جلد از جلد آپکو اپنا بنانا چاہوں گا۔۔

شموئیل کہ منہ سے نکلے الفاظ اُس محبت کی راہ میں پہلا قدم لئیے لڑکی کہ چہرے پہ
ہزاروں رنگ بکھیر گئے تھے اُسکے حسین چہرے پہ بکھرتے رنگ شموئیل کونئے
سرے سے اُس سے محبت کرنے پر مجبور کرنے لگے تھے۔

میں نے جب پہلی بار تمہیں دیکھا تھا تب تم مجھے پسند تو نہیں آئی تھی پر میرے حواسوں
پر ضرور چھاگی تھی اور پھر اپنے ہی کانسرٹ میں تمہیں یوں اپنے سامنے دیکھ کر مجھے
میرادل پہلی بارے قابو ہوتا ہوا محسوس ہوا تھا۔

شموئیل اپنا دل اُسکے سامنے کھولے جا رہا تھا اور وہ بنا پلک جھپکائے اُس دیوتاوں جیسا
حُسن لئیے شخص کو سُن رہی تھی۔

میرا تعلق شو بز کی دُنیا سے ضرور ہے جہاں اپنے ارد گرد منڈلاتی ہزاروں تتلیوں کو بغور
دیکھا ہے پر تم۔۔ تم میں الگ ہی بات ہے تمہیں دیکھتے میرادل بے قابو ہونے لگتا ہے
اور مجھے تم سے محبت پہ اگساتا ہے میں نے کبھی محبت نہیں کی تم میری پہلی اور یقین مانو
تم ہی آخری محبت بھی ہوگی۔

تم سُن رہی ہونا؟؟؟

ہممم (سرہلاتے اپنی نم آنکھوں سے اُس نے شموئیل کی طرف دیکھا یہ تو وہی خالص
محبت ہے جس کی اُسے تلاش تھی)

کیا تم کچھ نہیں کہو گی؟؟

میں۔۔ میں کیا کہوں مجھے تو یقین ہی نہیں آرہا کہ اب بھی ایسی محبت کا وجود ہو سکتا ہے
میں نے ہمیشہ اپنے بابا کو آئیڈیل بنا لیا ہے انکی میری مام سے محبت میں ہمیشہ سے چاہتی
تھی میری زندگی میں جو بھی آئے وہ میرے ڈیڈی جیسا ہو۔۔ اور اُس دن جب تمہیں
کچن میں کھڑے دیکھا تو مجھے تم میں اپنے بابا کا عکس دکھا پر تب میں نے اُس سب کو
جھٹلادیا تھا۔۔

پر پھر اُس دن جس طرح سے تم نے میری حفاظت کی تب میرے دل نے کہا کہ یہ وہی
ہے جسے میرے ساتھ ہونا چاہیے۔۔ اپنی بات مکمل کرتے فرال نے اپنی نگاہیں سمندر
پر جمادی تھیں۔۔

کچھ دیر ایسے ہی فرال کو دیکھتے ہوئے جو سمندر میں کھوی ہوئی تھی شموئیل نے پوچھا
تمہیں سمندر پسند ہے؟؟

ہاں بالکل مجھے سمندر پہاڑ نیچرل بیوٹی یہ سب بہت پسند ہے۔۔

اوکے تو پھر ڈن ہوا ہم شادی کہ فوراً بعد سوئزر لینڈ جائیں گے وہاں میرا سمندر کہ پاس بہت خوبصورت سا ویل فرنشڈ ہٹ (hut) ہے تم انجوائے کرو گی وہاں۔۔

شمویئل کی بات پر مسکراتے ہوئے وہ ہلکی پھلکی ہوتی پھر سے ٹھاٹھے مارتے سمندر کو

بتننے لگی تھی جسکی تیزی سے آتی لہریں جھاگ کی طرح دیکھائی دینے لگی تھیں

بہت دیر تک سمندر کو یوں دیکھتے وہ دونوں ساتھ ساتھ کھڑے تھے ہوا انکے بالوں سے

انکھیلیاں کرتے گزرتے ہی تھی فرال کہ بال وقفہ وقفہ سے شمویئل کہ چہرے سے

ٹکراتے اُسے بے خود کر جاتے تھے۔۔

فرال۔۔

ہممم۔۔

چلو ڈنر کر لیں ٹائم تو نہیں ہے پر تم نے جانا بھی ہو گا سو میں چاہتا ہوں ہم ساتھ ڈنر

کریں۔۔

اوکے شمویئل کی بات مانتے وہ اُسکے ساتھ کاٹیج کی بیک سائیڈ پر پہنچی جہاں ڈنر کا انتظام

کیا گیا تھا۔۔۔

موسم بھی اس پل بے حد حسین تھا سُرمی رنگ کا آسمان اور ساتھ میں چلتی ہوا کافی بھلی
معلوم ہو رہی تھی۔۔۔

وہیں خوبصورت چمکتی ریت کہ اوپر پڑی میز اور دو کرسیاں بانس کہ بڑے بڑے
ڈنڈوں کہ ساتھ لٹکے سفید پردے پھول اور فیری لائنس اور ہلکا ہلکا چھایا اندھیرا اُس
سب کو مزید مکمل اور حسین بنا رہا تھا۔۔۔

فرال وہیں کھڑے سب دیکھ رہی تھی کہ شموئیل نے کرسی کھینچتے اُسے بیٹھنے کی دعوت
دی فرال کہ بیٹھتے ہی وہ بھی چہیرہ پہ آ بیٹھا۔۔۔

مجھے پتہ نہیں تھا کہ تمہارا فیورٹ کیا ہے سو ویسی فوڈ ہی منگو الیا۔۔۔

یہ سب بہترین ہے۔۔۔

And u know i love biryani..

خوشی سے اپنی بات مکمل کرتے وہ بریانی اپنی پلیٹ میں ڈالنے لگی کہ تبھی اُسکے ہاتھ پہ
شموئیل نے اپنا ہاتھ دھرتے ہوئے کہا۔۔۔

تم میرے علاوہ اگر کسی کھانے کی چیز کو بھی love کہو گی تو مجھے تکلیف ہو گی فرال نے شموئیل کی بات پر اُسے دیکھا تھا اُسکی آنکھوں میں اس وقت وہی چمک تھی جو اُسے وحشت میں ڈالتی تھی وہ بریانی سے بھی جیلیس ہو گیا تھا اور وہ حیرانگی سے اُسکی طرف دیکھتے پزل ہوئی تھی شموئیل کہ ہاتھ کا دباؤ بھی اُسے اس وقت معنی خیز لگا تھا جیسے جتا رہا ہو کہ آئندہ ایسا نا ہو فرال کو یوں uncomfortable ہوتا دیکھ اُس نے فوراً خود کو سنبھالا تھا اور حتی الامکان اپنا لہجہ اور آنکھوں کی سختی کو نارمل کیا تھا بھی شاید وقت نہیں آیا تھا اُسے یہ سب کہنے کا۔۔

تم تو ڈر گی میں مذاق کر رہا تھا شموئیل کہ بات مذاق میں اُڑانے پر وہ بھی نارمل ہوئی تھی اور یوں یہ شام بے حد خوبصورت انداز میں اختتام پذیر ہوئی تھی۔۔

(اگلا دن شام...)

فرال کہ کمرے میں اس وقت اُس کی چاروں قریبی فرینڈز موجود تھیں جو اُسے تیار ہونے میں مدد کم اور سوالات زیادہ کر رہی تھیں۔۔

تبھی آرزو نے کہا فرال ویسے یہ اتنی بڑی تبدیلی آئی کیسے؟؟

تم سب بھی تو یہی چاہتی تھیں اب جب تمہاری بات مان لی ہے تو بھی تم سب کو چین نہیں ہے مسکارا لگاتی فرال نے جواب دیا۔۔

Nooo..nooooo..

بیٹا اگر ہماری بات ہی ماننی ہوتی تو تب ماننی جب ہم بول بول کر اپنا حلق سکھا رہی تھیں بات بھی مانی تو تب جب ہم نے ہتھیار ڈال دیئے۔۔ یہ ماثرہ کہ الفاظ تھے۔۔

بالوں میں برش کرتے فرال نے اب انہیں سب بتانے کی ٹھانتے ہوئے اُس دن کا سارا واقعہ الف سے لے تک سنا ڈالا۔۔

کیا ااااا حارب تمہیں یوں اُن کہ نیچا کیلا چھوڑ کہ بھاگ نکلا آرزو نے حیرت سے منہ پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔

جبکہ مہک کہ الفاظ کچھ یوں تھے۔۔

اوہ گاڈ تم تو بہت ڈر گی ہو گی۔۔

جبکہ عصرہ نے بھی درمیان میں اپنا حصہ ڈالتے ہوئے کہا۔۔

How romantic..

وہ تمہارے لئے لڑا تمہیں بچایا اور تم بے مروت وہاں سے بھاگ آئی شہاباش ہے تم
 پی۔۔

تب بھاگ آئی تھی پر کل ایک رومانٹک سے ڈنر کہ دوران تھینکس بھی بول آئی
 ہوں۔۔ گھنی۔۔ میسنی چڑیل تینوں نے ایک ایک لفظ بولتے ساتھ ہی ایک نے چٹکی
 کاٹی دوسری نے تھپڑ اور تیسری نے دھموکا ہی جڑ ڈالا۔۔ کیا بد تمیزی ہے جنگلی بلیوں
 ابھی کچھ دیر میں مجھے میرے رشتے والے دیکھنے آرہے ہیں اور تم سب ہو کہ۔۔
 نووے سورہ پر یہ بات اچھی نہیں ہے تمہیں ہمیں بتانا چاہیے تھا۔۔
 ہاں تو بتا ہی تو رہی ہوں۔۔

ابھی وہ اپنی باتوں میں ہی مصروف تھیں کہ فاران نے کمرے کا دروازہ کھولا۔۔
 آپا وہ شموئیل بھائی لوگ آگئے ہیں۔۔

کیا۔۔

دیکھا تم لوگوں نے باتوں میں لگائے رکھا مجھے اب بتاؤ تو کیسی لگ رہی ہوں میں؟؟

نیوی بلیو کلر کی شارٹ فرائڈ پلاز کوہ ساتھ پہنے جس پر نازک سے سلور ستاروں کا کام بنا ہوا تھا وہ پہنے خود کو آئینے میں دیکھتے اُن سے بھی پوچھ رہی تھی۔۔۔

بہت اچھی لگ رہی ہوا تھی تیاری نا کرتی تب بھی وہ تمہیں پسند تو کر ہی چکا ہے یار۔۔

پر پھر بھی اُسکے فرینڈ کی فیملی تو فرسٹ ٹائم ہی آئی ہے نا۔۔

اچھا چلو مجھے لیکر نیچے چلو۔۔۔

ہاں ہاں چلو تمہیں بہت جلدی ہے وہ ہنستے مسکراتے کمرے سے باہر نکلیں۔۔



نیچے شموئیل وہاں اور اُسکے پیرنٹس کے ساتھ موجود تھا۔۔

حیدر صاحب آپ تو جانتے ہیں شموئیل کی فیملی اُسکے ساتھ نہیں ہے اس لیے ہم اس کے ساتھ آپکی بیٹی کا رشتہ لائے ہیں بہت اچھا اور شریف لڑکا ہے اور اسکی شرافت کا اندازہ تو آپ اس بات سے لگائیں کہ میڈیا میں ہوتے ہوئے کبھی کوئی سکینڈل نہیں چھپا۔۔

جی بالکل صحیح کہہ رہے ہیں آپ میں تو پرسنٹی فیو ہوں شموئیل کا حیدر صاحب نے

کھلے دل سے تعریف کرتے ہوئے کہا۔

کافی خوشگوار ساما حول قائم تھا کہ جبھی شموئیل کی نظر سیڑھیوں سے اترتی اُس دشمن
جان پہ گئی۔

نیوی بلیو کلر تو ایسا لگ رہا تھا جیسے بنا ہی اسی کہ لئیے ہو اپنی فرینڈز کہ ساتھ کسی بات پر
مُسکراتے ہوئے وہ سہج سہج کہ بالکل کسی شہزادی کی مانند اترتے ہوئے دیکھائی دی۔

اس پل فرال کو دیکھتے شموئیل کہ ذہن میں ان ہی لفظوں کی بازگشت ہوئی تھی۔
"یہ زمیں جھک جائے۔"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آسماں رُک جائے۔۔۔

ہو و و تیرا چہرہ جب نظر آئے۔۔

شموئیل یک ٹک اپنی محبوب ہستی میں گم تھا کہ تبھی وہاں نے اُسے ٹھوکا دیا۔

اب بس بھی کر جا۔

شموئیل نخل سا ہوتا فاران کی طرف متوجہ ہوا اور تبھی فرال وہاں پہنچی جسے دیکھتے ہی

وہاں کی مٹی نے کہا۔

ماشاء اللہ آپکی بیٹی واقعی بہت پیاری ہے پیار سے ملتے ہوئے انہوں نے فرال کو اپنے پاس ہی بیٹھا لیا پتلا سا شیفون کا ڈوپٹہ گلے میں ڈالے شموئیل کہ بالکل سامنے بیٹھے وہ پزل ہونے لگی تھی۔۔

بھائی صاحب ہمارے لڑکے کی خواہش ہے کہ اگلے ہفتے ہی آپ ہمیں رخصتی دے دیں۔۔

اگلے ہفتے یہ تو بہت جلدی ہے بیٹا۔۔ آنٹی صحیح کہہ رہی ہیں اتنی بھی کیا جلدی ہے آپکو شموئیل بھائی۔۔ عصر ہونے بھی بولنا ضروری سمجھا۔۔

اصل میں آنٹی نیکسٹ ویک سے میرے لگاتار فارن میں کانسرٹس ہیں جس میں مجھے کافی وقت لگ جائیگا سو میں چاہتا ہوں کہ فرال میرے ساتھ ہو۔۔

شموئیل کی بات پہ جہاں سب کہ ہو و سُنائی دی وہیں فرال نے اپنا سر جھکا لیا۔۔

لیس حیدر صاحب آپکو اپنے جیسا ہی داماد مل گیا ہے زینب نے ہنستے ہوئے کہا۔۔

اوکے بیٹا نیکسٹ ویک ہی کر لیں گے۔۔

پرانکل میں چاہتا ہوں شادی کچھ سادگی سے ہو۔۔

اس بار حیدر صاحب کا ماتھا ٹھنکا تھا۔۔

سادگی سے کیوں کیا تم میڈیا سے بچھپ کر خفیہ شادی کرنا چاہتے ہو؟؟

نہیں۔۔ نہیں انکل میرا یہ مطلب ہر گز نہیں ہے آپ چاہیں تو نکاح سوشل میڈیا پہ لائیو کروالیں مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے بس میں چاہتا ہوں زیادہ خرچہ ناہواپنوں اپنوں کی چھوٹی سی دعوت ہو اور جو پیسے بچ جائیں انہیں ہم ڈونیٹ کر دیں تاکہ ہمارے نکاح میں بہت سے لوگوں کی دُعائیں شامل ہوں۔۔

تمہارج سوچ اتنی اچھی ہے کہ ہم چاہ کر بھی رد نہیں کر سکتے بیٹا۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چلیں جب ڈیٹ بھی فکس ہوگی ہے تو چھوٹی سے منگنی کی رسم ہی کر لیں۔۔۔

شموئیل نے فرال کہ پاس آکر بیٹھتے اُسے انگوٹھی پہنائی وہیں حیدر صاحب نے اپنے ہاتھ میں پہنی فیروزے کی انگوٹھی جو چاندی میں جڑی ہوئی تھی فرال کو تھمائی (فرال لوگوں کی طرف سے منگنی کی کوئی تیاری نہیں تھی تبھی انہوں نے اپنی انگوٹھی ہی دے دی جو شموئیل کو کچھ لوز تھی)۔۔

یوں منگنی کی رسم ادا ہوگی تھی اور سب ہنسی خوشی شادی کی پلاننگ کرتے ساتھ ہی

لذیذ کھانے سے لطف اندوز ہوتے رہے اور اس سب سے فارغ ہوتے ہی سب اپنے
اپنے گھروں کو چل دیئے

رضیہ کی طبیعت آج کافی بے چین سی تھی وہ کھانے کی ٹرے میز پر رکھے اُسے کھانے
کہ بجائے گھورنے میں مصروف تھیں۔۔

رضیہ۔۔۔



NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نج۔۔۔ جی۔۔۔

کھانا کھاؤ ٹھنڈا ہو رہا ہے دوائی بھی لینی ہے تمہیں پھر۔۔

ہارون کی اتنی فکر پہ رضیہ کی آنکھیں جھلملا گئیں تھیں تبھی ہارون سے چھپانے کو وہ
پانی لینے کچن کی طرف چل دیں۔۔

(ماضی..)

رضیہ۔۔ باہر لگاتالا کھولتے ہارون چنگھاڑتے ہوئے اندر داخل ہوا۔۔

جج۔۔ جی۔۔ ہارون۔۔ کپڑے دھوتی رضیہ صابن والے ہاتھ لئیے ہانپتے ہوئے
پہنچیں۔۔

تم یہاں صحن میں کپڑے کیوں دھور ہی ہو باتھر روم میں کیوں نہیں دھوتی۔۔
وہ۔۔

چُپ ایک آواز نہیں سیدھا سیدھا کہو کہ اندر دھوؤں گی تو لوگوں کو اپنی یہ دمکتی رنگت
کیسے دیکھاؤنگی ہاں۔۔

نن۔۔ نہیں ہارون وہ باتھر روم۔۔ میں پانی نہیں آرہا تھا۔۔ تبھی یہاں باہر ڈرم سے۔۔
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
میں اچھی طرح جانتا ہوں تم عورتوں کو بہت بڑا فتنہ ہے تمہاری یہ خوبصورتی۔۔

فی الحال تو ہارون کو سنے سُناتا کمرے میں چلا گیا تھا پر بات یہاں ختم نہیں ہوئی تھی اگلے
دن ہی ہارون نے مزدور بلوا کر ٹین کی چھتوں سے پورے صحن کو کور کر دیا۔۔

مصطفیٰ جو صحن میں لیٹ کر تارے دیکھتا تھا اُسکی واحد تفریح بھی چھن گئی تھی۔۔

سب کچھ بہت خوش اسلوبی سے طے پانے کہ بعد وہاں کہ پیرنٹس اپنی گاڑی میں جبکہ

وہاں شموئیل کہ ساتھ واپس آ گیا تھا۔۔

اور اب بابر کہ ساتھ بیٹھا انگینجمنٹ پکچرز سیلیکٹ کر رہا تھا جو انہیں شموئیل آفیشل پہ
پوسٹ کرنی تھیں۔۔

یار یہ دیکھ یہ پکچر اچھی ہے نا۔۔

نہیں بیکار ہے۔۔

کیا مطلب بیکار ہے کوئی دسویں پکچر ہے جو تو ریجیکٹ کر چکا ہے۔۔
یہ دیکھ یہ اپلوڈ کروہاں کی بات ان سنی کرتے شموئیل نے ایک پکچر سنجیسٹ کی جس میں
صرف دونوں کہ ہاتھوں کا کلوز اپ تھا فرال کا ہاتھ شموئیل کہ ہاتھ میں تھا اور وہ اُسے
رنگ پہنارہا تھا۔۔

بس ڈن ہو گیا پکچر یہ والی ہی لگے گی اف کیپشن جو مرضی ڈال دو تم دونوں۔۔

تجھے کیا لگتا ہے تو چھپالے گا اپنی منگیترا بھی دیکھنا کچھ ہی دیر میں فرال اُس کی فرینڈز اور
آہستہ آہستہ اُس کی فیملی سب پکچر اپلوڈ کر دیں گے وہ بھی بھا بھی کہ چہرے کہ
ساتھ۔۔

وہاں ج کی بات پر شموئیل کی کنپٹیاں پھڑکی تھیں۔۔

اور یہ سادگی والی کیا بات ہے پہلے تو کبھی جناب نے اپنے اتنے نیک خیالات شو نہیں
کئے۔۔

بس میں چاہتا تھا اُسے کم سے کم لوگ دیکھیں پر اب تیری بات کہ بعد یہ کام ناممکن
لگنے لگا ہے۔۔

پر چل کوئی نہیں یہ آخری آخری بار ہے اڑ لینے دے جلد ہی وہ کٹے پروں کہ ساتھ
میری محبت کہ پنجرے میں ہوگی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فرال کی شادی کی تیاریاں زور و شور سے چل رہی تھیں اور اس وقت وہ اپنی فرینڈز کہ
ساتھ اپنی ہی outlet پہ بیٹھی کپڑے سیلیکٹ کر رہی تھی۔۔

یہ دیکھو فرال یہ کیسا رہے گا۔۔

شیشہ کہ سامنے بلیک فینسی ساٹاپ پہنے کھڑی فرال کو آرزو نے وہ میروں لانگ سا
گھیر دار فراک دیکھایا۔۔

اہم یہ دیکھو یہ ٹاپ کتنا اچھا ہے ناہنی مون پہ تو ویسے بھی ایسے ہی کپڑے اچھے لگتے ہیں اور ہنی مون بھی وہ جو فارن میں ہو۔۔

پر یار یہاں واپس بھی تو آو گی اور یہاں جو دعوتیں وغیرہ ہونگی ان پہ ویسٹرن تو نہیں پہنو گی۔۔

یار کیسی دعوتیں شادی کہ سیکنڈ ڈے کی تو فلائٹ ہے ہماری باقی آ کر دیکھ لو گی۔۔
تبھی عصرہ نے بھی پوچھ ہی ڈالا۔۔

اور ویڈنگ ڈریس اُسکا کیا کرنا ہے وہ تو ابھی تک سیلیکٹ نہیں کیا۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہممم اُسکی ٹینشن نہیں ہے وہ شموئیل کہہ رہا تھا کہ کوئی فارن کا ہی فینس ڈیزائینر ہے۔۔

تم نے اپنے اتنے سپیشل ڈے کہ ڈریس کہ لئیے اُس پہ اتنا اندھا اعتماد کیسے کر لیا؟؟

یار وہ بھی اسی دُنیا میں رہتا کچھ صحیح ہی چوز کیا ہو گا۔۔ اب چلو مجھے جیولری دیکھنی

ہے۔۔

سر وہ ڈیزائینر سے بات ہو گی ہے میری پروہ اتنی جلدی ہمارے لئیے ڈریس نہیں بنا

سکتا۔۔

او کے تو پھر اُس سے کہو جو ایشین ٹائپ پرائیڈل ڈریسز ریڈی ہیں ہمیں وہ چیک کروا

دے۔۔

وہ تو وہ پہلے ہی پکچرز مجھے سینڈ کر چکے ہیں۔۔

او کے دیکھا۔۔

شمو ٹیل ٹیب پکڑے اُس پہ بنے ہر ڈریس کو زوم کر کر کہ دیکھ رہا تھا کہ تب سے

خاموش بیٹھے وہاں نے بھی اپنے وہاں ہونے کا احساس دلایا۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ویسے شمو ٹیل بھا بھی کو ڈیسا ٹیڈ کرنے دیتا نا جانے اُنہوں نے اس دن کہ ڈریس کا کیا

خاکہ بنایا ہو ذہن میں۔۔

اب وہ میری ہونے والی ہے اور ویسے بھی جس دن وہ میری ہونے والی اُس دن تو ویسے

بھی اُسے سر سے پیر تک میری ہی پسند میں ڈھلا ہونا چاہیے۔۔

پراگرا نہیں پسند نا آیا تو؟؟؟

اُس کا پسند آنا میٹر نہیں کرتا دیکھنا میں نے ہے سوا چھا بھی مجھے لگنا چاہیے۔۔

وہاج کی عقل میں اپنی بات بیٹھاتے ایک ڈریس کو بغور دیکھتے وہ ڈن کر چکا تھا۔

آج ناتو باہر کا موسم خوشگوار تھا نا ہی رضیہ کہ دل کا ہر چیز ویرانی ٹپکتی محسوس ہو رہی تھی۔

پچھلی باتیں تھیں کہ پل پل یاد آتی تھیں اور کسی جونک کی طرح چٹ کہ رہ گئی تھیں۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

(ماضی)

بابا۔۔۔ میں سکول نہیں جاؤنگا۔

تجھے میں سکول لیکر جا بھی نہیں رہا نام کٹ گیا وہاں پہ تیرا نہیں رکھتے وہ تجھ جیسے نالائق اپنے سکول میں۔

تو پھر کہاں لے جا رہے ہو اسے۔

مدرسے اب سے یہ قاری کہ پاس حفظ کرے گا۔

پرہارون ہمارے بیٹا کا دماغ اتنا اچھا نہیں ہے جب وہ سکول کا نہیں پڑ پایا تو قرآن کونسا

آسان ہے۔۔

تو تو کیا چاہتی ہے بد بخت دُنیا تو دُنیا دین بھی ناسیکھے کچھ تو پڑے گا نایا ایسے ہی نکمار ہے
گا۔۔

چل اٹھ مدرسے چھوڑ کہ آؤں اُس دن کہ بعد سے مصطفیٰ نے مدرسے میں داخل لے
لیا تھا اور اب دس سالہ مصطفیٰ صبح فجر کہ بعد سے مغرب تک مدرسے میں ہی رہنے لگا
تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE *****
Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry | Interviews

آج مہندی تھی فرال کی یہ ایک چھوٹے پیمانے کا مہندی فنکشن تھا جہاں صرف اپنے ہی
تھے۔۔

لان میں کیا گیا ریجنٹ کافی اچھا تھا۔۔

پیلے رنگ کہ گیندے کہ پھولوں سے سجا سٹیج کافی اچھا تھا مہندی کا فنکشن کمبائن ہی تھا
شموئیل کی طرف سے صرف بابر اور وہاج کی فیملی تھی۔۔

شموئیل کو لا کر پہلے ہی سٹیج پہ بٹھا دیا گیا تھا اور اب فرال کی باری تھی جسے تیز بختے

میوزک میں ڈوپٹہ کہ نیچے اُسکی سکھیاں اُسے تھامے آگے بڑھ رہی تھیں۔۔

شموئیل کی نگاہ جو اُس پری پیکر پہ پڑی تو پھر پلٹنا بھول گئی تھی (ہمیشہ کی طرح) زرد رنگ کہ غرارے میں زرد ہی اوپن شرٹ پہنے وہ اُس تک پہنچ رہی تھی اوپن شرٹ کا کٹ سامنے سے کافی بڑا تھا پر صد شکر کہیں سے کچھ دکھ نہیں رہا تھا ورنہ شموئیل کہ لئیے ہینڈل کرنا کافی مشکل ہو جاتا۔۔

فرال کہ بیٹھتے ہی شموئیل نے فرال سے ہلکی بھلکی بات چیت شروع کر دی تھی۔۔ اور باقی سب لڑکے لڑکیاں اپنی اپنی تیار کی گی ڈانس پر یکٹسز میں مصروف ہو گئے تھے۔۔

فرال کہ سب کزنز شموئیل کو کافی بھاؤ دے رہے تھے انہیں تو یقین ہی نہی آرہا تھا کہ وہ واقعی میں شموئیل سے مل رہے ہیں جبکہ فاران کہ تو ٹھاٹھ ہی الگ تھے اُسکے دوست تو اُسے شموئیل کا سالانہ بننے کہ بعد راجہ اندر ہی سمجھ بیٹھے تھے۔۔

مہندی کی تمام رسموں اور کھانے کہ بعد اب شموئیل کہ لئیے سر پر اترتا تھا سوا ب وہ اکیلا سٹیج پہ موجود تھا اور فرال کھانے کہ بعد سے نا جانے کہاں تھی کہ تبھی سب لائٹس

آف ہوئیں اور ایک سپاٹ لائٹ ڈانس فلور کی طرف فکس ہوئی۔۔

جہاں درمیان میں فرال نیچے بیٹھے سر جھکائے ہوئے تھی جبکہ وہ چاروں سائیڈز پہ کھڑی تھیں کہ جبھی گانا شروع ہوا۔۔

”اتک فئیر ان لولی دا جلوہ۔۔

اے ناچے تگنی دا نچوہ۔۔

تیر الگ ناسکے گا کوئی گئیر گئیر گئیر۔۔

یہ عشق ناہو گا اب شیر شیر۔۔

زدر رنگ کہ جوڑے میں ڈوپٹہ نادر دوہ سٹیج پہ بہت مہارت سے سٹیپ لیتی ناچ رہی تھی۔۔

اور شموئیل اُسکا تو بس نہیں چل رہا تھا کہ اُسے گھسیٹنا ہوا یہاں سے لے

جائے۔۔ شموئیل کہ چہرے کہ بگڑتے زاویے دیکھتے وہاں اُس تک سٹیج پہ پہنچا۔۔

کیا ہو گیا ہے ریلیکس آج کل دلہنیں کرتی ہیں اپنی شادی میں ڈانس۔۔

مجھے اُن دلہنوں سے کوئی سروکار نہیں ہے ہاں البتہ اس سے ضرور ہے اور اگر تو چاہتا

ہے کہ یہاں کوئی سین ناکر نیٹ ہو تو ابھی کہ ابھی یہ میوزک بند کروادے سمجھا۔۔

پر یار میں کیسے؟؟

"اتنا بھی ناکر تو نخرہ۔۔"

تیرے لو کا سٹائل ہے وکھرہ۔۔

چھڈ دُنیا نوں کا کی۔۔۔

اوہ۔۔۔۔

یہ میوزک کیوں رُک گیا سب ناچتے ہوئے رُک چکے تھے اور اب ڈی جے کی طرف

متوجہ تھے۔۔

جو خود حیران پریشان سا کھڑا تھا اس سے پہلے کہ میوزک پھر سے سٹارٹ ہوتا شموئیل

بیچ میں کود پڑا۔۔

چلیں انکل ہمیں اجازت دیں ویسے بھی بہت دیر ہو گئی ہے اور کل کا فنکشن بھی دوپہر کا

ہے تو ہمیں یہ جلدی ختم کر دینا چاہیے۔

پر شموئیل بھائی ابھی تو ہمیں آپ سے گانا سننا تھا۔۔

فاران کانیا رو نا شروع ہوا۔۔

ابھی نہیں فاران پھر کسی وقت اب تو آنا جانا لگا ہی رہے گا تو۔۔

ہاں بیٹے شموئیل صحیح کہہ رہا۔۔

سب سے اجازت لیتے بنا فرال کی جانب دیکھے وہ باہر نکل گیا جبکہ فرال اُس کے انتظار میں کھڑے اُس کی پشت کو گھورنے لگی۔۔

اگلے دن کی اربنچمنٹ کسی بینکویٹ کہ لان میں تھی۔۔

سارا سیٹ اپ سفید رنگ کا تھا اور وہاں موجود سب کیسٹس بھی وائٹ ہی تھیم کو فالو کرتے ہوئے سفید پہنے ہوئے تھے۔۔

شموئیل بھی وہاں پہنچ چکا تھا جو اس وقت سفید کرتے پا جامے پر بلیک کلر کی ویلیوٹ سٹف میں پرنس جیکٹ پہنے سٹائلش سے سن گلاسز لگائے وہاں ج اور بابر کہ ساتھ کھڑا تھا بابر دھڑادھڑ تصویریں کھینچتے سوشل میڈیا پہ اپلوڈ کر رہا تھا کل سے سوشل میڈیا پہ شموئیل کی مہندی کی تصویروں کہ بعد سے اب تک ہر جگہ شموئیل اور اُسکی شادی کا ہی

ذکر تھا۔۔

کہ تبھی سلور کلر کی پراڈو اُن کہ سامنے آڑ کی تھی جس میں سے فرال کو فاران اور حیدر صاحب نے دائیں بائیں سے پکڑتے ہوئے اُتارا۔۔

فرال نے شموئیل کا پسند کیا لہنگا زیب تن کیا ہوا تھا جو فلی ڈل گولڈن کلر تھا اور اُس پہ گولڈن ہی کام ہوا تھا سر پہ ڈوپٹہ کہ ساتھ ایک دوسرا ڈوپٹہ بھی تھا جسے بیک سے لا کر سامنے بازووں پہ ڈالا گیا تھا لہنگے کی چولی کافی ٹھیک ٹھاک سائز کہ تھے جبکہ سلیویز چوڑی سٹائل کہ پورے تھے اور گلابھی کافی چھوٹا تھا آخر کار شموئیل اپنی پسند کا فلی کورڈ برائینڈل ڈریس پہننے میں کامیاب رہا تھا۔۔

شادی کا سارا انتظام نہایت بہترین تھا اور نکاح بھی نہایت خوش اسلوبی سے طے پایا جانے والا تھا۔۔

جس جانب نکاح کا سیٹ آپ بنایا گیا تھا وہاں موتیے کہ پھولوں کی لٹریوں سے سامنے پردہ سا بنایا گیا تھا جسے نکاح کہ فوراً بعد سامنے سے ہٹا دیا گیا تھا۔۔

پردے کہ ہٹتے ہی جو نگاہ شموئیل کی فرال پہ پڑی تھی وہ پلٹنا ہی

بھول گئی تھی اپنی دسترس میں آنے کہ بعد وہ اُسے اور بھی انوکھی اور حسین لگنے لگی تھی۔۔

کہاں کھوگئے شموئیل بھائی اب چلیں ہماری دلہنیا کہ اعزاز میں کچھ گنگنائیں۔۔
اوکے شموئیل نے حامی بھرتے نگاہیں اپنے سامنے بیٹھی اپنی چاند سی دُلہن پہ جمائیں۔۔

"یہ لال عشق یہ ملال عشق۔۔۔"

یہ غیب عشق یہ مہر عشق۔۔۔



عشق۔۔۔"

شموئیل کہ آواز نے ایک سماء سا باندھ دیا تھا پر وہ خود اس وقت ہر چیز سے قطعہ تعلق اپنی نظریں فرال پہ جمائے اپنے احساسات کی ترجمانی میں مصروف تھا۔۔

- "تجھ سنگ بیر لگا یا ایسا۔۔۔"

رہانا میں پھر اپنے جیسا۔۔۔

ہو وورہانا میں پھر اپنے جیسا۔۔

میرا نام عشق۔۔۔

تیرا نام عشق۔۔

میرا نام عشق تیرا نام عشق۔۔

میرا نام تیرا نام میرا نام عشق۔۔۔

نکاح کہ لئیے بنے سیٹ آپ میں بیٹھے جسے بہت خوبصورتی سے وائٹ اور پنک ٹیو لپس
سے سجایا گیا تھا ساتھ ہی چمکتے ہوئے ہیروں کہ مانند لٹکتی لڑیاں یہ سما اور یہ نیارشتہ اور
اسکا اپنا پن سب دل کو چھو رہا تھا اور پھر شموئیل کی آواز اور اُس میں سچی اُسکے دل کی
سچائی سب بہت خاص تھا۔۔

"یہ لال عشق۔۔۔"

یہ ملال عشق۔۔

یہ غیب عشق۔۔

یہ مہر عشق۔۔

عشق۔۔

عشق۔۔۔

شموئیل گانا روک چکا تھا اور اب سب کھانے میں مصروف تھے۔۔

کھانے سے فارغ ہوتے چند ایک رسموں کہ بعد فوراً ہی رخصتی کر دی گئی تھی سب کچھ بہت سادگی اور آرام سے ہو گیا تھا۔۔

شموئیل فرال کو لئیے اکیلے ہی اپنے کراچی میں قائم فلیٹ میں اینٹر ہوا تھا۔۔

شموئیل نے کمرہ ہی نہیں پورا فلیٹ ہی سُرخ گلابوں اور موم بتیوں سے سجایا ہوا تھا پھولوں کی خوشبو عجیب سا سحر ارد گرد پھونک رہی تھی۔۔

فرال کا لہنگا ایک سائیڈ سے پکڑے پھولوں سے ڈھکے فرش پہ فرال کو لیتا وہ اندر آیا تھا اور پھر اُسے اپنی گود میں لئیے وہ اپنے بیڈ روم میں پہنچا تھا۔۔

شموئیل کی قربت کمرے کی تنہائی اور اپنے بیچ بنا رشتہ فرال کہ دل کو بو جھل کر رہا تھا۔۔ فرال کہ بیٹھتے ہی شموئیل نے کہا۔۔

میں نے وہ گانا وہیں روک دیا تھا پر اب تمہیں یوں اپنے سامنے بیٹھا کروہ سب تمہیں اور

فرال کہ اُٹھے چہرے کی طرف دیکھتے وہ جُھکا تھا اور ساتھ ہی کمرے کی روشنی بھی بُجھا
دی۔۔۔

(اگلا دن..)

لگاتار ہوتی چڑیا کی چوں چوں کی آواز پہ کسمساتے ہوئے فرال نے اپنی آنکھیں کھولی
تھیں..

کچھ دیر تو وہ سمجھ ہی نہیں پائی تھی کہ وہ ہے کہاں۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پر پھر خود کو کسی کہ حصار میں جکڑا محسوس کرتے فرال نے اپنے ساتھ سوئے ہوئے
وجود پہ نظر ڈالی جس کے چہرے پہ نگاہ پڑتے ہی ایک حسین مسکراہٹ فرال کہ لبوں پہ
پھیل گئی تھی۔۔

رات کہ بیتے پل کسی فلم کی طرح اُسکی آنکھوں کہ سامنے سے گزرتے اُسے ایک سرور
میں مبتلا کرنے لگے تھے۔۔

شموئیل کی طرف کروٹ لیتے وہ اُسے غور سے تکتے لگی تھی یہ اُسکی زندگی میں آنے والا

واحد مرد تھا جو بہت شان سے آیا تھا اور آتے ہی اُسکے دل کی زمین فتح کر گیا تھا۔
 فرال نے کبھی بھی اپنے لائف پارٹنر کو لیکر کوئی بہت بڑے بڑے خواب نہیں دیکھے
 تھے اُسے تو بس ہمیشہ سے ہی ایک ایسے جیون ساتھی کی تمنا تھی جو چاہے بیشک بہت
 پیسے والا بہت حسین ناہو تا پراُسکے دل میں صرف اور صرف فرال کہ لئے محبت
 ہوتی۔۔

اور آج وہ یہ بات کہہ سکتی تھی کہ اُس نے ویسا شخص پالیا ہے رات بھر شموئیل کی محبت
 کی شدت کو ماپتے وہ تھکنے لگی تھی۔۔
 تبھی یونہی لیٹے لیٹے اُسے حیدر صاحب کی شادی سے ایک دن پہلے کی سمجھائی باتیں یاد
 آنے لگیں۔۔۔

نکاح سے ایک دن پہلے کی رات کو وہ فرال کہ کمرے میں داخل ہوئے تھے اس وقت
 اُنکی حالت بالکل ویسی ہی تھی جیسی کسی بھی محبت کرنے والے باپ کی ہوتی ہے۔
 بیڈ پہ بیٹھی فرال کا سر چومتے وہ وہیں اُسکے ساتھ بیٹھ گئے تھے اور تب اُنکے الفاظ کچھ
 یوں تھے۔۔

دیکھو فرال بیٹا ہم نے ہمیشہ تمہاری ہر ضرورت ہر خواہش اپنا فرض سمجھتے ہوئے پوری

کی ہے کیا ہم تمہارے لئے اچھے والدین ثابت ہوئے ہیں؟؟

جی ڈیڈی فرال نے نم آنکھوں سے اُنکی طرف دیکھتے اثبات میں سر ہلایا۔۔

جیتی رہو فرال کہ سر پہ ہاتھ رکھتے اُنہوں نے اپنے آنسو چھپائے۔۔

دیکھو بیٹا تمہاری شادی ہو رہی ہے ناتو میں تمہیں یہ کہو ننگا کہ اب وہاں سے مرکہ

ہی نکلنا اور ناہی میں یہ کہو ننگا کہ چھوٹی چھوٹی باتوں پہ روٹھ کر واپس آجانا۔۔

شادی آسان کام نہیں ہے بیٹا اُسے چلانے کے لئے بہت محنت کرنی پڑتی ہے ایک ایسے

شخص کہ ساتھ رہنا اور اُسے سمجھنا ہوتا ہے جسے آپ پہلے نہیں جانتے اور میں چاہو ننگا کہ

تم بھی محنت کرو شموئیل کو اپنا بناؤ اسکے گھر کو سنوارو۔۔

اور ناتو اتنی قریب ہو کہ وہ بیزار ہونے لگے اور ناہی اتنی دور ہو کہ خلیج پیدا ہو۔۔

تم سمجھ رہی ہونا؟؟؟

جی ڈیڈی فرال اس سے سر جھکائے ہوئے تھی اور حیدر صاحب کی ہر بات کو اپنے اندر

جذب کر رہی تھی۔۔۔

دیکھو بیٹا جہاں بیوی کہ حقوق ہیں وہیں شوہر کہ بھی حقوق ہیں وہ تمہارا مجازی خدا ہوگا
اُسکی ہر جائز بات ماننا تم پر لازم ہے "صرف جائز بات" پر جہاں تمہیں لگے کہ بہت
کوشش کہ بعد بھی یہ شادی نہیں چل رہی اور تم تھکنے لگی ہو تو میں ہمیشہ تمہارے
ساتھ ہوں پر دونوں کہ دلائل سُننے کہ بعد میں کبھی یہ سوچ کر کہ تم میری بیٹی ہو
تمہاری بے جا حمایت نہیں کرونگا پراگر تم سے زیادتی ہوئی تمہاری حق تلفی ہوئی تو میں
یہ بھی قطعاً برداشت نہیں کرونگا پر میں تم سے اتنی اُمید ضرور کرونگا کہ تم یہ شادی
چلاؤ بیٹا میں جانتا ہوں کہ شادی کرنا اور اُسے چلانا اتنا آسان نہیں ہے پر ہر رشتہ
کمپر و ما نزا اور قربانی مانگتا ہے۔۔

آپ فکر مت کریں ڈیڈی میں اپنی وجہ سے کبھی آپکا سر جھکنے نہیں دوں گی۔۔

شباباش میرا بیٹا۔۔ فرال کو خود سے لگاتے اُنکے آخری الفاظ یہ تھے۔۔

"I am always on your back"

اپنی سوچ سے نکلتے فرال نے اپنے ساتھ سوئے وجود کو ایک بار پھر سے بغور دیکھا جسکا
نام کل ہی اُسکے نام سے جڑا تھا اور جس کہ ساتھ زندگی کا تصور بھی حسین لگنے لگا تھا۔۔

ایسے کیا دیکھ رہی ہو فرال۔۔

شموئیل کہ ایک دم سے بولنے پر وہ ڈر گئی تھی۔۔

آہ تم نے مجھے ڈرا دیا۔۔

ہا ہا ہا اتنی سی آواز پر بھی ڈر جاتی ہو مجھے تو لگا تھا جو بات بات پہ تھپڑ لگا دے وہ تو کافی

سٹرانگ ہو گی۔۔

(اٹھ کر بیڈ پر ہی بیٹھے بالوں کو بینڈ میں جکڑتے فرال نے شموئیل کی بات کو ٹوٹلی اگنور

کیا تھا اب وہ اُسے کیا کہتی کہ تب تم مجھے کتنے زہر لگے تھے۔۔) تم جاگ رہے ہو مجھے تو

لگا تھا کہ تم ابھی تک سو رہے ہو۔۔

میں تو کب سے جاگ رہا ہوں پر تم ہی خیالوں میں ڈوبی ہوئی ہو۔۔

نہیں بس ایسے ہی ڈیڈی کی یاد آگئی تھی۔۔

کیا؟؟؟؟ ابھی اتنی جلدی تمہیں یاد بھی آنے لگی اتنے سال اُنکے ساتھ رہی تو ہو۔۔

میری مانو تو اب سب بھول کر صرف مجھ پر توجہ دو مجھے سوچو مجھے سُنو اور مجھے دیکھو

فرال کا ہاتھ تھامتے ہوئے بہت محبت سے یہ بات ذہن نشین کروائی گی۔۔

جس پہ فرال بلش ہوتے بستر سے نکلی باقی کارومانس بعد میں کر لینا ابھی اٹھو اور جاو

فریش ہو جاو فاران کا میسج آیا تھا وہ لوگ ناشتہ لا رہے ہیں۔۔

ناشتے کی کیا ضرورت تھی میں بنا لیتا کچھ تمہارے لئے سپیشل سا۔۔

پوری زندگی تمہیں ہی بنانا ہے مسٹر راک سٹار کیونکہ مجھے کچھ نہیں آتا سوا بھی جو مل رہا

ہے وہ انجوائے کرو شموئیل کہ چہرے پہ تکیہ پھینکتی وہ واشر و م کی جانب بڑھ گئی۔۔

فاران فرال کی فرینڈز کہ ساتھ جو کل زینب منزل ہی رُک گی تمہیں ناشتہ لئے شموئیل

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کہ اپارٹمنٹ میں موجود تھا۔۔

ناشتہ کافی اچھے ماحول میں گپ شپ لگاتے کیا گیا تھا کہ تبھی آرزو نے فرال سے کہا۔۔

فرال تم چل رہی ہونا ناشتے کہ بعد ہمارے ساتھ؟؟

اس سے پہلے کہ فرال کچھ کہتی شموئیل بیچ میں کود پڑا۔

ایکسیوزمی کون کہاں جا رہا ہے؟؟

فرال جائے گی نا اپنے گھر یہی رواج ہے اور آنٹی بھی کہہ رہی تھیں کہ فرال کو ساتھ لانا

--

پر یہ کیسے جاسکتی ہے رات میں ولیمہ ہے اور اُس سے پہلے سو کام۔۔

تو کام تو آپ کو ہونگے ناکہ فرال کو۔۔

دیکھیے مس یہ میری بیوی ہے اور ابھی یہ کہیں نہیں جا رہی کل ہی تو مجھے ملی ہے اور تم لوگ ہو کہ ابھی سے اسے دور کر رہے ہو مجھ سے (شموئیل کی آنکھوں کا بدلتا رنگ دیکھ کر سب حیرت سے ایک دوسرے کو تنکنے لگے تھے)

پر سب کو یوں خاموشی سے اپنی جانب دیکھتا پا کر شموئیل نے سب کو نارمل کرنے کے لئے مزید کہا۔۔

دل نہیں لگے گا اسکے بغیر سمجھا کر ونا یار آنکھ دباتے ہوئے کہی گی بات پر سب نارمل ہوتے مسکرا نے لگے تھے۔۔

ایسا بھی کیا جادو کر دیا ہے فرال ایک رات میں ہاں۔۔

عصرہ نے فرال کہ کان میں گھستے سرگوشی کی یہ پہلے ہی جادو کہ اثر میں ڈوبا ہوا ہی ملا

ہے۔۔

ایسے ہی ہنسی خوشی ناشتہ کرتے سب چلے گئے تھے۔۔ اور فرال شموئیل کہ روکنے پر
رُک گی تھی۔۔

اُنکے جاتے ہی فرال منہ بھلائے لاونج میں بیٹھ گی تھی وہ جانا چاہتی تھی اپنے پیرنٹس کی
طرف اُن سے ملنا چاہتی تھی پر شموئیل کی وجہ سے رُک گی تھی۔۔

کہ تبھی شموئیل نے دھپ سے صوفے پہ فرال کہ ساتھ بیٹھتے ہوئے کہا۔۔

کیا ہوا ایسے کیوں بیٹھی ہو؟؟

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تمہیں مجھے جانے دینا چاہیے تھا شموئیل۔۔

کیا تم جانا چاہتی تھیں؟؟ فرال کہ کندھے پہ ہاتھ دھرتے اُسے اپنی اُنہی وحشت زدہ

کردینے والی نظروں میں لئیے اُس نے پوچھا۔۔

ہاں میں جانا چاہتی تھی۔۔

کیوں کیوں جانا چاہتی تھی یہاں اس گھر میں یا میری محبت میں اتنی بھی طاقت نہیں ہے

کہ تمہیں روک سکے۔۔

یہ بات نہیں ہے پر۔۔

پر کیا ہاں تم میری محبت ہو میری بیوی ہو جیسے میں تمہارا ہوں ویسے تم صرف میری ہو
اور میں بالکل نہیں چاہوں گا کہ تم ایک پل بھی میری نظروں سے اوجھل ہو۔۔

پر شموئیل میری بات تو سُنو۔۔

بس جو کہنا تھا کہہ دیا اب جاو چنچ کر لو کچھ ہی دیر میں بیوٹیشن آنے والی ہے۔۔ فرال کہ
پاس سے ہٹتے وہ کھڑکی میں آکھڑا ہوا



NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پر شموئیل۔۔

I said gooo...

شام کا وقت تھا ہلکی ہلکی ہوا چل رہی تھی رضیہ برآمدے میں بیٹھی بھنڈیاں کاٹ رہی
تھیں جبکہ ہارون صاحب اخبار لئیے اُسے پڑھنے میں مصروف تھے کہ تبھی رضیہ کی نگاہ
اُنکی طرف اُٹھی اور پھر پلٹنا بھول گئی۔۔

ہارون کا چہرہ بالکل مصطفیٰ کی طرح تھا بلکہ مصطفیٰ اپنے بابا کی کاربن کاپی تھا ہارون کو

دیکھتے وہ اس سوچ میں غرق تھیں کہ ناجانے مصطفیٰ کیسا ہو گیا ہو گا شاید اب بھی وہ بالکل ہارون جیسا لگتا ہو ہارون کا تعلق کشمیر سے تھا وہ بلاشبہ ایک حسین مرد تھا اور اُنکا بیٹا اُس سے بڑھ کہ حسین تھا۔

ہارون کو یو نہیں تکتے ہوئے اُنکی آنکھیں بھینگنے لگی تھیں ناجانے اُنکا شہزادوں سا بیٹا کہاں ہو گا ہو گا بھی کہ نہیں اور یہی سوچ اُنہیں ہچکی بھرنے پہ مجبور کر گئی تھی۔

کیا ہو ارضیہ تم ٹھیک ہو اخبار ایک طرف رکھتے وہ ررضیہ کی جانب بڑھے۔

ہارون کتنے۔۔ کتنے سال ہو گئے ہمارے بیٹے کو ہم سے بچھڑے ناجانے وہ کہاں ہو گا کیسا دیکھتا ہو گا ٹھیک ہو گا بھی کہ نہیں۔

مجھے معاف کر دو ررضیہ اُسے تم سے دور کرنے میں سارا ہاتھ میرا ہی ہے وہ میری وجہ سے چلا گیا۔

وہ دونوں بنا ایک دوسرے کو تسلی دیئے اپنے بیٹے کو یاد کرتے رونے میں مصروف ہو گئے۔

اپنے ہی کمرے کہ ڈریسنگ ایریا میں ڈریسنگ ٹیبل کہ سامنے رکھی کرسی پہ آنکھیں
موندے بیٹھے فرال اپنامیک آپ کر رہی تھی۔۔

پر ذہن میں اس وقت صرف شموئیل کا خیال تھا کیا وہ ناراض ہو گیا ہے مجھ سے؟؟
پر میں نے تو ایسی کوئی بات نہیں کی۔۔

اب کیا کروں کیا مناؤں اُسے پر۔۔ پر کیسے؟؟ میں نے کبھی کسی کو نہیں منایا مجھے تو منانا
ہی نہیں آتا اب کیا کروں۔۔

وہ اپنے ہی تانوں بانوں میں مصروف اپنی ہی سوچوں میں گم تھی کہ تبھی شموئیل کی
آواز گونجی۔۔

کیا آپ میک آپ کر چکی ہیں۔۔

جی سر ہو گیا ہے بس جیولری اور ڈوپیٹہ سیٹ کرنا باقی ہے۔۔

اوکے آپ جائیے وہ میں دیکھ لوں گا۔۔

ویسے ہی بنا حرکت چھیڑ پہ بیٹھے وہ اُنہیں سُن رہی تھی۔۔

بیوٹیشن کہ نکلتے ہی شموئیل اُسے محبت پاش نظروں سے دیکھتا اُس کی جانب بڑھا تھا۔۔

تم ہر بار دیکھنے پر مجھے پہلے سے کی زیادہ حسین لگتی ہو۔۔

فرال کہ پیچھے ہی کرسی کو تھامے کھڑے اُسے شیشے میں دیکھتا وہ ایک جذب کہ عالم میں
گو یا ہوا تھا۔۔

شموئیل۔۔ کک۔۔ کیا تم مجھ سے ناراض ہو؟؟

نہیں بالکل بھی نہیں فرال کہ کرل ہوئے بالوں کو کان کہ پیچھے اڑتے ہوئے کہا۔۔ کیا
کوئی شادی کہ اگلے ہی دن اپنی اتنی حسین اور محبوب بیوی سے خفا ہو سکتا ہے؟؟

فرال کی کرسی کو گھماتے اور اُسکا رخ اپنے جانب کرتے شموئیل اُسکے قدموں میں بیٹھا
تھا اور پھر اُسکے ہاتھوں کو تھامتے وہ اُسے چوڑیاں پہنانے لگا تھا فرال جو کب سے اس
شش و پنج میں تھی کہ کیسے منائے اب ریلیکس ہوگی تھی۔۔

یہ ڈریس بہت پیارا ہے شموئیل۔۔

نہیں تم نے پہنا اسلئے پیارا لگ رہا ہے کانوں میں بوندے پہناتے شموئیل نے فرال کہ
کانوں میں سرگوشی کی۔۔

تم ریڈی نہیں ہوئے۔۔

ہو جاؤنگا پہلے تمہیں تو سنوار لوں فرال کہ سارے بال کندھے پہ ڈالتے وہ نیکلیس
پہنانے لگا۔۔

ویسے کل تک تو تمہارے بال شوٹڈر تک آرہے تھے ایک رات میں ہی اتنے لمبے
ہو گئے۔۔

جی نہیں یہ ایکسٹینشنز ہیں فرال نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔

سوٹ کر رہے ہیں تم پر میں چاہتا ہوں اب سے تم بال بڑھاؤ۔۔

پر مجھ سے لمبے بال نہیں سنبھلتے۔۔

اب میں ہوں میں سب سنبھال لوں گا اپنی بات مکمل کرتے شموئیل نے فرال کا ہاتھ
تھامتے اُسے کھڑے ہونے میں مدد دی۔۔

میں تمہارا ڈوپٹہ سیٹ کر دیتا ہوں۔۔

ویسے شموئیل تمہیں ڈوپٹہ سیٹ کرنے کا بہت ایکسپیرینس ہے۔۔

فرال کی بات پر وقتی طور پر شموئیل کچھ یاد آتے چُپ ہو گیا تھا۔۔

ڈل گولڈن کلر کی میکسی فُل چوڑی والے بازوؤں کے ساتھ پہنے اور سر پہ نیوی بلیو کلر کا

ڈوپٹہ جمائے وہ کوئی اسپر الگ رہی تھی۔۔

فرال کو اپنے سامنے یوں سجا بنا دیکھ کر وہ اُسکا ماتھا چومتا ریڈی ہونے چل دیا جبکہ فرال
فون کان سے لگائے اپنی ماما کو کال کرنے لگی۔۔۔

فرال اور شموئیل کی بلیک کروزر وینو کہ سامنے آڑ کی تھی اور گاڑی کو دیکھتے ہی رپورٹرز
اور بلا گرز بھاگتے ہوئے اُنکی طرف پہنچنے لگے تھے۔۔

تبھی فوراً سے گاڑی روکتے ہوئے شموئیل فرال کی طرف پلٹا تھا اور اُسکے ڈوپٹے کو کھینچتے
ہوئے گھونگھٹ نکال دیا تھا۔۔

یہ۔۔ یہ کیا کر رہے ہو شموئیل آجکل کہاں فیشن ہے گھونگھٹ کا؟؟ اپنے منہ پہ آئے
گھونگھٹ کو دیکھتے وہ جھجھلاتے ہوئے گویا ہوئی تھی۔۔

تم میری بیوی ہو اور تمہیں ہر نظر سے بچانا میری ذمہ داری ہے اپنی بات مکمل کرتے
اور فرال کو ان سنا کرتے وہ گاڑی سے نکلا اور پھر فرال کی طرف پہنچتے اُسے گاڑی سے
باہر نکلنے میں مدد دینے لگا۔۔

گاڑی سے باہر آتے اب فرال شموئیل کا ہاتھ تھا مے رپورٹرز کہ گھیرے میں کھڑی تھی شموئیل نے اس بات کا خیال رکھتے کہ کوئی فرال کو چھو بھی ناسکے فرال کو اُس سائیڈ کھڑا کیا جہاں ایک سائیڈ پہ گاڑی اور دوسری سائیڈ پہ وہ خود تھا۔

جبکہ فرال ابھی تک شموئیل کی باتوں کہ زیر اثر تھی اُسے کسی رپورٹر کی آواز نہیں آرہی تھی اُسکے کانوں میں اس وقت صرف شموئیل کی آواز گونج رہی تھی۔ وہ صبح سے اب تک سُنتی آرہی تھی پر اب کچھ زیادہ ہو رہا تھا۔

وہ اُسے اُسکے ماں باپ کہ گھر جانے نہیں دینا چاہتا تھا اُنہیں یاد تک کرنے نہیں دیتا تھا اور تو اور رپورٹرز اور دُنیا سے بھی چھپانا چاہتا تھا یا پھر شاید وہ اُس تک پہنچنے والی ہو اتک روک لینا چاہتا تھا۔ ہمیشہ سے آزاد فضا میں اُڑتی فرال کو یہ سب ایک دم سے قید لگنے لگا تھا۔

یہ سب سوچتے ہوئے جب اُس کا دم گھٹنے لگا تو تبھی اُس نے آکسیجن کی کمی محسوس کرتے ہوئے اپنا ڈوپٹہ پیچھے کیا۔

فرال کی اس حرکت پہ شموئیل کا خون اُبلنے لگا تھا۔

کہ تبھی ایک رپورٹر کی جانب سے سوال آیا۔۔

فرال آپ کیا کہنا چاہتی ہیں اس موقعہ پہ؟؟

اس سے پہلے کہ فرال جواب دیتی شموئیل ایکسکیوز کرتا تقریباً فرال کو گھسیٹتا ہوا آگے بڑھنے لگا۔۔

فرال لگاتار شموئیل کو پکارتے اپنا ہاتھ چھڑوانے کی تگ و دو میں تھی پر شاید وہ بہرہ ہو گیا تھا۔۔

تبھی ہال میں اینٹر ہوتے وہ اندر بڑھنے کہ بجائے فرال کوریسٹ روم کی طرف لے آیا تھا اور پھر ایک غنیز سے اُسکی جانب لپکتے اُسکا چہرہ دبوچا۔۔

منع کیا تھا نا ایک بار بات سمجھ نہیں آتی تمہیں۔۔

شموئیل کی لال انگارہ آنکھوں کو حیرت سے دیکھتے وہ سُن ہوئی تھی۔۔

یہ پہلی اور آخری بار ہے فرال آئندہ میری حکم عدولی نا ہو فرال کو وارن کرتے اور اُسکا دبوچا گیا چہرہ چھوڑتے وہ پیچھے ہٹا۔۔

اپنی حالت دُرست کر کے باہر آو جلدی۔۔

اپنا محکم سنا تا وہ باہر نکل گیا تھا جبکہ اپنی بازو میں کھسی چوڑیاں نکالتے وہ کانچ سی لڑکی
سسنے لگی تھی۔۔

”تکلیف ہوگی۔۔

بے چین ہوں گے۔۔۔

یہ راستے ہیں پتھر پلے۔۔

وہ زندگی کی کہانی کیسی کہ بن لڑے ہی جو جی لے۔۔۔



گر غم ناہوں تو آرزو ہی کیا؟؟

آرزو ہی کیا؟؟

ریسٹ روم سے نکلتے ہی شموئیل ہال کہ بالکل بیک سائیڈ پہ آکر سگریٹ سلگائے کھڑا

ہو گیا تھا اس وقت اُسے رہ رہ کر فرال کا اپنی بات نامانا اور یوں سب کہ سامنے

گھونگھٹ اٹھانا مزید طیش دلارہا تھا۔۔

اپنے غصہ کو سگریٹ کہ دھوئیں میں اڑانے کی کوشش کرتے وہ وہیں دیوار سے ٹیک

لگائے کھڑا تھا کہ تبھی وہاں وہاں پہ آپہنچا۔۔

یار تم یہاں ہو میں نے کہاں کہاں نہیں ڈھونڈا تمہیں اور یہ کیوں دیو داس بنے کھڑے
ہو پارو مل تو گی ہے تمہیں وہاں نے مذاق میں بات کرتے ہوئے پوچھا پر وہاں کہ پوچھنے
پہ بھی شموئیل جب یونہی کھڑا رہا تو وہاں نے اُسے کندھے سے پکڑتے ہوئے ہلایا۔۔ جو
اس وقت نیوی بلیو کلر کہ سوٹ میں ملبوس کھڑا تھا۔۔

بول بھی سب سیٹ ہے نا؟؟؟

نہیں کچھ سیٹ نہیں ہے وہ۔۔ وہ کوئی بات بھی پیار سے سمجھتی ہی نہیں ہے ہاتھ میں
پکڑا سگریٹ جوتے کہ نیچے مسلتے ہوئے جواب دیا گیا۔۔

کون کس کی بات کر رہا ہے تو؟؟؟

فرال۔۔ فرال کی بات کر رہا ہوں اور کس کی کرونگا۔۔

کیوں ایسا کیا ہوا؟؟؟

ہونا کیا ہے بس اتنا کہا تھا کہ جب تک میں نا کہوں گھونگھٹ مت اٹھانا پر نہیں اُس نے
وہیں سب رپورٹرز کہ سامنے اپنا چہرہ دیکھا دیا۔۔

کو نسا گھونگھٹ کیسا گھونگھٹ یہ کس دور کی بات کر رہا ہے تو۔۔۔

اسی دور کی میں اسی دور کی بات کر رہا ہوں اور دور چاہے جو بھی ہو وہ بیوی ہے میری اس لئے میری تو ماننی ہی ہو گی اُسے۔۔۔

شمونیل کو یوں غصے میں بل کھاتا دیکھ وہاں نے گلہ کھنکھارتے ہوئے کہنا شروع کیا۔۔

دیکھ شمونیل وہ ایلٹ کلاس سے تعلق رکھنے والی اور آج کہ دور کی پڑھی لکھی کیریئر کا نشس لڑکی ہے اگر تو یوں زور زبردستی کرے گا تو کھودے گا اُسے۔۔

کیا مطلب کھودے گا ہاں؟؟ (وہاں کی بات یہ ان گنت بل آئے تھے شمونیل کہ ماتھے سے ایسا نہیں ہو سکتا وہ میری ہے اب اور کوئی اور تو کیا وہ خود بھی دور نہیں جاسکتی مجھ سے

وہ صرف میری ہے اور میری محبت کی قید سے مر کہ ہی نکلے گی بس تو اتنا جان لے کہ

فرال وہ طوطا ہے جس میں جان ہے میری سواتنی آسانی سے تو آزادی نہیں مل

سکتی۔۔۔ شمونیل کی باتوں پہ پریشان ہوتا وہاں اُسے حیرت سے دیکھ رہا تھا جو پھر سے

سگریٹ سُلگاتے اور اُس کہ مرغولے بناتے ہوئے کسی اور ہی دُنیا کا معلوم ہو رہا تھا۔۔

اچھا چل ریلیکس کر اور بھا بھی کہ ساتھ اندر آسب ویٹ کر رہے ہیں۔۔

ہم تو چل میں آرہا ہوں۔۔

فرال تم یہاں وہ بھی اکیلی کیا کر رہی ہو شموئیل کہاں ہے آگے اتنی دیر ہوگی ہے اور
دُلبھاؤ لہن کا کوئی اتنا پتا ہی نہیں ہے۔۔ آرزو اور عصرہ ایک ساتھ اندر داخل ہوئی
تھیں۔۔

اور فرال جو کب سے ویسے ہی کھڑی تھی کسی خیال سے چونکتی اپنی کلائی کو تھامے پیچھے
مرٹی۔۔
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
تبھی عصرہ کی نظر اُسکی آستین پہ پڑی۔۔

یہ۔۔ یہ کیا ہوا ہے فرال تمہاری آستین پہ یہ خون کہ دھبہ کیسے ہیں؟؟ بس یا یہ
چوڑیاں پہنتے ہوئے لگ گئی۔۔

ہاا کیسے لگ گئی یہ تو کافی بُری طرح لگی ہے تمہیں فرال۔۔

خیر ہے کوئی نہیں ذرا سا زخم ہے۔۔

آستین پیچھے کر کے دیکھا مجھے اور ضرورت کیا تھی تمہیں چوڑیوں کی؟؟

ان سیلوز پہ کون چوڑیاں پہنتا ہے؟ اور ایک سیکنڈ آستین کہ اوپر چوڑیاں پہنتے ہوئے کیسے لگی اور اگر لگی بھی تو پھر آستین بھی پھٹنا چاہیے تھا۔

یار لگنی تھی لگ گئی اب تم اپنی انکوٹری تو بند کرو (پہلے ہی فرال اتنی آپ سیٹ تھی اور اب سب کوئی نئی کہانیاں گھڑ کہ نہیں سنا چاہتی تھی۔)

تبھی شموئیل حیدر صاحب کہ ساتھ اندر داخل ہوا۔

کہاں پھر رہے ہیں آپ ڈلہا بھائی یہاں دیکھیں آپکی ڈلہن زخمی ہو گئی ہے۔

آرزو کی بات پہ شموئیل چونکتا ہوا فرال تک پہنچا کیا ہوا کہاں لگی؟ کیسے لگی؟

شموئیل کا اس طرح سے رٹیکٹ کرنا فی الحال تو فرال کو کوئی ڈرامہ لگا تھا تھوڑی دیر قبل جو زخم دے کر گیا تھا اب وہی زخم دیکھتے وہ تکلیف میں تھا۔

یہ بازو تو سہی سے پیچھے کر و تاکہ میں دیکھوں زیادہ تو نہیں لگی کب سے آستین کو پیچھے کرنے کی کوشش میں جھنجھلاتا ہوا شموئیل بولا۔

یہ کافی فٹڈ ہے اس سے زیادہ پیچھے نہیں ہو رہا۔ آرزو کہ کہنے پر شموئیل نے اپنی keychain نکالی تھی جس میں چھوٹا سا چاقو تھا اس چاقو کو کھولتے ہوئے شموئیل

نے نہایت مہارت سے فرال کی آستین کو پھاڑا۔

چوڑیوں سے سکن چھل چکی تھی اور کافی جگہ کانچ کہ لگنے سے خون نکل رہا تھا پر بہت گہرا زخم نہیں تھا۔ فرال کہ بازو کو نرمی سے پکڑے اور زخم پہ پھونک مارتے شموئیل نے کہا۔

کیا میں تمہیں ہاسپٹل لے چلوں؟؟

کب سے بت بنی فرال کا دل تو چاہا تھا کہ اپنا بازو پیچھے کھینچ لے اور چیخ چیخ کہ اپنا غبار نکال دے اُسے بتائے کہ اُسکے دیئے گئے زخم سے زیادہ تکلیف اُسے اُسکے لہجے نے دی ہے پر وہ اس وقت نفی میں سر ہلاتے اپنی آنسوؤں سے بھری آنکھیں جھکا گئی تھی۔

اوکے تم رُکویہ پاس ہی مارکیٹ ہے میں وہاں کہ میڈیکل سٹور سے کوئی آئٹمنٹ لاتا ہوں بالکل ٹھیک ہو جائے گا درد بھی نہیں ہو گا فرال کہ گال کو پیار سے سہلاتے اُسکے ماتھے پہ اپنے لب رکھتے وہ اُسے تسلی دیتا ہوا تیزی سے باہر نکلا۔

فرال اس وقت جس زون میں تھی اُسے کچھ بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا کہ تبھی حیدر صاحب جو کافی دیر سے سب معاملہ دیکھتے خاموشی سے کھڑے تھے فرال کہ پاس

آئے۔۔

میں کل تک بہت فکر مند تھا تمہارے لئے پر آج اُسے یوں تمہارے لئے پریشان ہوتا دیکھ میری ساری فکریں دور ہو گئی ہیں۔۔

اپنے ڈیڈی کی بات پر فرال کا دل مزید بھرا آیا تھا وہ انہیں بتانا چاہتی تھی کہ یہ جو کچھ دیر قبل سب کو اُسکا مسیحا لگا ہے وہ ہی ہے اس تکلیف کی وجہ۔۔

پر وہ خاموش رہی تھی اور ایک پھینکی مسکان لبوں پہ سجائے اُن سے لپٹ گئی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رات کہ دس بج رہے تھے ہارون اور رضیہ برآمدے میں ہی چار پائیاں ڈالے سونے کی تیاری کر رہے تھے کہ تبھی باہر کا دروازہ کھٹکا۔

اس وقت کون آگیا؟؟

تم رُکو میں دیکھتا ہوں رضیہ کو منع کرتے ہارون دروازے کی جانب بڑھے پر دروازہ کھلتے ہی سامنے ایک لڑکی کو کھڑا دیکھ سلام کا جواب دیتے وہ سامنے سے ہٹ گئے اور ہاتھ میں پکڑی ٹرے لئے وہ لڑکی اندر داخل ہوئی۔۔

سلام خالہ میرا نام آمنہ ہے یہ آج میرے دادا کا ختم تھا ابھی سب مہمان نکلے ہیں تو امی نے کہا آپ کی طرف کھانا دے آؤں آپ لوگ تو سو رہے تھے مجھے دیر ہو گی شاہد۔۔

خیر ہے بیٹا ابھی لیٹے ہی تھے بس اور بہت شکر یہ تمہارا آمنہ سے ٹرے پکڑتے وہ کچن کی جانب بڑھ گئیں اور آمنہ بھی اُنکے پیچھے کچن کی طرف آئی۔۔

آئی یہ جن انکل نے دروازہ کھولا ہے وہ کون ہیں؟؟

میرے شوہر ہیں بیٹا۔۔

اوہ اچھا آپ کو پتہ ہے آجکل ایک سنگر بڑا مشہور ہے اُف وہ اتنا پیارا ہے اتنا پیارا ہے کہ کیا بتاؤں پر کل ہی اُسکی شادی ہو گی آمنہ نے ایسے بتایا جیسے اُسکی شادی پہ بہت ہی افسوس ہوا ہو۔۔

اچھا شادی ہو گی یہ تو اچھی بات ہے ناپچے برتن دھوتے ہوئے رضیہ نے جواباً کہا۔۔

کہاں اچھی بات ہے میرا تو دل ہی ٹوٹ گیا نا اور ناجانے اور کتنیوں کا پر خیر یہ سب چھوڑیں میں یہ کہہ رہی تھی کہ اُس سنگر کی شکل کافی ملتی ہے انکل سے میں تو پہلے پریشان ہی ہو گی تھی دیکھ کر وہ بڑھاپے میں بالکل انکل جیسا دکھے گا شرط لگائیں مجھ

--سے

آمنہ کی بات پر رضیہ کی دھڑکن پل بھر کو تھمی تھی۔۔

نن۔۔ نام کیا ہے۔۔ اُسکا؟

شموئیل نام ہے نام بھی کتنا پیارا ہے نا اُسکا۔۔

وہ لڑکی شموئیل کی تعریفوں میں مصروف ہو گئی تھی جبکہ رضیہ پیچھے کہیں دور ماضی کی طرف نکل آئی تھیں۔۔

مصطفیٰ تمھاری آواز بہت پیاری ہے جب تم تلاوت کرتے ہو تو دل چاہتا ہے کہ تم پڑھتے جاؤ اور بالکل نا اُکھو۔۔

کیا واقعی میں امی؟؟

ہاں بالکل بیٹا۔۔

پڑھ تو اچھا لیتا ہوں قاری صاحب بھی تعریف کرتے ہیں پر میں یاد نہیں رکھ پاتا سبق کو امی مصطفیٰ نے دل برداشتہ ہوتے ہوئے کہا۔۔

آنٹی۔۔

آنٹی۔۔

ہاں ہاں۔۔

نکابند کر دیں پانی ضائع ہو رہا ہے۔۔

ہاں وہ بس یہ لو اپنے برتن رضیہ نے ڈھلے کوئے برتن آمنہ کی طرف بڑھائے۔۔

آمنہ اب اپنے برتن لئیے جانے کو تیار کھڑی تھی کہ تبھی رضیہ نے منت کرنے کہ سے انداز میں کہا۔۔

آمنہ کیا تم مجھے شموئیل کی کوئی تصویر دیکھا سکتی ہو؟؟؟

ہاں آنٹی کیوں نہیں میرے تو فون کہ وال پیپر پہ بھی ہے ابھی میں لائی نہیں ہوں اپنا فون ورنہ ابھی دیکھا دیتی۔۔

کیا تم کل۔۔ کل مجھے دیکھا سکتی ہو۔۔

ہاں ضرور دیکھا دوں گی پرا بھی میں چلتی ہوں امی انتظار کر رہی ہوں گی میرا۔۔

رضیہ کو یادوں میں جکڑا چھوڑوہ باہر چل دی۔۔

ریسٹ روم میں اس وقت شموئیل اور فرال کہ سوا کوئی تیسرا موجود نہیں تھا ساڑھے دس ہو رہے تھے اور تقریباً فیملی کہ سب لوگ ہی ہال میں موجود تھے پر ڈلہاؤ لہن ابھی تک سیٹج پر نہیں آئے تھے۔

ریسٹ روم میں ہی ایک سٹائٹس سے دیوان پہ فرال بیٹھی ہوئی آنسو بہا رہی تھی جبکہ شموئیل اُسکے زخم پہ آنٹنٹ لگاتا کافی شرمندہ دیکھائی دے رہا تھا۔

I am so sorry faraal..

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھے بالکل اندازہ نہیں تھا کہ میری وجہ سے یوں تکلیف پُہنچے گی تمہیں میں تمہیں یوں درد دینا نہیں چاہتا تھا اور پلیرز تو مت غلطی ہوگی مجھ سے غصہ میں کچھ سمجھ نہیں آیا۔۔۔

سوں سوں کرتی فرال کو فی الحال وہ چپ کروانے میں ناکام ٹھہرا تھا۔

دیکھو چپ ہو جاؤ تمہارے یہ آنسو میرے دل پہ گر رہے ہیں پلیرز فرال میں معافی مانگ تو رہا ہوں فرال کہ آنسو پونچھتے لجاجت سے کہا گیا۔

تم۔۔ تم نے مجھے ہرٹ کیا۔۔

ہاں میں مانتا ہوں پر اب یہ لگا دیا ہے جلدی ہی ٹھیک ہو جائے گا فرال کی بازو کو نرمی سے
تھامے وہ اُس پہ ہلکی ہلکی پھونک مار رہا تھا تاکہ جلن ناہو۔۔

میں اس کی بات نہیں کر رہی تمہارے رویہ نے مجھے ہرٹ کیا ہے تم کس طرح سے
مجھے وہاں سے لائے۔۔ اور تم نے اتنے زور سے میرا بازو پکڑا حالانکہ میں بار بار کہہ رہی
تھی کہ مجھے تکلیف ہو رہی ہے پر تم نے سنا ہی نہیں۔۔

غلطی ہوگی میں مانتا ہوں آئندہ نہیں ہوگا پلیز فرال کا ہاتھ تھامے وہ کہیں سے بھی پہلے
والا شموئیل نہیں لگ رہا تھا۔۔

اچھا دیکھو میں کان پکڑ لیتا ہوں اور یہاں تو ایسے ہی مناسکتا ہوں پر یقین مانو گھر جا کر
بہت پیار سے منالو نگا پکا۔۔

شموئیل کی آخری بات پر فرال مسکرانے لگی تھی شکر ہے تمہاری مسکان تو واپس لوٹی
اور اب پلیز اٹھو سب انتظار کر رہے ہیں ہمارا ویسے بھی ہم بہت لیٹ ہو چکے ہیں گھر بھی
جانا ہے اور کل کی فلائٹ بھی تو ہے۔۔

(شموئیل نے عجلت میں کھڑے ہوتے فرال کو کھڑا کرنا چاہا پر وہ اپنی جگہ سے اٹھنے کہ بجائے کہنے لگی) پہلے تم وعدہ کرو آئندہ اس طرح سے بیہو نہیں کرو گے۔۔

اوکے وعدہ آئندہ نہیں ہوگا ایسا میری جان اب چلو سب بھول کہ آگے بڑھو اور اپنا ولیمہ انجوائے کرو۔۔

شموئیل کہ کہنے پت فرال اپنے آنسو صاف کرتے شموئیل کہ ساتھ اندر کی طرف بڑھ گی تھی۔۔



شموئیل وعدہ تو کر چکا تھا پر کیا یہ وعدہ وفا ہونے والا تھا۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ولیمے کی تقریب نمٹ چکی تھی اور سب کافی اچھا ہی رہا تھا۔ اور اُس سے اگلے ہی دن شموئیل اور فرال کی دوپہر میں سوئزر لینڈ کی فلائٹ تھی اور اب ایئر پورٹ پہ فرال کی فرینڈز اور فیملی ممبرز انہیں چھوڑنے آئے ہوئے تھے۔۔

شموئیل اس وقت وہاں اور بابر کہ ساتھ کھڑا گاڑی سے سامان نکلوا رہا تھا کہ تبھی بابر نے ایک وائٹ سوٹ کیس نکالا۔۔

نہیں بابر اسے گاڑی میں ہی رہنے دو۔۔

اوکے سرباقی سامان ٹرائی میں ڈالتے بابر آگے بڑھ گیا (بابر پرسنل اسٹنٹ ہے شموئیل کا جسے اُنکے ساتھ جانا ہے)۔۔

ہیں یہ بیگ کیوں واپس بھجوا رہے ہو ساتھ نہیں لے جانا تھا تو لایا کیوں؟؟

اس میں فرال کہ کپڑے ہیں اور جیسے کپڑے اس میں ہیں میں نہیں چاہتا کہ وہ اسے ساتھ لے جائے۔۔

پر تو بھابھی سے کیا کہے گا؟؟

کہہ دو نگاپتہ نہیں گم ہو گیا ہے یا مل نہیں رہا کچھ بھی بول دو نگا۔۔

ایک تو تیری سمجھ نہیں آتی مجھے اور یہ تو بتا واپس کب تک آئے گا؟؟

ہمم ابھی تو واپسی کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔۔

کیا مطلب تم تو ہنی مون کہ لئیے جا رہے ہونا۔۔

نہیں بیٹا ہنی مون نہیں اُسے اپنے رنگ میں ڈھالنے جا رہا ہوں۔۔

شموئل نے اپنی فرینڈز کہ ساتھ دور کھڑی فرال کو اپنی نظروں میں لیتے ایک نیا اعلان کیا تھا جو اس وقت اجرک سٹائل کا کرتا اور جینز پہنے کسی بات پہ ہنسنے میں۔ مصروف تھی

اور واپسی کب تک کی ہے فرال؟؟

پندرہ دن بعد شاید وہاں کانسرٹ بھی ہے شموئل کا سوا تنے دن تو لگ ہی جائیں گے۔۔

اوکے تو پھر یاد رکھنا پورے ایک مہینے بعد شادی ہے میری اور تمہیں لازمی آنا ہے بھولنا

مت۔۔ NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس میں بھولنے والی کونسی بات ہے میں تب تک تو آ ہی جاؤ گی ویسے بھی یہاں کام ہے

میرا زیادہ چھٹیاں انورڈ نہیں کر سکتی میں۔۔۔ وہ اپنی ہی باتوں میں مصروف کھڑی

تھیں کہ تبھی وہاں بلیو جینز کہ ساتھ بلیک ٹی شرٹ پہنے اور آنکھوں پہ شیڈز لگائے اور

پی کیپ پہنے شموئل پہنچا۔۔

چلو فرال انا ونسمنٹ ہونے والی ہے

ہاں چلو۔۔

سب سے ملتے ملاتے ہنسی خوشی وہ شموئیل کا بازو تھامے اپنے ہنی مون ٹرپ کہ لئیے
آگے بڑھ گی تھی۔۔

کیا یہ واقعی ایک ہنی مون ٹرپ ہونے والا تھا؟؟؟

یہ منظر پنجاب کہ ایک مدرسے کا تھا جہاں بچے زور و شور سے اپنا سبق یاد کرنے میں
مصروف تھے۔۔

وہیں ایک کونے میں کافی دیر سے مرغاب نے اُسکی ٹانگیں سپکپانے لگی تھیں ساتھ ہی گرمی
کی وجہ سے بہتا ہوا پسینہ زمین پہ ٹپک رہا تھا۔۔

آخر کار کافی دیر یونہی مرغاب نے رہنے کہ بعد وہ زمین پہ گر گیا تھا اور اُسے یوں گرتا دیکھ
غصہ سے بھرے قاری صاحب اُسکی جانب لپکے تھے۔۔

نالائق۔۔

گدھے۔۔

ناسبق یاد کرتا ہے اور ناہی سزا مکمل کرتا ہے آج تو تیری خیر نہیں ہے رُک جازمین پہ

گرے گیارہ سالہ لڑکے کو بانس کہ ڈنڈے سے مسلسل مارتے ہوئے جب قاری
صاحب تھک گئے تو ایک ٹھوکر رسید کرتے بلکتے ہوئے لڑکے کو دور کیا۔

جبکہ کب سے دُہائیاں دیتا وہ خوبصورت سا بچہ نڈھال سا ہوتا ایک کونے میں پڑا اپنی ماں
کو پکارتے ہوئے رونے لگا تھا۔

شمو نیل۔۔

شمو نیل۔۔



NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں۔۔ کک۔۔ کیا۔۔ کیا ہوا۔۔

تمہیں کیا ہوا کوئی بُرا خواب دیکھ رہے تھے کیا؟؟

ہاں وہ بس۔۔ تم نے کیوں جگایا مجھے؟؟

سیٹ بیلٹ باندھ لو ہم لینڈ کرنے والے ہیں۔۔

اوہ۔۔ اوکے۔۔

تمہیں پانی دوں؟؟ شمو نیل کہہ چہرے پہ چمکتے پسینے کو دیکھتے فرال نے آفر دی۔۔

ہاں۔۔ نہیں بس۔۔ فرال کو منع کرتے شموئیل نے پھر سے آنکھیں موندھ لیں تھیں اور وہ یونہی خاموشی سے سیٹ سے سرٹکائے خود کو ریلیکس کرنے لگا تھا۔۔

ایک لمبے سفر کے بعد فرال شموئیل کے ہمراہ سوئزر لینڈ کے ایئر پورٹ پر پورے آٹھ گھنٹے بعد لینڈ کر چکی تھی۔۔

جہاں ابھی کچھ ہی دیر میں صبح ہونے والی تھی فی الحال موسم تو گرمیوں کا تھا پر اتنی صبح ہو میں بسی خنکی اب بھی موجود تھی۔۔

وہیں شموئیل فرال کا ہاتھ تھامے لوگوں سے بچتے بچاتے تیزی سے باہر نکل رہا تھا فی الوقت وہ نہیں چاہتا تھا کہ فرال کے ساتھ ہوتے ہوئے کوئی بھی قریب آئے۔۔

تبھی شموئیل کے ہمقدم ہونے کی تگ و دو میں بھاگتی ہوئی فرال نے پوچھا۔۔

شموئیل ہمارا سامان؟؟

تم چلو وہ بابر لے آئیگا۔۔

ساری چیکنگ وغیرہ کے بعد فرال اور شموئیل ایئر پورٹ سے لی گی کیب میں بیٹھے بابر کا

انتظار کر رہے تھے۔۔

کہ تبھی بابر بھی سامان کی ٹرالی گھسیٹتا ہوا وہاں پہنچا اور پھر سامان کو گاڑی کی ڈگی میں بھرتے شموئیل کہ ہی کسی کام سے وہ وہاں سے چل دیا۔۔

اور اب کیب میں بیٹھے وہ دونوں اپنی نی منزل کی جانب گامزن تھے۔۔

فرال ابھی تک یہ نہیں جان پائی تھی کہ ہنی مون کہ حساب سے بہت شوق سے لایا گیا سامان تو پاکستان سے اُنکے ہمراہ نکلا ہی نہیں ہے۔۔

شموئیل۔۔
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہممم (شموئیل کا موڈ اُس خواب کہ زیر اثر ہونے کہ باعث کچھ آف سا تھا)

ہم کہاں جا رہے ہیں کسی ریسٹورنٹ؟؟

نہیں ریسٹورنٹ نہیں میں نے بتایا تھا نامیرا hut ہے سو ہم وہیں جا رہے ہیں فرال کو خود سے قریب کرتے وہ اُسکی پشت کو سہلانے لگا تھا۔۔

اوکے۔۔ اور وہ کتنی دور ہے یہاں سے فرال نے شموئیل کہ کندھے پہ سر رکھتے لاڈ سے پوچھا؟؟؟

دو گھنٹے لگیں گے ہمیں۔۔

اوہ۔۔ دو گھنٹے پر میں تو سونا چاہتی ہوں فلائٹ میں بھی نیند نہیں آئی مجھے صبح سے۔۔

تو اس میں کونسا مسئلہ ہے تم میری گود میں یا پھر کاندھے پر سر رکھ کر جیسے کمفر ٹیبل محسوس کرو ویسے سو سکتی ہو۔۔

اور اگر مجھے یہ دونوں آپشنز پسند نہ ہوں تو؟؟ فرال نے بھنویں اُچکاتے ہوئے شموئیل کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔

تو پھر جو تیسرا آپشن تم چاہو جانِ شموئیل۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اوکے فرال نے شموئیل کی بات پر مسکراتے ہوئے اپنے جاگرتا رے اور پھر لیفٹ

سائیڈ کہ دروازے کہ ساتھ ٹیک لگا کر لیٹتے اور گردن کہ گرد neck pillow

جماتے سر سیٹ سے اُٹکایا۔۔

ساتھ بیٹھا شموئیل کافی شوق سے اُسکی کارروائی دیکھنے میں مصروف تھا۔ کہ تبھی فرال

نے اپنے وائٹ ساکس میں مقید پاؤں شموئیل کی گود میں رکھے۔۔

میں ایسے سونا چاہتی ہوں any issue؟؟

نو۔۔ ناٹ ایٹ آل تم ایزی رہو میں اسی میں خوش ہوں فرال کہ پیروں پہ ہاتھ جماتے
وہ انہیں ہلکے ہلکے سہلانے لگا تھا اور اُس کے اسطرح سے کرنے پہ فرال پُر سکون ہوتی
جلد ہی نیند کی وادیوں میں اتر گئی تھی جبکہ فرال کو یونہی کچھ دیر سوتے ہوئے دیکھنے کہ
بعد وہ بھی کھڑکی سے باہر دیکھنے لگا تھا۔۔

زینب منزل میں اس وقت صُبح کہ سات بج رہے تھے۔۔

جہاں حیدر صاحب ہاتھ میں اخبار لئیے خبروں پر نظریں جمائے ہوئے تھے وہیں زینب
اور فاران ناشتے میں مصروف تھے۔۔

کہ تبھی اُس خاموشی میں زینب صاحبہ کی آواز گونجی۔۔ حیدر اب تک تو فرال اور
شموئل پُہنچ چکے ہونگے ہے نا؟؟

ہممم پُہنچ تو جانا چاہیے۔۔

تو پھر کال کیوں نہیں کی انہوں نے میں تو کب سے کال کا ویٹ کر رہی ہوں۔۔

ابھی تو پُہنچے ہونگے ابھی کہاں فون کریں گے کچھ وقت تو دو انہیں۔۔

آپ اتنے ریلیکس کیسے ہیں بیٹی شادی کہ بعد پہلی باریوں کہیں گی اے۔۔

میری اس بے فکری کی بھی ایک وجہ ہے بیگم صاحبہ میں بے فکر اس لئے ہوں کیونکہ
میں نے اپنے داماد کی آنکھوں میں چمکتی بے انتہا محبت دیکھی ہے اپنی بیٹی کہ لئے۔۔

پر پھر بھی حیدر۔۔

ریلیکس رہو زینب وہ کونسا پہلی باریوں کہیں باہر گی ہے وہ تو اکیلی آتی جاتی رہتی ہے اب
تو پھر اُس کا شوہر اُس کے ساتھ ہے سو تم آرام سے ناشتہ کرو اور آفس جاو جلد ہی کال آجائے

گی اُسکی۔۔۔
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پورے ڈھائی گھنٹے بعد کیب پہاڑوں اور جنگل میں گھری ایک کاٹیج سے کچھ دور رُ کی
تھی۔۔

سوئزر لینڈ میں اس وقت گرمیوں کا موسم تھا پر یہ کاٹیج جس طرف تھا یہاں کہ
پہاڑوں پہ اب بھی ہلکی برف پڑی ہوئی تھی سو یہاں موسم کچھ سرد ہی تھا۔۔

فرال۔۔ فرال۔۔۔ شموئل نے اپنی گود میں پڑے فرال کہ پیر کو ہلایا۔۔

ہمممم۔۔

اُٹھو فرال گھر آ گیا ہے۔۔

شموئیل کی آواز پہ بمشکل جمائیاں روکتی فرال کیب سے باہر نکلی تھی۔۔

کچھ دیر تک تو وہ خود کو ٹانگیں ہلاتے کھڑا کرنے کی کوشش کرتی رہی پر جب نظر سامنے

کہ منظر پہ پڑی تو وہ پلکیں جھپکنا بھول گئی تھی۔۔

تب تک شموئل بھی سامان اُتارتا اُس تک پہنچ چکا تھا۔۔

کیسا لگا؟؟؟ اچھا ہے نا؟؟؟

واو یار کیا منظر ہے یہ تو بہت خوبصورت ہے۔۔

مجھے خوشی ہے تمہیں پسند آیا۔۔

ہاں ہے تو بہت حسین پر آبادی سے کافی دور بھی ہے سو صرف چند دن ہی خوشی خوشی

گنوارے جاسکتے ہیں یہاں فرال کندھے اُچکاتے اپنی بات مکمل کرتے آگے بڑھنے لگی

تھی جبکہ شموئل سر جھٹکتا سامان گھسیٹتے آگے بڑھنے لگا۔۔

اُونچے اُونچے پہاڑوں اور درختوں میں گھرایہ لگژری کاٹیج باہر سے واقعی کافی حسین

تھا۔۔

تم نے تو کہا تھا یہاں سمندر بھی دکھے گا۔۔

ہاں اُس پہاڑ کی بیک پہ کچھ آگے کر کہ ہی تو ہے اوکے شموئیل کی بات پہ حامی بھرتے وہ
کاٹیج کہ اندر بڑھنے لگی تھی۔۔

کاٹیج کہ آگے سٹائلش پتھروں سے بنا runway تھا اور اُسکی سائڈز پہ بنا ہوا بھرا
لان جس میں بہت سے پھول اور پھلدار درخت لگے تھے۔۔

بہت شوق سے لان کو دیکھتے وہ کاٹیج کہ دروازے تک پہنچی تھی جہاں شموئیل دروازہ
کھولے اُسکے انتظار میں کھڑا تھا۔۔

پر گھر کہ اندر قدم دھرتے ہی فرال کو ایک عجیب سی جس اور گھٹن کا احساس ہوا
تھا۔۔

کاٹیج کافی روشن تھا بڑی بڑی کھڑکیاں بھی نصب تھیں پر پھر بھی اتنی جس۔۔

شموئیل یہ کھڑکیاں کھول دو بہت جس ہے یہاں۔۔

نہیں بے بی یہ کھڑکیاں کھلتی نہیں ہیں یہ صرف روشنی کہ لئیے ہیں۔۔

کیا پر۔۔ پر کیوں؟؟

ڈونٹ وری ابھی ٹمپریچر سیٹ ہو جائیگا یہاں کا تم چلو گھر دیکھو اپنا فرال کونار مل کرتے وہ آگے بڑھتے اُسے گھر دیکھانے لگا تھا۔۔

یہ نیچے بیسمنٹ ہے جہاں میں اپنی جیمنگ وغیرہ کرتا ہوں اور میوزک کا کام اور ایک چھوٹا سا جم بھی ہے نیچے۔۔ اوپر والی منزل پہ بیڈرومز اور چھوٹا سا لاونج ہے اور جہاں ہم کھڑے ہیں یہاں لیونگ، ڈائیننگ روم اور کچن ہے بس یہی کچھ ہے یہاں

تو کیساں گا؟؟

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ ابھی تک شمول کا بازو تھا مے ادھر ادھر دیکھتے کھڑی تھی۔۔

شمول۔۔

ہمم میری جان۔۔

یہ جگہ تو بہت دور ہے کوئی ہوم ڈیلیوری بھی نہیں ہو سکتی ہوگی ہے نا؟؟

ہاں یہ تو مسئلہ ہے یہاں کا۔۔

پر مجھے تو بہت زور کی بھوک لگی ہے۔۔

تو اس میں کیا مسئلہ ہے میں بنا دوں گا تم بتاؤ کیا کھاو گی فرال کہ چہرے پہ آئے بال کان

کہ پیچھے اڑتے ہوئے پوچھا گیا۔۔

تمہیں پتہ ہے تم بہت اچھے ہو۔۔

اچھا خیر مجھے یہ نہیں پتہ تھا۔۔

ہا ہا پر میں کہہ رہی ہوں تو جان لو کہ تم ایک آئیڈیل شوہر ہو۔۔

اووو۔۔ ریلی تو چلو میں اُمید کرتا ہوں کہ تم اپنے اس تبصرے پہ قائم رہو۔۔ ڈونٹ

وری میں اپنی زبان کی بہت پکی ہوں۔۔ چلو پھر میں فریش ہو کر آتی ہوں تم مجھے چیز

آملیٹ بنا دو تب تک۔۔

او کے میم اور کچھ؟؟

ایک اچھی سی چائے بھی اپنا مینیو شمول کو بتاتے وہ اوپر کی طرف بڑھ گی تھی۔۔

(ایک ہفتے بعد..)

فرال کو یہاں ایک ہفتہ ہو چکا تھا اور اس ایک ہفتے میں شاپنگ اور پارٹیز کی دیوانی لڑکی

اس نیچرل بیوٹی کو دیکھتے دیکھتے تھک چکی تھی۔۔

اب وہ یہاں سے باہر کسی مال اور ریسٹورنٹ میں جانا چاہتی تھی لوگوں سے ملنا نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔۔

پر شموئیل اس سب کے لئے ابھی راضی نہیں تھا۔۔

ہر وقت شموئیل کا رومانس اُس کا ہر وقت سر پہ موجود رہنا ہر چیز کے لئے فورس کرنا اور ہر کام سے روکنا اُسے اکتاہٹ میں ڈالنے لگا تھا۔۔

اُسے اپنا آپ ایک قید میں مقید لگنے لگا تھا تا تو یہاں فون کے سگنلز تھے اور نا ہی انٹرنیٹ کہ ہاں ایک لینڈ لائن تھا جو اکثر ہی ڈیڑھ ہتا تھا۔۔

اپنا بہت شوق سے لایا گیا سامان بھی وہ کھو چکی تھی اور شموئیل کے لئے گئے بڑے بڑے ڈوپٹوں والے سوٹ پہنتے وہ مزید چڑچڑی ہونے لگی تھی۔۔

شموئیل کی مرضی سے سونا شموئیل کی مرضی سے جاگنا اُسکی مرضی سے کھانا پہننا اُوڑھنا سب اُسے تھکانے لگا تھا۔۔

پورے ڈیڑھ ہفتے بعد آج شموئل گھر سے جانے کے لیے تیار ہو رہا تھا۔

کیونکہ آج شموئل کا کانسرٹ تھا اور اب فرال اُسکے ساتھ جانے کی ضد کر رہی تھی۔

آئینہ کہ سامنے شام کہ وقت کھڑے تیار ہوتے ہوئے شموئل نے ایک نظر منہ

لٹکائے ہوئے بیٹھی فرال پہ ڈالی۔

آئی نو تم مجھے مس کرو گی پر یقین مانو میں جلدی آ جاؤنگا۔

تم جب مرضی آؤ پر مجھے ساتھ لے کر جاؤ میرا جی ہی اوب گیا ہے اس گھر اور اس جگہ کو

24 گھنٹے دیکھتے ہوئے۔۔۔ پر میں تمہیں ساتھ نہیں لے جا سکتا اپنی لیڈر جیکٹ پہنتے

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شموئل نے کورا جواب دیا۔

پر کیوں کیوں نہیں جا سکتی میں۔۔

یہ پاکستان نہیں سوئٹزر لینڈ ہے اور یہاں کوئی مردوں اور عورتوں کے لیے پارٹیشن

نہیں ہوتی مرد ڈرنک کر کے آتے ہیں اور یہاں کا ماحول ایسا نہیں ہے سمجھو میری

بات۔۔

پر تم ہو گے نا ساتھ پلیز شموئل میں شدید بور ہو رہی ہوں۔

شموئل نے ایک نظر فرال پہ ڈالی جو بھیگی آنکھوں سے منت کر رہی تھی۔۔
 سُرخ شیفون کا جوڑا پہنے بالوں کو سامنے سے ٹوئسٹ کیئے وہ دل دھڑکار رہی تھی۔۔
 فرال کا بیگ کھو گیا تھا اور اب وہ وہی پہن رہی تھی جو شموئل نے اُسکے لئے لیا تھا کپڑے
 تو فرال جیسے تیسے پہن رہی تھی پر وہ بڑے بڑے ڈوپٹے اکثر پہننا بھول جاتی تھی۔۔
 فرال کا ہاتھ پکڑ کہ اُسے کھڑا کرتے خود میں بھینچتے اور اُسکے بالوں کی خوشبو کو خود میں
 اتارتے وہ گویا ہوا۔۔

میں تمہیں نہیں لے جا سکتا اور ایسی جگہ تو بالکل نہیں اور ہاں میں تین سے چار گھنٹے میں
 واپس آ جاؤنگا بابر بیسمنٹ میں ہے سوڈر نامت فرال کو ایک بار زور سے خود میں
 بھینچتے اور اُس کا ماتھا چومتے وہ کمرے سے نکل گیا تھا۔۔

جبکہ فرال نے کمرے کی کھڑکی سے اُسے جاتا دیکھا تھا اور فیصلہ کر لیا تھا کہ بس بہت
 ہوا۔۔ شموئل کی جیب سے ایک پاس وہ پہلے ہی نکال چکی تھی اور اب اپنی کلوزٹ
 کھولے کھڑی تھی جس میں شلوار قمیض اور ڈوپٹوں کہ سوا کچھ نہیں تھا سو کچھ سوچتے
 اپنے پرس میں شموئل کہ دراز سے نکالے پیسے اڑتے اور گاڑی کی چابی لیتے وہ گھر سے

نکل آئی تھی۔۔

بابر چونکے بیسمنٹ میں موجود جم میں مصروف تھا سو وہ جان نہیں پایا کہ وہ وہاں سے
نکل گئی ہے۔۔

کچھ آگے جاتے اور سگنلز کہ ملتے ہی فرال نے گاڑی میں موجود انٹرنیٹ کو فون سے
کنیکٹ کیا تھا اور اب گوگل میپ کہ ذریعے وہ مال تک پہنچ آئی تھی۔۔
اپنے لئے ایک اچھا سا گھٹنوں تک آتا سلور کلر کاسٹائلش ڈریس لیتے وہیں چینج کرتے وہ
باہر آئی تھی گاڑی میں رکھے بیگ سے کچھ میک آپ پراڈکٹس نکالتے انہیں خود پہ تھوپا
اور اب وہ کانسرٹ میں جانے کہ لئے بالکل ریڈی تھی۔۔

کانسرٹ کا منظر بالکل ویسا ہی تھا جیسا شموئل نے اُسے بتایا تھا پر وہ آگے کھسکتے اپنی جگہ
بنانے لگی تھی وہ شموئل کو سر پر اُتر کر ناچا ہتی تھی پر شاید یہ سر پر اُتر نہیں شموئل کہ
لئے ایک شاک ثابت ہونے والا تھا۔۔

شموئل سٹیج پہ کھڑا کوئی انگلش سانگ گارہا تھا اور سب اُسکے ساتھ جھومنے اور ہوٹنگ

میں مصروف تھے۔۔

فرال نے بھی اُچھلتے ہوئے شمول شمول کہ نعرے لگانے شروع کر دیئے تھے ابھی تک شمول اُسے دیکھ نہیں پایا تھا ویسے بھی جتنا رش اور اندھیرا تھا فرال کا اُسے دکھنا کوئی آسان بھی نہیں تھا۔۔

تبھی فرال کو اپنے کندھے پہ کسی کا ہاتھ محسوس ہوا پیچھے مڑ کر دیکھنے پہ کوئی افریقن لڑکا اُسے دکھا جو اپنے نہایت سفید دانت دیکھاتے اور منہ سے حرام مشروب کہ بھسکے اڑاتے فرال کو کہیں چلنے کی آفر دے رہا تھا۔۔

فرال نے سختی سے وہ ہاتھ جھٹکتے ناٹ انٹر سٹڈ کہا اور کچھ آگے کو کھسک گئی۔۔

پروہ شخص یہ بات شاید سمجھنا نہیں چاہتا تھا تبھی فرال کا ہاتھ پکڑتے اُسے اپنی جانب گھسیٹا۔۔

فرال کہ ہاتھ گھسیٹنے اور اُسکے چلانے پہ تھوڑی ہلچل ہوئی تھی شمول بھی گنگناتے ہوئے اب وہاں متوجہ ہوا تھا پر فی الحال وہ سمجھ نہیں پایا تھا کہ کون ہے اور مسئلہ کیا ہے۔۔

جب فرال کی مزاحمت پر بھی وہ شخص دور ناہوا تو فرال نے شموئل کو پکارنا شروع کیا پر اس وقت اس تیز میوزک میں وہ اُسے سُننے سے قاصر تھا تبھی ارد گرد کہ لوگ بھی فرال کی جانب مڑنے لگے تو یہ سب ہنگامہ دیکھتے وہاں کی انتظامیہ نے شموئل کو وہاں سے ہٹانا چاہا میوزک بند ہوتے اور وہاں سے بیک سیٹج کی طرف مڑتے شموئل کو فرال کی آواز سنائی دی جسے اُس نے اپنا وہم جانا پر جب وہ آواز مسلسل آئی تب سب کی پرواہ کیے بنا شموئل بھاگتا ہوا سیٹج سے اُترتا اُس طرف بڑھا جہاں فرال کو یوں دیکھتے اُس کا فشار خون بلند ہوا تھا کھینچ پانی میں فرال کا ڈریس کندھے سے پھٹ چکا تھا رونے سے کاجل چہرے پہ بہ رہا تھا تبھی شموئل کو دیکھتے وہ اُسکی طرف لپکتی اُس میں پناہ ڈھونڈنے لگی تھی۔۔

پر شموئل نے اُسے خود سے ہٹاتے سب سے پہلے اپنی جیکٹ اُتار کر اُسکے کندھوں پہ ڈالی تھی وہ اپنے غصہ میں بھی اُسے کور کرنا نہیں بھولا تھا فرال کو جیکٹ پہناتے اور سائیڈ پہ کرتے۔۔

شموئل نے اُس نشے میں جھومتے شخص کو کالر سے پکڑا اور گھسیٹتے ہوئے باہر کی طرف لے جا کر اُسے پاگلوں کی طرح مارنا شروع کیا۔۔

اس سب سیچو نمیشن میں ڈرتے ہوئے فرال شموئل کو اُسکی شرٹ سے تھامے اُسکے ساتھ یہاں تک پہنچی تھی اور اب شموئل کو یوں اُسے پیٹتا دیکھ سہمی ہوئی ایک طرف کھڑی تھی جبکہ شموئل اُس شخص کو اچھی طرح پیٹنے کہ بعد فرال کی طرف جس طرح سے بڑھا تھا فرال کو اپنے قدموں سے زمین کھسکتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔۔

اندھا ڈھنڈ گاڑی چلاتے ہوئے شموئل گھر پہنچا تھا۔۔

غصہ میں بھرے گاڑی سے نکلتے اُس نے کھینچتے ہوئے فرال کو باہر نکالا تھا جو کسی کٹی شاخ کی طرح اُسکے ساتھ کھسیٹتی جا رہی تھی شموئل نے کمرے میں لاتے فرال کو بیڈ پہ دھکیلتے ہوئے پٹچا تھا۔۔

روتی ہوئی فرال بیڈ پہ گری تھی اور اب اُسکی ساری توجہ غصہ سے لال ہوتے اور دانت بھینچے کھڑے شموئل پہ گی تھی۔۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی؟؟

کیسے ہوئی تمہاری ہمت وہاں آنے کی اور وہ بھی اس حلیے میں ہاں بولو جو اب دو مجھے۔۔

وہ غراتے ہوئے فرال پہ لپکا تھا۔۔

میں گھر پہ۔۔ بور ہو رہی تھی اور میں باہر جانا چاہتی تھی۔۔ فرال نے ڈرتے ڈرتے
آدھے ادھورے لفظ بولے۔۔

شٹ آپ جسٹ شٹ آپ تم بور ہو رہی تھی تم تمھاری کوئی مرضی نہیں ہے تم بیوی
ہو میری تمہیں وہی کرنا ہو گا جو میں کہوں گا۔۔ شموئل کی آواز اتنی اونچی تھی کہ کانوں
کہ پردے ہلا رہی تھی۔۔



"میری ہر خوشی میں ہو تیری خوشی۔۔"
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

محبت میں ایسا ضروری نہیں۔۔

تو جب ملنا چاہے نامل سکوں۔۔

نالنا میرا کوئی دوری نہیں۔۔

محبت ہے یہ جی حضور ی نہیں۔۔

محبت میں ایسا ضروری نہیں۔۔"

فرال کہ ڈر کی کیفیت اب حیرانگی میں بدل گئی تھی وہ بیڈ سے اٹھتے شموئل کہ قریب

پہنچی تھی۔۔

کیا مطلب کہ میری کوئی مرضی نہیں میں بیوی ہوں تمہاری کوئی زر خرید غلام نہیں
ہوں شمول۔۔

تم ہو تم ہو میرے حکم کی غلام تم بیوی ہو اور بیویاں وہیں کرتی ہیں جو شوہروں کی
مرضی ہو۔۔

"میری ہر خوشی میں ہو تیری خوشی۔۔"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
محبت میں ایسا ضروری نہیں۔۔

تو جب ملنا چاہے نامل سکوں ناملنا میرا کوئی دوری نہیں۔۔

محبت ہے یہی جی حضوری نہیں۔۔"

فرال حیرت سے کھڑے اُس خوب رو شخص کو دیکھ رہی تھی جو محبت کہ نام پہ اُسے کھ پتلی
کی طرح نچا نچا ہتا تھا۔۔

ہاں۔۔ ہاں میں بیوی ہوں پر بیوی ہونے کہ ساتھ ساتھ میں ایک انسان بھی ہوں

میری بھی کوئی پسند اور ناپسند ہے شمول۔۔

تم کن خیالوں میں ہو میری جان وہ سب مرضی و مرضی پہلے تھا اب صرف وہ ہو گا جو
میں چاہوں گا فرال کہ نزدیک ہوتے شمول نے اُسکے چہرے پہ آئی لٹ کو غصے سے
کھینچتے ہوئے کہا۔۔

"مجھ کو احساس ہے پر میں کہتا نہیں۔۔

پاس پہلے کہ جتنا میں رہتا نہیں۔۔

یہ تقاضہ ہے میرے حالات کا۔۔

لینا دینا ہی نہیں کچھ بھی جذبات کا۔۔

جس پہ وہ سسکاری بھرتے اور روتے ہوئے بمشکل بولی ایسا نہیں ہو گا شمول میں ایسے
نہیں رہ سکتی میں تمہاری مرضی سے کہیں بھی آنے جانے یا سانس لینے کی پابند نہیں
ہوں میری بھی خواہشات اور ارمان ہیں تم ایسے کیسا کر سکتے ہو میرے ساتھ تم ہر
طرف کھڑے ہو کر کیوں مجھ تک آنے والی ہو ابھی روک دینا چاہتے ہو۔۔

تم میری محبت ہو تم صرف میری ہو ہاں مجھے تم تک آتی ہو ابھی برداشت نہیں ہے
۔۔ شمول نے آگے ہوتے فرال کو بولنے کا موقعہ دیئے بغیر نہایت سختی سے اُسے خود

سے لگایا تھا۔۔

"یہ سچ بات میں تجھ سے کہہ رہا۔۔

نا آئی ہے ان میں کمی ذرا سی بھی۔۔

محبت ہے یہ جی حضوری نہیں۔۔

محبت میں ایسا ضروری نہیں۔۔

خود کی ہڈیاں چٹختے محسوس کرتے ہوئے وہ اب بھی اپنے حق میں آواز اٹھائے کھڑی
تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم شادی سے پہلے سب جانتے تھے کہ میں کیا چاہتی ہوں میرا لائف سٹائل کیا ہے
میرے خواب کیا ہیں یہ سب جانتے ہوئے تمہیں مجھ سے دور رہنا چاہیے تھا کیونکہ میں
تمہارے لئے بدلنے والی نہیں ہوں۔۔

"تجھ کو منانا مجھے تو آتا نہیں۔۔

پر یہ نہیں کہ تجھے میں چاہتا نہیں۔۔

وقت بدلا ہے ذرا سا میں وہی ہوں جانِ جاں۔۔

کیسے تجھ کو بات یہ سمجھاؤں ساتھیہ۔۔

بدلنا تو تمہیں ہو گا اب یہ تم پہ ڈیپینڈ کرتا ہے تم میری محبت سے بد لوگی یا پھر غصے

سے۔۔

ایسا نہیں ہو گا نہیں ہو گا ایسا سمجھے تم میں اپنا بوتیک چلاؤنگی فینس فیشن ڈیزائینر بنوگی

مجھے اپنا یہ خواب ہر حال میں پورا کرنا ہے اب چاہے تم اس میں میرے ساتھ رہو یا

نہیں سنا تم نے شمول کی بانہوں میں مچلتے ہوئے وہ اب بھی اپنے حق کی آواز بلند

کر رہی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کیسے خوش رکھوں تجھے نہیں پتہ۔۔

پر چاہتا ہوں تیرے لبوں پہ ہنسی۔۔

محبت ہے یہ جی حضوری نہیں۔۔

محبت میں ایسا ضروری نہیں۔۔

اوکے اور اپنے خواب پورے کیسے کرو گی فرال کو اپنی بانہوں کی قید سے آزاد کرتے

طنز یہ مسکراہٹ لبوں پہ سجائے وہ اُسے چیلنج کر رہا تھا۔۔

کیا مطلب کیسے کرو گی کچھ ہی دن ہیں پھر ہم واپس پاکستان چلے جائینگے اور وہاں میں اپنا کیرئیر بناونگی سنا تم نے۔۔

تمہیں کیا لگتا ہے میری جان میں تمہیں یہاں سے جانے دو نگا نو نو نو۔۔ اب تمہارا جینا مرنا اسی جگہ پر ہے میری دشمن دل۔۔

کیا۔۔ نہیں میں یہاں نہیں رُو کو نگی میں اب یہاں مزید نہیں رُو کو نگی سُن رہے ہو تم۔۔
 اوہ۔۔ رینی تو پھر یہاں سے جا کر دیکھا مجھے پاسپورٹ ہے ویسے کیا تمہارے پاس۔۔
 شموئل تم ایسا نہیں کر سکتے مجھے ایسے نہیں روک سکتے فرال شموئل پہ گے برساتے
 چلاتے ہوئے دروازے تک جانے لگی تھی کہ تبھی شموئل نے اُسے بازو سے پکڑتے
 پھر سے بیڈ پر پٹخا۔۔۔

تم نے آج جو غلطی کی ہے اُسکی سزا تو سُن لو اب تم اس کمرے میں رہو گی جب تک میں
 چاہو نگا فرال کو وارن کرتے اور کمرے میں لاک کرتے وہ باہر چلا گیا تھا جبکہ فرال تکیہ
 میں منہ دیتے رونے لگی تھی۔۔

"میری ہر خوشی میں ہو تیری خوشی۔۔"

محبت میں ایسا ضروری نہیں۔۔

محبت ہے یہ جی حضوری نہیں۔۔

جی حضوری نہیں۔۔"

فرال کی باتوں اور ضد کو جیسے تیسے اگنور کرتے اور اپنے اُمدتے غصے کو دُباتے ہوئے وہ

بیسمنٹ کی طرف بابر کی خبر لینے بڑھ رہا تھا جو جم میں فل والیوم پہ گانے لگائے

ایکسر سائز کہ بعد آرام سے زمین پہ پڑا میوزک انجوائے کر رہا تھا۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کہ تبھی ایک دم سے دروازہ کھولتے شموئل اندر داخل ہو اور پھر بنا کسی چیز کی پرواہ کیئے

وہ بابر کہ اوپر بیٹھتے اُسکے چہرے کو فوکس کرتے ہوئے کی سارے گے دے دھندا ہن

مارتا اُسے لہو لہان کرنے لگا جبکہ وہ بیچارہ شموئل کہ سامنے ناتواں پارہا تھا اور ناہی اپنا بچاؤ

کرنے کہ قابل تھا شموئل کہ ہاتھ کسی پتھر کی طرح مضبوط تھے جو منہ پہ پڑنے سے

ناک کی ہڈی تو ٹوٹ ہی گی تھی ساتھ ہی جبراً بھی شاید جگہ سے ہل چکا تھا منہ میں گھلتا

خون اور آنکھوں کہ آگے چھاتا اندھیرا اُسے کچھ سوچنے سمجھنے بھی نہیں دے رہا تھا کہ

تبھی شمول اُسے چھوڑتا ویسے ہی طیش کہ عالم میں پنچنگ بیگ کی طرف مڑا اور باقی کا
 غصہ اُس پہ اتارنے لگا تھا بغیر باکسنگ گلوز کہ وہ اپنا غصہ اُس بے جان چیز پر نکالنے لگا۔
 جبکہ بابر زمین سے اٹھتا ایک سائیڈ پہ جا کھڑا ہوا کہ کہیں وہ پھر سے اُس پنچنگ بیگ کو
 چھوڑتا یہاں نا آجائے۔۔

تمہیں کہا تھا نا اُس کا دھیان رکھنا یہ رکھا تم نے دھیان یہ رکھا اُونچا اُونچا چلاتے وہ پنچنگ
 بیگ پہ مسلسل مگے برسا رہا تھا۔۔

وہ وہاں کیسے پہنچی ہاں؟؟ اتنا خطرناک راستہ ہے یہاں کا کچھ ہو جاتا اُسے یا پھر وہاں
 کانسرٹ پہ میرا دھیان نا جاتا اُسکی طرف تو نا جانے۔۔ نا جانے۔۔ اُف میں آگے سوچنا
 بھی نہیں چاہتا پنچنگ بیگ کو روکتے وہ بابر کہ نزدیک آیا۔۔

یہ پہلی اور آخری غلطی ہے بابر اگر آئندہ میرے کہے پہ عمل نہا تو زندہ نہیں چھوڑو نگا
 تمہیں یہیں کہیں زندہ د فنادو نگا سمجھے اور اب جاوڈا کٹر کہ پاس اور جب تک میں نا کہوں
 شکل نا دیکھنا اپنی جاو دفعہ ہو۔۔۔

دو دن بعد۔۔۔

زینب صاحبہ اپنے آفس سے آنے کہ بعد شام کہ وقت حیدر کہ ساتھ لان میں بیٹھی
چائے پی رہی تھیں کہ ساتھ ہی انہوں نے حیدر کو مخاطب کیا۔۔

حیدر دو دن ہوگئے فرال کی کوئی کال نہیں آئی۔۔

ہم۔۔ کال تو واقعی نہیں آئی پر جس جگہ اُنکا سٹے ہے وہاں ایسے اشیوز ہو جاتے ہیں۔۔

ایک تو مجھے سمجھ نہیں آتی پورا ملک چھوڑ کر وہ جنگل میں کونسا ہنی مون منا رہے ہیں۔۔

ہاہا۔۔ اپنا ٹائم بھول گئیں آپ یاد نہیں میں بھی آپکو ایسی ہی ویران جگہ لے گیا تھا تاکہ

ہمیں کوئی ڈسٹرب نا کر سکے اور ویسے بھی اُنکی نی نی شادی ہے اور وہ شادی سے پہلے ایک

دوسرے کو جانتے بھی نہیں تھے اچھا ہے نا ایک دوسرے کہ ساتھ اچھے سے وقت

گزار کر جان لیں گے۔۔ (اپنی بات مکمل کرتے انہوں نے چائے کا گھونٹ بھرا)

پر آپکو تو فرال کا پتہ ہے اُسے ایسی جگہیں بالکل پسند نہیں ہیں وہ لوگوں کی گید رنگ

شاہنگ اور پارٹیز انجوائے کرتی ہے۔۔

ہممم وہ تو ہے پر مجھے اُمید ہے کہ وہ اپنے شوہر اور اُسکی خواہش کو سمجھے گی کافی عقلمند ہے

میری بیٹی۔۔

اللہ کرے وہ آپکی اُمید پہ پورا اُترے اور کوئی ہنگامہ کھڑا کرے دل ہی دل میں کہتے
اُنہوں نے سب ٹھیک ہونے کی دُعا کی۔۔

فرال کو بند کمرے میں دو دن ہو چکے تھے شموئل ہر ٹائم کا کھانا اُسے کمرے میں پہنچا رہا
تھا جسے وہ دیکھتی بھی نہیں تھی پر شموئل بنا کچھ کہے پہلے کی بھری ہوئی ٹرے اُٹھا کر نئی
ٹرے رکھ دیتا تھا۔۔
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
وہ ناراض تھا اور چاہتا تھا کہ فرال اُسے منائے معافی مانگے اُسے کہے کہ وہ آئندہ ایسی
حرکت نہیں کرے گی۔۔

جبکہ دوسری طرف فرال کا صدمہ کم ہونے میں نہیں آ رہا تھا وہ شموئل کہ اُسے یوں بند
کر دینے پہ مزید نالاں تھی۔۔

پچھلے دو دن سے فرال کمرے میں بند تھی جبکہ شموئل اپنے انسٹرومنٹس میں خود کو
مصروف کیئے ہوئے تھا۔۔

سائیڈ پہ رکھتے شموئل نے ہاتھ کھڑے کر لئیے کہ آج نہیں ہوگا۔

او کے باس ہمیں بھی لگتا ہے آپکو آرام کی ضرورت ہے وہ سب بھی اب نکلنے کی تیاری کرنے لگے تھے۔

اگر فرال کرب میں تھی تو سکون سے وہ بھی نہیں تھا۔

اُن سب کو بھیجنے کہ بعد شموئل کا رخ اب اپنے بیڈروم کی طرف تھا۔

ہارون آج پھر رات کہ وقت رضیہ کہ سونے کہ بعد اخبار ہاتھ میں پکڑے شو بزی کی خبروں والے صفحے پہ ٹھٹھکے تھے اُس لڑکے کو دیکھتے وہ ہمیشہ ہی اُرک جاتے تھے کیونکہ اُس پہ ہمیشہ ہی اُنہیں اپنے مصطفیٰ کا گمان ہوتا تھا۔

ویسے ہی کھڑے کھڑے مغرور نین نقش نکھرارنگ اخروٹی رنگ کہ بال یہ سب بالکل اُنکے اپنے بیٹے جیسا تو تھا۔

پر اس اخبار والے لڑکے کی ایک امی بروپہ زخم کا نشان تھا جو کہ مصطفیٰ کہ چہرے پہ نہیں تھا نا جانے جسے وہ مصطفیٰ سمجھ کر اپنا دل ٹھنڈا کر لیتے تھے وہ مصطفیٰ تھا بھی کہ

نہیں۔۔

ہارون نے ایک تفصیلی نظر اخبار میں چھپی اُس بڑی سی تصویر پہ ڈالی جس میں وہ بلیک تھری پیس سوٹ پہنے ہاتھوں میں مہنگی گھڑی اور آنکھوں پہ سیاہ رنگ کا کسی برینڈ کا چشمہ لگائے ہوئے ساتھ ہی بالوں کو جیل سے سیٹ کئے ہوئے کسی سلطنت کا مغرور شہزادہ لگ رہا تھا۔۔

کیا آج سے کی سالوں پہلے گھر سے نکلا اُنکا مصطفیٰ آج اس مقام تک ہو سکتا ہے؟؟ کیا اتنے مہنگے کپڑوں میں ملبوس یہ اُنکا مصطفیٰ ہے؟؟ اور کیا وہ واقعی زندہ ہے؟؟ اُنکے ہر سوال کہ آگے لگا سوالیہ نشان آج بھی اُنکا منہ چڑا رہا تھا۔۔

بیسمنٹ میں موجود سب کو بھگتا تا وہ اپنے دل کہ ہاتھوں مجبور اپنے بیڈروم کہ قریب پہنچا تھا جہاں پچھلے دو دن سے صرف فرال کی اُجارہ دای تھی۔۔

کمرے کا دروازہ کھولتے ہی کمرے میں موجود گھپ اندھیرے نے اُسکا استقبال کیا تھا

--

شموئل کو جتنی اندھیرے سے چڑھی فرال اتنا ہی اندھیرا اپنے کمرے میں چاہتی تھی اتنے دنوں میں وہ یہ بات تو جان ہی گیا تھا کہ وہ مشرق ہے اور فرال مغرب اُن دنوں کی کوئی ایک بھی عادت ایسی نہیں تھی جس میں کوئی مماثلت ہو پر خیر جو بھی ہو وہ ایک دو بے کہ نصیب میں لکھ دیئے گئے تھے۔۔

اندھیرے میں سوئچ بورڈ ٹٹولتے شموئل نے زیر ولا سٹس آن کیں اور پھر دبے قدموں سے اُس دشمن جان کی طرف بڑھا جو ددن سے ایسے لا تعلق ہوئی تھی جیسے آپس میں کوئی تعلق ہی ناہوں نئے نئے بنے رشتے کہ تقاضوں سے منہ موڑتی وہ بے حد خفا تھی۔۔

شموئل آرام سے کبل ہٹاتا فرال کہ قریب بیٹھا اسکے نقوش کو بے حد غور سے دیکھنے لگا تھا۔۔

متورم پلکیں (جیسے ابھی ابھی رونے کہ شغل سے فارغ ہوئی ہو) سو بے پوٹے اور سُرخ ناک چیخ چیخ کہ اُسکے رونے کہ گواہ تھے۔۔

کہ تبھی شموئل نے جذبات اور پشیمانی کی رو میں بہتے اپنے لبوں سے اُسکی آنکھوں کو چھوا۔۔

شموئل کی اس حرکت پہ وہ صدا کی نیند کی کچی لڑکی کسمساتی ہوئی جاگ چکی تھی اوداب
آنکھیں پھاڑے اُس ظالم کو حیرت سے گھور رہی تھی۔۔

فرال اُٹھو کھانا کھا لو۔۔

(ہممم اتنی فکر ہے نا جیسے یہ فرال کہ دل کی آواز تھی منہ سے کچھ بھی کہنا ضروری نہیں
سمجھا گیا تھا)

فرال جانا اُٹھو تم نے دو دن سے کچھ نہیں کھا یا فرال کہ بالوں میں ہاتھ پھیرتے ایک
بار پھر سے پیار سے کوشش کی گی۔۔
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
(ہممم آگیا خیال اتنے دن سے تو بھولا ہوا تھا مجھے)

فرال اُٹھو شاہباش ناراضگی مجھ سے ہے نا تو مجھ سے کہو یوں کھانے سے کیا ناراضگی اُٹھو
میری جان۔۔

فرال کو زبردستی بستر سے نکال کر کھڑا کرتے وہ اُسے نیچے کچن کی طرف لے جانے لگا
تھا۔۔ فرال جسے کافی نقاہت محسوس ہو رہی تھی وہ یہ سوچتے کہ شاید اب وہ اپنی غلطی کا
مداوا کرنا چاہتا ہے اُسکے ساتھ چل دی تھی۔۔

کچن میں رکھی چھوٹی سی ڈائیننگ پہ فرال کو بیٹھاتے وہ بنا اُس سے پوچھے اُسکا فیورٹ کریبی پاستہ بنانے لگا تھا۔

مجھے کچھ وقت لگے گا جب تک تم اس سے کام چلا دو ویسے بھی آج رات کہ لئیے تمہیں انرجی کی کافی ضرورت ہے معنی خیزی سے کہتا وہ اپنے پاستہ کی طرف متوجہ ہوا تھا۔

فرال جو اُس سے معافی کہ الفاظ سُننے کہ انتظار میں تھی اپنے پر گھڑوں پانی گرتا محسوس کرتے وہ یہاں سے چلے جانا چاہتی تھی پر اس وقت شدید آتے چکروں نے اُسے ایسا کرنے سے بعض رکھا تھا تبھی وہ موٹے موٹے انگور کہ دانے حلق میں اُتارتے ہوئے شمول کی پشت کو گھور رہی تھی جو اس وقت سفید بنیان اور سفید ہی ٹراوزر میں اپنے کسرتی بازو تیزی سے چلاتا کوئی ماہر شیف لگ رہا تھا۔

پاستہ کہ بوائے ہوتے ہی اُس میں ساسز وغیرہ ملا تے اور اُس پہ چیز کرش کرتے وہ پلیٹ ریڈی کرتا فرال کہ سامنے رکھ چکا تھا۔

پاستہ سے اُتھتی دلفریب مہک فرال کی بھوک کو مزید چمکا گی تھی اور تبھی اُس نے جلدی جلدی کھانا شروع کر دیا تھا وہ اپنے کھانے میں مصروف تھی جبکہ شمول اُسے گھورنے میں مصروف تھا لائٹ پر پیل کلر کی نائٹی میں اپنے ملائم بازو کی چمک دیکھتی وہ اُسے

مزید پاگل کر رہی تھی یہ وہ نائی تھی جو اُسے باہر پہن کر آنے کی اجازت نہیں تھی پر
آج وہ اُسی میں آرام سے کمرے سے باہر بیٹھی تھی۔۔

فرال جس نے کھانا کھانے کے بعد پانی کا فل گلاس منہ سے لگایا تو پیٹ کی سُکڑی ہوئی
ایک ایک آنت نے شکر کا کلمہ کہا اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی شمول اٹھا تھا اور اُسے
کندھے پہ ڈالتا سیڑھیوں کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔

پوری رات شمول نے اُسے اپنے ہونے اور اپنی محبت کا احساس لفظی عملًا ہر طرح سے
کروایا تھا۔۔

جسے سنتے فرال پچھلی باتوں کو ذہن سے جھٹک چکی تھی آفر آل وہ اُس کا شوہر تھا جو اُسے
چاہتا تھا اور آج نہیں توکل وہ ضرور اُس سے اپنی منوا ہی لے گی اتنا تو اُسے خود پر یقین تھا
ہی۔۔

فرال کی جب صبح میں آنکھ کھلی تو شمول کو اپنے ارد گرد ناپاتے اُس نے خود کون مئے

سرے سے اپنی بات منوانے کہ لئیے تیار کیا۔۔

وہ ایسے ہی اُٹھتے ہوئے تیزی سے کچن کی طرف جاے کوئیچے کی طرف بڑھی تھی (بنا اپنے حلیے کی پرواہ کئیے۔۔)

سیڑھیاں اترتے ہی اُسے بیسمنٹ سے میوزک کی ہلکی آواز بھی سنائی دی تھی جس پہ فرال یہی سمجھی کہ وہ یقیناً نیچے ایکسر سائز میں مصروف ہوگا۔

خود ہی قیاس آرائیاں کرتے وہ کچن کی جانب بڑھ گی تھی جہاں وہ اچھے سے سینڈوچز بنا کر شمول کونا شتہ کرنا چاہتی تھی اور چونکہ مرد کہ دل کاراستہ تو پیٹ سے ہی ہو کر گزرتا ہے اس لئیے وہ بھی اپنی بات منوانے کہ لئیے ہر حد تک جانے کو تیار تھی پر اپنے بچپن کہ خواب سے ایک انچ بھی پیچھے ہٹنے کو نہیں قطعاً نہیں۔۔

کچن میں جاتے ہی اُسکا سر چکرا گیا تھا کیونکہ نمک سے لیکر ہر چیز اُسے ڈھونڈنی پڑ رہی تھی اور اس سب میں ہی اُسے کافی وقت لگ رہا تھا اور وہ یہ بالکل نہیں چاہتی تھی کہ شمول اُوپر آئے وہ سب ریڈی کر کے نیچے لے جانا چاہتی تھی۔۔

تبھی جلدی سے دو سینڈوچز اور فرنج میں پڑے ڈبے سے جو س گلاس میں اُنڈلیتے اپنے

بالوں کو اوپر کر کے میسی سا بن بناتے اور نائٹ ڈریس پہ پڑی شکنوں کو ہاتھ سے ہی صحیح کرتے وہ سہج سہج کہ ہاتھوں میں ٹرے اٹھائے سیڑھیوں سے نیچے جانے لگی تھی۔۔

فرال کا موڈ ٹھیک کرتے اور اُسے مطمئن دیکھتے کل جو دھن شموئل سے نہیں بن رہی تھی وہ آج صبح سے ہی اُسکے ذہن میں کلبلانے لگی تھی جسکی وجہ سے اُس نے اپنے سب میوزیشنز کو صبح چھ بجے ہی کال کر دی تھی تاکہ وہ آج ہی اس سانگ کو مکمل کر سکیں اور اس وقت وہ اُن سب کے ساتھ گانے میں مصروف تھا۔۔

"میری روح کو تیرا عکس ملا۔۔"

نیندوں کو جیسے خواب ملا۔۔

میرے عشق کا حال مت پوچھ۔۔

را۔۔۔

ابھی لفظ اُسکے منہ میں ہی تھے کہ سامنے اُسے فرال دکھی اور وہ جس حلیے میں تھی اُسے دیکھ کر شموئل کو اپنی رگوں میں اُبلتا ہوا خون محسوس ہوا تھا۔۔

وہیں فرال کو بھی اپنے حلیے نے کافی شرمندہ کیا تھا پر اب اس شرمندگی کا کوئی فائدہ نہیں تھا کیونکہ پانی سر سے گنہر چکا تھا۔۔

تبھی خون رنگ آنکھوں سے فرال کو گھورتے وہ ایک جھٹکے سے اٹھا اور پھر فرال کا ہاتھ تھامتاً سے لئیے اوپر کی طرف بڑھنے لگا جبکہ فرال کا بہت دل سے بنایا سینڈوچ جو اس اور ٹرے وہیں زمین پہ گرے اپنی ناقدری پہ ماتم کناں تھے۔۔۔

شموئیل سختی سے فرال کی بازو کو دبوچے اُسے گھسیٹتا ہوا ایسمنٹ کی سیڑھیوں سے گنہر رہا تھا جبکہ فرال کی دہائیاں ساتھ ساتھ جاری تھیں۔۔

I am sorry shamoil..

مجھے نہیں پتہ تھا نیچے تمہارے مہمان ہیں پلیز میرا بازو چھوڑو۔۔۔

پر وہ اس وقت جتنے طیش میں تھا اُسے کوئی آواز سنائی ہی نہیں دے رہی تھی۔۔

اچھانا غلطی ہوگی میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا مجھے نہیں پتہ تھا تمہارے گیسٹ آئے

ہوئے ہیں۔۔

ہم آرام سے بات کر لیتے ہیں مجھے چھوڑو تو شمو نیل لیل۔۔۔ وہ جتنا چیخ سکتی تھی خود کو بچانے کے لیے وہ کوشش کر رہی تھی۔۔

(جبکہ اس وقت شمو نیل اتنی مضبوطی سے اُسکا بازو کھینچے اُسے گھسیٹ رہا تھا کہ جیسے جڑ سے ہی نکال دینا چاہتا ہو۔۔)

بنافراں کی آہ و بکا کی پرواہ کیسے آخر کار شمو نیل نے اُسے کمرے میں لا کر ہی دم لیا۔۔
 پر بات شاید یہیں ختم ہونے والی نہیں تھی اب فراں کی بازو کی جگہ شمو نیل کہ ہاتھ میں اُسکا چہرہ تھا جسے وہ پوری شدت سے دبوچے ہوئے تھا۔۔
 فراں کا چہرہ دبوچے وہ غصے سے پاگل ہوتے ہوئے اپنی لال انگارہ بنی آنکھوں سے اُسے گھور رہا تھا جبکہ اُسکے یوں تکنے سے فراں کو اپنا وجود ٹھنڈا پڑتا محسوس ہو رہا تھا۔۔ رات والے اور اس شمو نیل میں کہیں کوئی مماثلت دیکھائی ہی نہیں دے رہی تھی۔۔

کیا تم مجھے بتانا چاہو گی کہ اس حلیے میں وہاں تم کیوں آئی (ایک ایک لفظ اس قدر چُبا کر ادا کیا گیا تھا کہ جیسے دانتوں کے بیچ وہ فراں کو کچل رہا ہو)۔۔

پر جس قدر سختی سے وہ منہ دبوچے کھڑا تھا وہ کچھ بول ہی نہیں پائی تھی سو صرف منہ ہلا

کر رہ گئی۔۔۔

تم نے اپنا حلیہ دیکھا ہے ایسے... ایسے کیسے آسکتی ہو تم وہاں؟؟

ایک جھٹکے سے فرال کا منہ چھوڑتے وہ اپنے بال نوچتا دور ہوا۔

جبکہ دو قدم پیچھے کو ہوتے فرال نے خود کو سنبھالا اور اُس پھرے ہوئے شخص کہ

قریب ہوئی۔۔۔

دیکھو شمو نیل مجھے نہیں پتہ تھا سچ میں نہیں پتہ تھا میں تو تمہارے لئے ناشتہ۔۔

شٹ آپ بھاڑ میں جائے تمہارا ناشتہ سیدھی سی بات تو یہ ہے کہ تم ایک بیہودہ لڑکی ہو

جو اپنا جسم دیکھنا چاہتی ہے غیر مردوں کو داد وصول کرنے کے لئے۔۔

شمو نیل کہ الفاظ کسی نیزے کی طرح فرال کو چبھتے تھے تبھی وہ آنکھیں پھاڑے بس اتنا

ہی بول پائی۔۔

شمو نیل۔۔

کیا شمو نیل ہاں۔۔۔ تم ایک بگڑی ہوئی لڑکی ہو اور ویسے بھی تمہاری ماں کو نوٹ

چھاپنے اور تمہارے باپ کو کچن سے فرصت ملتی تو وہ تمہیں کچھ تمیز سکھاتے نا۔۔

رُخ موڑ کہ کھڑے شموئیل کو بازو سے پکڑتے اپنی طرف کرتے ہوئے وہ کرب سے
گو یا ہوئی۔۔

بس بہت ہوا شموئیل میں مانتی ہوں میری غلطی ہے پر جان بوجھ کر نہیں کیا میں نے پر
تم اس طرح سے میرے ماں باپ کو بیچ میں مت لاؤ پلینرز۔۔

کیوں نالاوں ہاں کیوں نالاوں وہ دونوں ہی تمہیں تمیز سیکھانے میں فیمل رہے ہیں پر
فکر مت کرو میں تمہارے سارے کس بل نکال دوں گا تم سمجھتی کیا ہو خود کو تمہیں تو
شکر کرنا چاہیے کہ میں نے۔۔ شموئیل ملک نے تمہیں اپنی بیوی ہونے کا شرف بخشا
ہے۔۔

(فرال حیرت سے کھڑی اُس شخص کہ منہ سے نکلے الفاظ کو سُن رہی تھی جو اُس سے
محبت کا دعویٰ کرتا تھا پر ان سب باتوں کو سائیڈ پہ رکھتے اُس نے صرف اتنا کہا۔۔

(شموئیل میں کیا کہہ رہی ہوں ایک لفظ بھی اور کہا تو اچھا نہیں ہو گا جو کہنا ہے جو مسئلہ
ہے مجھ سے کہو میرے پیرنٹس پہ مت جاؤ سمجھے۔۔

(ایک لڑکی وہ بھی وہ جسکے لئے اُسکے ماں باپ ہر چیز سے بڑھ کہ ہوں اُسکے لئے یوں
اُس شخص سے جس سے محبت کی وہ ابھی فقط پہلی سیرٹھی پر ہی تھی کچھ بھی سُننا مشکل

تھا)

کیوں سچ کڑوا لگ رہا کیا؟؟ کیا ایسا نہیں ہے شموئیل نے طنزیہ کہتے فرال کو تکتے بھنویں
اُچکایں۔۔

اگر میرے ماں باپ ناکام رہے ہیں تو تمہارے کونسا کامیاب رہے ہیں انہوں نے بھی
تو ایک جانور ہی پیدا۔۔

فرال کہ الفاظ ابھی مکمل بھی نہیں ہوئے تھے کہ شموئیل کا ہاتھ فرال پہ اٹھا تھا۔۔

فرال کہ چہرے پہ پڑتے تھپڑ کی آواز پہ وہ کافی حد تک ہوش میں آیا تھا۔۔

جبکہ اس قدر مضبوط ہاتھ چہرے پہ پڑتے ہی فرال کا بنایا بن کھلتے ہی بال چہرے پہ بکھر

گئے تھے اور جب اُس نے حیرت سے پھٹی آنکھوں سے شموئیل کو دیکھا تو اپنا ہاتھ

فرال کہ چہرے پہ چھپے اور پھٹے ہونٹ سے نکلتا خون دیکھ کر اُسے اپنی غلطی کا احساس

ہوا تھا۔۔

Oh my God i am sorry i am so sorry my love..

معذرت کرتا جھٹ سے ٹشونکا تا وہ فرال تک پہنچا تھا مجھے غصہ آ گیا فرال کچھ سمجھ میں

ہی نہیں آیا پلیر اس سے پہلے کہ وہ ٹشو اُسکے ہونٹ پہ رکھتا فرال نے اپنے دونوں ہاتھ اُسکے سینے پہ دھرتے زور سے دھکا دیا۔۔

How dare you..

تم۔۔ تم نے مجھ پہ ہاتھ اٹھایا تمھاری ہمت کیسے ہوئی ہاں؟؟؟

میں کہہ رہا ہوں نا غلطی ہوگی اب تم اتنی سی بات پہ ایشو تو مت بناو اپنی بات مکمل کرتے وہ پھر سے اپنا ہاتھ اُسکے چہرے کی طرف بڑھاتا آگے ہوا۔۔

خبردار۔۔ خبردار جو مجھے چھوا بھی اُنکلی اٹھاتے وارن کرتی ہوئی وہ کوئی پھری ہوئی شیرنی لگ رہی تھی۔۔

فرال دیکھو تو خون نکل رہا ہے مجھے دیکھنے تو دو۔۔ (کیا یہ کچھ پل پہلے والا شمو نیل تھا؟؟؟)

دفعہ ہو جاو آوٹ۔۔۔ جاو یہاں سے فرال نے شمو نیل کو باہر کی طرف دھکیلا۔۔۔

پر فرال تمہیں ضرورت ہے فرسٹ ایڈ کی۔۔

نکو جاو جاو یہاں سے میں تمھاری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی شمو نیل کو دھکیلتے دروازہ

بند کرتے وہ وہیں بیٹھتے رونے لگی تھی جسے آج تک پھولوں کی چھڑی سے نہیں چھوا

گیا تھا وہ آج اُس شخص کی محبت میں یوں روندی جا رہی تھی۔۔

فرال پہ ہاتھ اٹھانے کہ بعد شموئیل وہ بات اور اُس وقت کا غصہ سب بھول گیا تھا اب اُسے یاد تھا تو صرف اتنا کہ اندر جو ہے وہ تکلیف میں ہے اور اُسکی تکلیف برداشت کرنا شموئل کہ لئے مشکل تھا۔۔

تبھی کچھ دیر یو نہی کھڑے رہنے کہ بعد وہ پھر سے دروازے کی جانب لپکا اور دروازہ بجانے لگا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فرال بے بی دروازہ کھولو۔۔

اچھا مجھے اندر تو آنے دو فرال۔۔

فرال دروازہ کھولو تمہیں آواز نہیں آرہی اب کی بار غصے سے کہا گیا پر جواب اب بھی نہیں ملا تھا تبھی وہ چابیوں کہ لئے نیچے بیسنٹ کی طرف گیا جہاں اب کوئی نہیں تھا وہ سب نا جانے کب کہ جا چکے تھے فرش پہ گرے سینڈ وچراور جو سب ویسے ہی پڑا تھا۔۔

شادی کہ اتنے دنوں بعد آج پہلی بار فرال نے کچھ بنایا تھا تبھی اُن سینڈ وچز کو دیکھتے ہوئے شموئیل نے اُنہیں اُٹھایا اور ایک بانٹ لی۔۔

آخر وہ اُس دشمن جان کی محنت کیسے ضائع ہونے دے سکتا تھا۔۔

چابیاں ڈھونڈتے وہ ایک سینڈ وچ کھا چکا تھا جبکہ دوسرا ہاتھ میں پکڑے اب وہ اوپر کی جانب بڑھ رہا تھا کہ تبھی فون کی بیل بجی۔۔

ہاں بھی کیا باتیں ہو رہی ہیں؟؟

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فرال تمہیں پتہ ہے وہ جو کالج میں ہمارے ساتھ پڑتی تھی۔۔

کون کس کی بات کر رہی ہو تم؟؟

یار وہ جو ٹاپر تھی اور بہت ہی کوئی ذہین قسم کی لڑکی تھی۔۔

ہاں ہاں۔۔۔ حریم کی بات کر رہی ہونا تم۔۔

ہاں وہی یار سنا ہے اُسکی جہاں شادی ہوئی ہے اُسکا شوہر اُسے بہت مارتا پیسٹنا ہے۔۔

اوہ۔۔۔ واقعی تو پھر تو اُسے فوراً الگ ہو جانا چاہیے ایک تو مجھے یہ سمجھ نہیں آتی یہ کونسی لڑکیاں ہوتی ہیں جو اتنا ظلم سہتی ہیں لات ماریں ایسے مردوں کو اور خود سے آگے بڑھیں آخر کو وہ پڑھی لکھی ہے اپنی ذمہ داری خود اٹھا سکتی ہے۔۔۔

گھٹنوں کہ بل بیٹھے روتی ہوئی فرال کہ کانوں میں اپنی ہی آواز گونجی تھی۔۔۔

اور آج وہ جان پائی تھی کسی کہ لئیے ایسی بات کرنا بہت آسان ہے پر جب یہی خود کہ سر پہ پڑے تو لگ پتہ جاتا ہے۔۔۔

وہ ایک پڑھی لکھی ایلٹ کلاس سے تعلق رکھنے والی لڑکی تھی اور وہ یہ سب ناتوسہہ سکتی تھی اور ناہی سہنا چاہتی تھی تبھی ایک عزم سے اُٹھتی وہ الماری کی جانب بڑھی اور اپنا پاسپورٹ ڈھونڈنے لگی جو نا جانے شموئیل نے کہاں چھپایا ہوا تھا۔۔۔

پر جب ہر جگہ ڈھونڈنے سے بھی پاسپورٹ ناملا تو تھک ہار کہ وہ اپنا ضروری سامان ہینڈ کیری میں ڈالنے لگی کیونکہ اب وہ اس سائیکو کہ ساتھ رہنے والی نہیں تھی۔۔۔

ہیلو۔۔۔

ہاں ہیلو شمو نیل بیٹا میں حیدر۔۔

(اُن کا فون بھی ابھی آنا تھا دل ہی دل میں منہ بنا کر کہتے شمو نکل نے آواز میں بشاشت بھرتے کہا) ہیلو انکل کیسے ہیں آپ؟؟

میں تو بالکل ٹھیک ہوں بیٹا پر تم لوگ کی کی دن غائب رہتے ہو تو فکر ہوتی ہے تمھاری۔۔

انکل آپ کو تو پتہ ہے موبائل سگنلز نہیں ہیں یہاں اور دوسرا ہم پورا دن ہائیکنگ وغیرہ میں اتنا بڑی رہتے ہیں کہ وقت ہی نہیں مل پاتا۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آئی نو بیٹا یہ تم دونوں کا ہنی مون ہے تجھی ہم بھی بار بار کال کر کہ پریشان نہیں کرتے پر اپنی خیریت تو بتاتے رہا کرونا۔۔

جی انکل بالکل اب شکایت کا موقع نہیں ملے گا آپ کو اور فاران اور آنٹی کیسے ہیں؟؟

سب ٹھیک ہیں بیٹا فرال کیسی ہے بات ہو سکتی ہے کیا؟؟

فرال کہ ذکر پہ شمو نکل نے اوپر کی طرف دیکھا جہاں سے فرال بیگ اٹھائے آتی دکھی۔۔

وہ انکل فرال تھوڑی ناراض ہے مجھ سے ایکیچولی وہ یہاں پر خوش نہیں ہے کچھ پر میں پوری کوشش کرتا ہوں کہ وہ خوش رہے۔۔

تبھی شموئل اپنی بات مکمل کرتے فون کریڈل پہ رکھنے کہ بجائے سائیڈ پہ رکھتا فرال تک پہنچا۔۔

کہاں جا رہی ہو تم؟؟

میں کہیں بھی جاؤں تمہارا سب سے کوئی کنسرن نہیں ہے سمجھے۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پر فرال بتاؤ تو جا کہاں رہی ہو۔۔

میں نے کہاناٹس نن آف یور بزنس اور ایک بات میری سن لو میں کوئی جاہل گوار نہیں ہوں جو ہر حال میں تمہارے ساتھ گزارا کرونگی میں اب ایک پل بھی یہاں رکنے والی نہیں ہوں سمجھے فرال غصہ میں چلاتی ہوئی آگے بڑھنے لگی تھی کہ تبھی شموئل نے کہا اوکے انکل سے بات کر لو جانے سے پہلے۔۔ (وہ جو کرنا چاہتا تھا وہ کر چکا تھا)

کیا ڈیڈی کی کال ہے؟؟

ہاں۔۔

اپنے ڈیڈی کا سنتے فرال فوراً سے ریسپور کی جانب بڑھی تھی جبکہ شموئل فرسٹ ایڈ
 باکس لینے اوپر کی طرف چل دیا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا یہاں سے جانے والی نہیں ہے
 وہ۔۔

ہیلو ڈیڈی۔۔

یہ سب کیا ہے فرال تم لوگ ہنی مون پہ ہو یا کسی محاذ پہ اور یہ کیسے بات کر رہی ہو تم
 اُس سے وہ شوہر ہے تمہارا۔۔

آپ کچھ نہیں جانتے ڈیڈی وہ بہت جنگلی ہے اُس نے۔۔ اُس نے مجھے مارا ہے روتے
 ہوئے فرال نے شکوہ کیا۔۔

کیا اا۔۔ کیا کہہ رہی ہو بات کرو او میری۔۔۔

حیدر کہ کہنے پہ فرال نے اپنی طرف بڑھتے شموئل کو فون دیا (اب تو ڈیڈی مجھے خود
 یہاں سے آکر لے جائیں گے)۔۔

شموئل یہ۔۔ یہ کیا کہہ رہی ہے تم نے میری بیٹی پہ ہاتھ اٹھایا۔۔

کیا اا۔۔ فرال نے آپ سے یہ کہا۔۔ ہاں بالکل۔۔

اگر وہ کہہ رہی ہے تو صحیح ہی کہہ رہی ہوگی بٹ ایسا نہیں ہے اُسے بس اس جگہ سے ایشو ہے انکل پر i swear ہم کچھ دن بعد نیویارک کہ لئیے نکلنے والے ہیں بس یہ کچھ کام ختم کر لوں۔۔

تو کیا وہ جھوٹ بول رہی ہے۔۔

جی انکل آپ تو جانتے ہیں میں کتنا چاہتا ہوں اُسے تو پھر میں ایسا کیسے کر سکتا ہوں بلکہ میں تو ایسا کچھ کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔۔

(اس وقت فرال کو وہ کوئی بہت پائے کا ادا کار لگا تھا جو اتنی صفائی سے کھڑا جھوٹ بول رہا تھا)۔۔

حیدر صاحب پوری طرح سے شموئیل کی باتوں سے ٹریپ ہو چکے تھے۔۔ میں بہت شرمندہ ہوں فرال کی وجہ سے بیٹا بس تھوڑی موڈی ہے تم ماسٹڈ مت کرنا بلکہ میری بات کرو اور میں سمجھاتا ہوں اُسے۔۔

جی انکل۔۔

اب شموئیل نے فون فرال کی جانب بڑھایا۔۔

فرال یہ تم کیا کر رہی ہو اب جھوٹ بھی بولو گی مجھ سے۔۔

نہیں ڈیڈی ایسا نہیں ہے یہ جھوٹا ہے۔۔

تم نے بہت شرمندہ کیا ہے مجھے ایسے بچپنے کی اُمید بالکل نہیں تھی مجھے تم سے دوبارہ

شکایت کا موقع ناملے۔۔ وہ دو چار مزید فرال کو سُناتے فون رکھ گئے تھے۔۔

جبکہ فرال اُنہیں پُکارتی ہی رہ گئی۔۔



NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میں ٹھیٹا تارا۔۔"

نامبر سہارا۔۔

اللہ دی سوں میں تے۔۔

میں تر یاد و بارہ۔۔

عشق گو نگار یا۔۔

ہنجو بولد اریا ہاں جی۔۔۔"

فون بند ہو گیا تھا پر ریسپوراب بھی روتی ہوئی فرال کہ ہاتھ میں تھا آج اُسکے جان سے
 پیارے باپ نے بھی اُسکا یقین نہیں کیا تھا اور وہ بھی صرف اس شخص کی وجہ سے جس
 کی وجہ سے وہ اُن کہ سامنے جھوٹی پڑگی تھی اپنے سامنے کھڑے شمول کو آنسو بھری
 آنکھوں سے دیکھتے اُس نے غصہ سے چہرہ جھکا لیا۔۔

"ہاں جی بولدار یا۔۔"

مشک کھوندار یا۔۔



کچھ دیر یو نہی فرال کو کھڑے روتا دیکھ اب وہ پاؤں کہ بل زمین پہ اُسکے سامنے بیٹھ گیا
 تھا۔۔

چیچ۔۔۔ بہت بُرا ہوا فرال مسکراتے ہوئے ہمدردی جتاتے اُس نے کاٹن پہ اسپرٹ
 لگاتے اُسکے ہونٹ پہ سے جما ہوا خون صاف کرنا شروع کیا پہلے جو اُسکے ہاتھ لگانے پہ
 بھی رضامند نہیں تھی اب اتنی بُری طرح سے ٹوٹی تھی کہ اُسے منع کرنے کی بھی

ہمت نہیں تھی۔۔

"میں ٹٹیاتا رہا۔۔

نامبر سہارا۔۔

اللہ دی سوں میں تے۔۔

میں تر یاد و بارہ۔۔"

اُسکے ہونٹوں پہ جما خون صاف کرتے اب ہاتھ پہ کوئی ٹیوب لگاتا وہ اُسکے لب پہ لگانے لگا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایسے رو کر اپنی اتنی حسین آنکھوں کو تکلیف مت دو میری جان میں یہ سہہ نہیں پاؤنگا کیونکہ میں بہت چاہتا ہوں تمہیں اتنا کہ شاید بیان بھی نا کر پاؤں۔۔

شموئل کہ نکلے الفاظ پہ فرال نے جھکی نظریں اٹھائے حیرت سے دیکھا تھا جیسے پوچھنا چاہتی ہو کیا واقعی یہ محبت ہے؟؟

ایسے مت دیکھو محبت تو واقعی بہت کرتا ہوں پر سب غلطی ہی تمہاری ہے تم وہ کرتی ہی نہیں جو میں چاہتا ہوں۔۔

"سانواں کھونداریا۔۔"

درد ہونداریاہاں جی۔۔

ہونداریا۔۔

پاس رہ کہ بھی دور رہے ہو۔۔

دور رہ کہ میرے دل میں۔۔"

اور تم کیا چاہتے ہو خود میں ہمت جمع کرتے فرال نے سسکی بھرتے سوال کر ہی ڈالا۔۔

جس پہ شموئیل نے اُسکے ہاتھوں کو تھامتے اپنے لبوں سے لگایا۔۔

میں بس اتنا چاہتا ہوں کہ تم صرف مجھے چاہو مجھے دیکھو مجھے سوچو میرے علاوہ اور کچھ

نہیں کچھ بھی نہیں میں چاہتا ہوں کہ تم بھول جاو اپنی پچھلی زندگی اب بس وہ یاد رکھو جو

پل ہم ساتھ گزراں۔۔

"دے کہ نشانی بھولنے والے۔۔"

رہتے ہو میرے دل میں۔۔

بارش کی بوندیں کیا کیا یاد دلائیں۔۔

گرتی ہیں جیسے ویسے دل کو جلائیں۔۔"

اور صرف وہ کرو جو میں کرنے کو کہوں ایک مشرقی بیوی کی طرح میرے آگے پیچھے
گھوموں مجھے اپنی دُنیا سمجھو اور باہر کی دُنیا کو بالکل فراموش کر دو۔۔

اور اگر۔۔ اگر میں ایسا نا کرنا چاہوں تو؟؟؟

"ٹوٹے دلوں کو یوں جوڑنے والے۔۔

میری صدائیں دُعائیں بھی تو سُن۔۔

مجھے دیکھا کہ تو چہرہ کبھی تو۔۔

رکھ لے میرا بھرم۔۔

کچھ دیر قبل جو آنکھوں میں محبتوں کا جہاں سمائے اُسے تک رہا تھا اب اچانک سے اُسکی
آنکھوں کہ رنگ بدلے تھے (اس شخص کی آنکھوں کی طلب بدلتے سیکنڈز نہیں لگتے
تھے) یہ سب تو تمہیں کرنا ہی ہو گا اب چاہے وہ تم خوشی سے کرو یا پھر زبردستی سے۔۔

شموئیل میں یہ سب نہیں چاہتی میں ایسے زندگی نہیں گزار سکتی زندگی گزارنے کہ

میرے بھی کچھ پلانز ہیں تم میری ذات کی یوں نفی نہیں کر سکتے۔۔

"کیا پیار سزا ہے؟؟"

جو میں نے کیا ہے۔۔

نہیں ملنا تھا۔۔

تو دل کیوں دیا ہے؟؟

دل کہ گھر وندے میں ایک سپنا سجایا۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry



لگنے لگا ہے کوئی اپنا پر ایسا۔۔

میں کر سکتا ہوں میں شوہر ہوں تمہارا مزاجی خُدا ہوں میری ذمہ داری ہے تمہاری

ضرورت پوری کرنا اور تمہاری ذمہ داری ہے میری خواہشات پوری کرنا اور بس

بیویوں کا یہی کام ہوتا ہے اب تم یہ بھی تو دیکھو میں کتنا پیار کرتا ہوں تم سے میری دُنیا تم

سے شروع ہو کر تم پہ ہی ختم ہوتی ہے تو کیا تم میرے لئے اتنا نہیں کر سکتی بہت نرمی

سے اُسکے چہرے پہ آئے بال کان کہ پیچھے اڑتے اُسے کہا گیا۔۔

نہیں۔۔ نہیں کر سکتی شموئیل کی تو باتوں سے ہی اُس کا دم گھٹنے لگا تھا کجا کہ اُس پر عمل

کرنا۔۔

"دل کہ گھر وندے میں اک سپنا سجایا۔۔

لگنے لگا ہے کوئی اپنا پر ایسا۔۔

راتیں بھی میری نہیں تنہا اب۔۔

کیسے کروں یہ کہانی بیاں۔۔

دل جو دھڑکتا تھا اب وہ کہاں ہے۔۔

وہ بھی کہیں کھو گیا۔۔"

پہلے جو بہت نرمی سے بیٹھا اُسکے ہاتھ اور چہرے کو وقتاً فوقتاً سہلارہا تھا اب اُس نرمی میں

سختی در آئی تھی۔۔

مجھے اپنی بات پہ انکار سُننا پسند نہیں ہے تمہیں ہر حال میں وہی کرنا ہو گا جو میں کہوں گا۔۔

پر شموئیل۔۔

ششش بس اب خود کو آرام دو جاو فریش ہو اور ریسٹ کرو کیونکہ تم فریش دکھنی چاہیے

ہو مجھے۔۔

پر میں جاننا چاہتی ہوں کہ اگر تم مجھے اتنا ہی چاہتے ہو تو پھر تم نے مجھ پہ ہاتھ کیوں
اٹھایا؟؟؟

تمہیں پتہ ہے میرے بابا کہتے تھے ہر غلطی کی سزا ہوتی ہے اور آج کا یہ تھپڑ تمہاری
سزا تھا اب کوشش کرنا آگے کوئی غلطی ناہوز میں پہ سے اٹھتے اُسکا سر چومتے وہ وہاں
سے ہٹ گیا تھا۔۔

جبکہ یہ بات کرتے شمو نیل کہ رویہ سے ٹپکتی وحشت فرال کا دل سُکیر گی تھی۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

(اگلادن...)

اتوار کا دن تھا صبح کہ دس بج رہے تھے۔ موسم بھی کافی حد تک نارمل سا تھا سورج کی
بادلوں کے ساتھ آنکھ مچولی چل رہی تھی۔۔

کبھی بادل سورج کے پیچھے چلے جاتے تو کبھی سورج بادلوں کی اُٹ میں۔۔

پراس جگہ اور یہاں کہ موسم کی خوبصورتی سے ناراض اور نابلد ایک وجود تھا جو ابھی

تک محو خواب تھا۔۔ رات بھر ماں کا دیا لیکچر کانوں اور ذہن میں چلتا رہا تھا تبھی نیند بہت دیر سے مہربان ہوئی تھی۔۔

رات میں فرال کو زینب کی کال آئی تھی جنہوں نے حیدر کی لگائی گئی شکایات کہ باوجود اپنی ضدی اور ہٹ دھرم بیٹی کو کافی پیار سے سمجھانے کی کوشش کی تھی۔۔

فرال میرے بچے دیکھو میں تمہاری بات سمجھ رہی ہوں اور میں یہ بات بھی مان رہی ہوں کہ وہ بہت زیادہ ہی حساس ہے تمہارے لئے دیکھو بیٹا مرد محبت تو بہت آسانی سے کر لیتا ہے پر اب یہ آگے عورت پہ منحصر ہے کہ وہ کب تک اُسے اُسی کی محبت کہ حصار میں رکھ سکتی ہے۔۔

پر ماما وہ میری کوئی بات نہیں سنتا بلکہ۔۔ بلکہ اپنی ہر بات مجھ پر تھوپنا چاہتا ہے ایسے کیسے ہو سکتا ہے میں انسان ہوں صرف اُسکی بیوی نہیں میری بھی فیملنگز ہیں میرے بھی کچھ خواب اور خواہشات ہیں۔۔ کیا ایک بیوی ہو کر کچھ چاہنا جرم ہے آپ ہی بتائیں مجھے۔۔

دیکھو فرال ابھی یہ رشتہ اور اُس سے جڑی ہر چیز نی ہے تم دونوں کہ لئے سو تم دونوں کو ہی سمجھنے میں وقت لگے گا پر تم ایک لڑکی ہو اور ہماری سوسائٹی ہمیشہ لڑکی سے ہی اُمید رکھتی ہے اور۔۔ اگر دیکھا جائے تو یہ صحیح بھی ہے مرد تو تقریباً ہوتا ہی عقل سے

پیدل ہے عورت ہی اپنی عقل اور سمجھ سے سب صحیح کر سکتی ہے۔۔

تو پھر آپ ہی بتائیں مجھے تو کچھ سمجھ ہی نہیں آرہا فرال نے اپنا سر پکڑتے نیچے بیسمنٹ کی جانب دیکھا جہاں کچھ دیر قبل شموئل غائب ہوا تھا۔۔

کیا تم میری بات مانو گی؟؟

ہاں بالکل۔۔

دیکھو میری جان ابھی تم سب بالکل ویسا ہی کرو جو وہ کہتا ہے یا جیسا بھی وہ چاہتا ہے اُسے اپنی محبت اور وفا کا ثبوت دوا سے یقین دلاؤ تم اُسی کی ہو۔۔ اور جب تم اُسکی ہر بات مانو کی تو بہت جلد وہ بھی تمہاری سُننے اور ماننے لگے گا۔۔

کیا واقعی میں ایسا ہوگا؟؟

بالکل ضرور ہوگا۔۔

اور اب فرال نے کوئی راستہ نادکھتا پا کر اُنکی بات ماننے کا فیصلہ کر لیا تھا

صبح ہی صبح نک سک سے تیار شموئل کمرے میں داخل ہوا تھا اور ساتھ ہی بلا سنڈرز

ہٹاتے فرال کو پکارنے لگا تھا۔۔

Hey wake up darling..

شموئیل کی ایک ہی آواز پہ بستر میں پڑی فرال نے پٹ سے آنکھیں کھولی تھیں۔۔

سیدھا لیٹے ہونے کہ باعث آنکھیں کھلتے ہی پہلی نظر سامنے دیوار پہ پڑی تھی جہاں

لارج سائز کی اُن دونوں کی شادی کی تصویر نصب تھی۔۔

یہ collage نما تصویر تھی جہاں ایک طرف فرال کہ نکاح نامہ پہ سائن کرنے کی

پکچر تھی تو دوسری طرف شموئیل کی۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ تصویر دیکھتے فرال نے ایک لمبی سانس کھینچتے جو نہی اُوپر دیکھا وہیں چھت پہ شموئیل

کی تصویر لگی ہوئی تھی۔۔

وہ تصویر دیکھتے فرال جھٹ سے اُٹھ بیٹھی تھی جبکہ سامنے دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا

شموئیل جو کب سے پُر شوق نگاہوں سے اُسے دیکھ رہا تھا اُسکی طرف بڑھنے لگا تھا۔۔

کیسا لگا بے بی؟؟ تم نے تو بڑا لیٹ دیکھا مجھے لگا تھارات میں ہی دیکھ لیا ہوگا۔۔ (رات

میں جب فرال کمرے میں آئی تھی تو وہ اتنی ڈپر پریس تھی کہ سیدھا اندھیرے کمرے

میں چلتی بستر پہ آگی تھی اور تبھی شموئل کی کارستانی دیکھ نہیں پائی تھی)

یہ سب۔۔ کب۔۔ کب کیا تم نے کل رات میں ہی جب تم اپنی ماما کہ ساتھ مصروف تھی۔۔

کیسا لگا؟؟؟

چھت پہ تصویر کون لگاتا ہے شموئل؟؟ اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے اکتاہٹ بھرے لہجے میں فرال نے سوال کیا (وہ روز اٹھتے ساتھ ہی جھنجھلا جاتی تھی کیونکہ ایک لمبا بورنگ دن اُسکے انتظار میں ہوتا تھا جس میں اُس نے پورا دن بولائے بولائے پھرنا ہوتا تھا)۔۔۔

چھت پہ تصویر اس لئے لگی ہے تاکہ تم اٹھتے ساتھ ہی مجھے دیکھو اور یہ یاد رکھو کہ میں تمہاری زندگی کا واحد اور لازمی حصہ ہوں۔۔

فرال کی گردن پہ ہاتھ رکھتے اور انگوٹھے سے اُسکے چہرے کو سہلتے شموئل نے ایک جذب سے کہا جبکہ صبح ہی صبح شموئل کہ میں میں اور صرف میں والے ڈائلاگز سنتے فرال روہانسی ہونے لگی تھی۔۔

کہ تبھی شموئل نے اپنے ہاتھ میں پکڑی ٹیوب کا ڈھکن کھولا تھا اور اپنی انگلی پہ لگاتا فرال کہ ہونٹ پہ لگانے لگا تھا۔

اب چلو اٹھو بہت دیر ہو رہی ہے ہمیں جانا بھی ہے۔۔

جانے کی بات پہ فرال فوراً بیڈ سے نیچے اتری تھی۔۔

کیا اہم کہیں جا رہے ہیں؟؟

ہاں ہم ناشتہ کرنے باہر جا رہے ہیں اپنے سامنے کھڑی اپنی بیوی کی چمکتی آنکھیں دیکھتے ہوئے اُس نے آگے بڑھتے اُسے خود سے لگایا تھا اوکے اب ریڈی ہو جاؤ واشروم میں تمہارا ڈریس ہے چینج کر کہ فوراً باہر آؤ میں انتظار کر رہا ہوں تمہارا۔۔

شموئل اپنی بات مکمل کرتا باہر نکل گیا تھا جبکہ فرال خوشی سے ہانپتی ہوئی با تھر و م کی جانب بڑھی تھی جہاں ایک اور سر پر اُڑا سکے انتظار میں تھا۔

وہاں ہینگ ہو کوئی شلوار قمیض اور بڑا سا ڈوپٹہ نہیں بلکہ ایک جمپ سوٹ تھا جس پہ کالی اور سفید دھاریاں تھیں حیرانی سے اُس سوٹ کو دیکھتے فرال نے اُس ڈریس کو چومتے

ہوئے خود سے لگایا تھا اور اب وہ خوشی خوشی چلیج کرتی آئینہ کہ سامنے کھڑی ہوئی تھی
 جہاں اُس نے ڈارک میرون لپ اسٹک کاشیڈ لگاتے کا جل لگایا اور بالوں میں یو نہی ہاتھ
 چلاتے سنیکرز پہنتی باہر کی جانب بھاگی کہ کہیں شموئیل کا ارادہ نابدل جائے۔۔

جب سے وہ اس جگہ آئی تھی بس ایک سے دو بار ہی اس دروازے سے نکل پائی تھی اور
 جب بھی نکلی تھی واپسی بھیانک رہی تھی پر آج وہ خود اُسے لے جا رہا تھا۔۔
 وہ جیسے ہی باہر نکلی سامنے ہی بلیک کلر کی ہیوی بانیک پہ ہیلیمٹ پہنے شموئل پہ نظر گی جو
 اُسکے انتظار میں کھڑا تھا وہ بھاگتی ہوئی اُس تک پہنچی تھی۔۔

شموئل تو اُسکے چہرے پہ پھیلے خوشی کہ رنگ دیکھتا مدہوش سا ہونے لگا تھا کہ تبھی اُسکی
 نظر اُسکے ہونٹوں پہ گی جو ڈارک کلر سے سجے ہوئے تھے جسے دیکھتے ہی وہ اُسے کہنا چاہتا
 تھا کہ وہ اسے صاف کر دے پر پھر اُسکی خوشی کا خیال رکھتے وہ یہ کہہ نہیں پایا تھا ویسے
 بھی وہ اپنی کل کی حرکت پہ کچھ شرمندہ سا تھا اور یہ سب وہ اُسی کہ لئیے کر رہا تھا تبھی
 کچھ سوچتے ہوئے وہ اُسکے ہونٹوں پہ جھکا تھا اور جب پیچھے ہوا تو کافی حد تک لپ اسٹک
 ہٹ چکی تھی سو مطمئن ہوتے اُس نے اپنے سامنے رکھا ہیلیمٹ فرال کو پہنایا جو جھینپتے

ہوئے نظریں چُرا رہی تھی۔۔

ہیلیمٹ پہناتے ایک لائٹ سی بلیو جینز کی جیکٹ شموئل نے اُسکی جانب بڑھائی تھی جس پر بڑا بڑا انگریزی میں "my queen" لکھا ہوا تھا شموئل نے بہت پیار سے وہ جیکٹ اُسے پہنائی تھی جس پہ فرال آنکھوں میں تشکر کہ جذبات لئیے اُسے پہنتے ہی بائیک پہ چڑھتے اُسکے پیچھے بیٹھ گی تھی۔۔

بائیک بہت تیزی سے ہو میں اڑتی ہوئی اُس جنگل سے باہر نکل رہی تھی جبکہ شموئل کو مضبوطی سے پکڑے بیٹھی فرال اُسکی پشت پہ سرد دھرے آنکھیں موندے اُس کھلی تازہ ہوا کو خود میں اتار رہی تھی۔۔

وہ کھلی ہوا میں اڑتا وہ پنچھی تھی جسے ایک شکاری نے قید کر لیا تھا اور وہ سہمی ہوئی اُس پنجرے میں دُکی بیٹھی تھی پر آج وہ پنچھی پھر سے ہواوں میں اڑان بھر رہا تھا۔

اگر آج کوئی فرال سے پوچھتا کہ زندگی کی سب سے بڑی خوشی اُس نے کب محسوس کی تو وہ یقیناً آج کہ دن کا کہتی۔۔

ہیوی بانیک کی نکلتی مخصوص آواز اُس خاموشی میں گھرے جنگل کی فضاء میں ارتعاش
پیدا کر رہی تھی۔۔

پر کچھ ہی دیر بعد وہ اُس جنگل کو خیر آباد کہتے آبادی کی طرف نکل آئے تھے۔۔

فرال پہلے بھی اپنی فیملی کے ساتھ چھٹیوں میں اس ملک آچکی تھی سو یہ جگہ نئی نہیں تھی
پر ہاں وہ اُس جنگل کے بارے میں بالکل نہیں جانتی تھی۔۔

اپنے ارد گرد کھڑی عمارتوں کو وہ ایسے گردن گھما گھما کر دیکھ رہی تھی کہ جیسے پہلی بار
کوئی گاؤں سے نکلا شخص شہر کو دیکھتا ہے۔۔

وہ شموئل کے پیچھے بیٹھی بہت خوش تھی اور آج کی دنوں بعد وہ بنا کسی غصہ کے اُس شخص
کو دیکھ رہی تھی جو اُس کا ہمسفر تھا۔۔

وہ صحیح معنوں میں آج بے حد خوش تھی۔۔

پورے دو گھنٹے مطلب بارہ بجے وہ دونوں ایک ریسٹورنٹ میں داخل ہوئے تھے چونکہ
یہ کھانے کا وقت نہیں تھا سو وہاں لوگ ناہونے کے برابر تھے۔۔

اپنے ارد گرد نگاہ دوڑاتے شمول مطمئن ہوا تھا اور تبھی قدرے کونے والی میز پر وہ فرال کا ہاتھ پکڑے اُسے لے آیا تھا۔

فرال کا چہرہ خوشی کہ مارے فی الوقت اتنا روشن تھا کہ ریسٹورنٹ میں جلتی روشنیوں کو بھی ماند کر رہا تھا۔

تم خوش ہو میز پر رکھے فرال کا ہاتھ تھامتے شمول نے سوال کیا۔

ہاں بہت فرال نے بھی شمول کہ ہاتھ پر جو اُسکے ہاتھ پہ دھرا تھا ہاتھ رکھتے گرمجوشی سے جواب دیا۔

کہ تبھی ویٹروہاں پہنچا اور وہ آرڈر لکھوانے لگے۔

ناشتہ کرتے ہی وہ دونوں وہاں سے باہر نکلنے لگے تھے فرال جو یہاں آنے پر بے حد خوش تھی یہاں سے نکلتے ہوئے اور اُس ہٹ کا خیال آتے ہی وہ پریشان ہونے لگی تھی۔

بائیک کہ پاس پہنچتے ہی شمول نے ہیلمٹ پہنا تھا پر فرال اُسکے پیچھے بیٹھنے کہ بجائے

پاس کھڑی ہوگی تھی۔۔

کیا ہوا میری جان بیٹھونا۔۔

شموئل۔۔

ہممم بولو کچھ چاہیے کیا؟؟

نہیں۔۔۔

تو کھانا پسند نہیں آیا؟؟؟

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
نہیں۔۔

اور کھانا ہے ہیلیمٹ کا شیشہ اوپر کرتے شموئل نے فرال کہ سر پہ ہیلیمٹ رکھتے

مسکراتے ہوئے کہا۔۔

نہیں شموئل۔۔ مجھے گھر نہیں جانا۔۔

کیا!۔۔ پھر کہاں جانا ہے فرال کی آنکھوں میں چمکتے آنسو دیکھتے اُس کا دل بے چین ہوا تھا

۔۔

کہیں بھی بس مجھے گھر نہیں جانا پلیز شموئل پلیز ز شموئل کا بازو تھامے وہ التجا کرنے لگی تھی۔۔

اوکے ہم گھر نہیں جا رہے چلو بیٹھو۔۔

سچ میں؟؟

ہاں بالکل سچ۔۔

شموئل کہ اتنی آسانی سے بات مان جانے پہ وہ یوہو کا نعرہ لگاتی شموئیل سے لپٹ گئی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

I love u shamoil..

تم بہت اچھے ہو سب سے اچھے۔۔

اور تم میری زندگی ہو وہیں بائیک پہ بیٹھے بیٹھے اُسے خود سے لپٹائے اُس نے خوشی اپنے اندر اترتی محسوس کی تھی۔۔

شموئل فرال کی فرمائش پہ اُسے بائیک پہ بٹھائے مسلسل پچھلے دو گھنٹے سے یہ شہر گھمار رہا

تھا کہ تبھی فرال نے شاپنگ ایریا میں ایک برینڈ کہ باہر شموئیل کو رُکوا یا تھا۔
 شموئل مجھے یہاں سے شاپنگ کرنی ہے فرال نے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے معصوم چہرہ
 بناتے ہوئے کہا کجا کہ وہ منع نہ کر دے۔۔

اوکے۔۔ Louis vuitton

کہ باہر بائیک روکتے اُس نے جیب میں ہاتھ ڈالتے اپنا کریڈٹ کارڈ اُسے تھمایا تھا۔
 تم چلو میں ایک کال کر کے آتا ہوں۔۔

اوکے کارڈ تھامتے وہ کسی تتلی کی مانند اڑتی ہوئی اندر بڑھ گئی تھی۔۔

ہیلو وہاں۔۔۔

شموئیل کی آواز سنتے ہی وہاں چلایا تھا۔۔

کہاں ہے تو؟؟؟

تو تو شادی کر کہ بالکل ہی بیوی کو پیارا ہو گیا ہے نا کوئی اتنا ہے ناپتہ ہے؟؟؟

یار میں سوئزر لینڈ والے ہٹ پہ ہوں تجھے تو پتہ ہے کہ وہاں سگنلز نہیں آتے۔۔
 اوہ جاوئے بیوقوف کسی اور کو بنا صرف ایک ہی نیٹ ورک کہ سگنلز نہیں آتے باقی تو
 سب کہ ہی آتے ہیں۔۔

ہاں ہاں مجھے پتہ ہے کہ تجھے سب پتہ ہے اور سُناسب سیٹ ہے؟؟

میرا چھوڑ تو بتا بھابھی کیسی ہیں؟؟

ہاں ٹھیک ہے ابھی شاپنگ کہ لئیے گی ہے اندر۔۔

واہ کیا بات ہے تو نے تو ہوا تک سے بچانا تھا اتنی بڑی تبدیلی کیسے آگئی۔۔

بس یار وہ کل ہاتھ اٹھ گیا تھا اُس پر تو۔۔

کیا ااا شموئل یہ کیا کہہ رہا۔۔

بس یار غصہ آگیا تھا مجھے۔

پر شموئل ایسے کیسے تو بھی نابالکل کنٹرول کھودیتا ہے اچھا خیر یہ بتا تو وہ اپنے سیشنز نہیں

لے رہا۔۔

نہیں اب مجھے ضرورت نہیں ہے اب میں خوش ہوں۔۔

پر یار کچھ تو کنٹرول کر شادی کو دن ہی کتنے ہوئے ہیں اور یہ مار پیٹ حد ہے ویسے اور بس یہی وجہ ہے باہر آنے کی یا اور بھی کوئی گل کھلائے ہیں۔۔

نہیں یار بس اب مجھے سمجھ آگئی ہے کہ ہر انسان کو ہینڈل کرنے کا الگ طریقہ ہوتا ہے۔۔ (شموئل نے مسکراتے ہوئے ایک نظر اندر کھڑی فرال پہ ڈالی جو ہاتھ میں ہینڈ بیگ لئیے اُسے دیکھا رہی تھی جس پہ شموئل نے ہاتھ کہ اشارے سے واوکا اشارہ کیا۔۔)

میں اُسے ہوا میں چھوڑ کر اُسکی ڈور مضبوطی سے پکڑے رکھنا چاہتا ہوں تاکہ اُسے قید میں ہوتے ہوئے بھی قید نا لگے۔۔

اُف ایک تو تیری باتیں سمجھ نہیں آتیں مجھے۔۔

آئیں گی بھی نہیں کیونکہ تو گدھا ہے گدھا۔۔

ہا ہا ہا ویری فنی اور ہاں بھابھی کی فرینڈ سے بات ہوئی تھی پر سوں مہندی ہے پوچھ رہی تھی تم لوگ کب آو گے۔۔

میری بیوی کی فرینڈ تجھے کیوں بتا رہی ہے یہ سب؟؟

حد ہے یار ہر بات پہ شک کرتا ہے وہ تو میں مال گیا تو وہ وہاں شادی کی شاپنگ کر رہی تھی تو بس۔۔

اچھا چل میں اندر جا کہ دیکھوں کہیں وہ چھوٹے چھوٹے کپڑے ہی نالے لے۔۔

اچھا ٹھیک ہے پر شموئل پلیزر یلیکس رہا وہ

ہاں ہاں ٹھیک ہے۔۔۔

اندر بڑھنے سے پہلے شموئل نے ایک کال بابر کو کی تھی کہ اگر وہ معافی چاہتا ہے تو ایک اچھی سی ڈنر ڈیٹ پلان کر دے۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُس دن فرال نے دل کھول کہ شاپنگ کی تھی پر کومی ڈریس وہ نہیں لے پائی تھی پر

شموئل نے بہت سی جیولری شووز ہینڈ بیگز اور سوئیٹرز ضرور دلادی تھیں۔۔

اس وقت رات کہ آٹھ ہو رہے تھے فرال شموئل کہ پیچھے بانیک پہ بیٹھی ہوئی تھی۔۔

شموئل اب ہم کہاں جا رہے ہیں۔۔

رات ہو گی ہے گھر جا رہے ہیں۔۔

گھر کا سُننے ہی فرال چُپ ہوگی تھی اور مزید کوئی سوال نہیں کیا تھا۔

پر جیسے ہی گھر کہ وہ قریب پہنچے تھے شموئل نے بائیک مخالف سمت میں بڑھادی تھی اب وہ اُس راستے پہ تھے جو سمندر کی طرف جاتا تھا۔

فرال گھر کی طرف جاتے نادیکھ کر بہت خوش ہوئی تھی اور تبھی وہ شموئیل کو مضبوطی سے تھامتے اُسکے کان کہ قریب گی تھی۔

Thank you..



شموئل اب فرال کو لئیے سمندر کی طرف آگیا تھا۔

جہاں ایک چھوٹا سا کارنر سلک کہ پردوں سے بنایا گیا تھا وہ اُس پہ لپٹی فیری لائٹس اور ہوا سے لہراتے پردے کسی فلم کا سین لگ رہے تھے۔

شموئل نے اپنے ساتھ چلتی فرال کو گود میں لیا تھا اور اب وہ اُسے اُٹھائے آگے کی سمت بڑھ رہا تھا وہاں پہنچ کر شموئل نے اُسے بہت احتیاط سے اتار دیا تھا۔

جو خوشی خوشی ریت پہ پڑے کپڑے پر بیٹھ گی تھی۔

یہ سب کب کیا تم نے؟؟

بس دیکھ لو محبت میں انسان کیا کچھ کر لیتا ہے۔۔

بہت شکر یہ تمہارا شموئیل آج مجھے واقعی میں ایسا محسوس ہوا ہے کہ میں ہنی مون پہ

آئی ہوئی ہوں۔۔

شکر یہ مت کہو تم نہیں جانتی کہ تمہیں خوش دیکھ کر میں خود کو کتنا ہلکا پھلکا محسوس کر رہا

ہوں۔۔



چلو اب کچھ کھا لیتے ہیں۔۔

ہمم مجھے بھی بہت بھوک لگ رہی ہے۔۔

تبھی اپنے سامنے پڑے ہاٹ پائس شموئیل نے کھولنے شروع کیے تھے۔۔

جس میں پڑا پاکستانی کھانا دیکھ فرال خوشی سے چمکنے لگی تھی۔ شموئیل اچھا کھانا بنا لیتا تھا

پر اُسے صرف انگلش کھانے بنائے آتے تھے۔۔

Oh my God biryaniiii..

شکر ہے تم نے لو (love) بریانی نہیں کہا شموئیل کہ یاد دلانے پہ وہ ہنسنے لگی تھی اور

پھر اُن دونوں نے بے حد اچھے موڈ میں ڈھیروں باتوں کہ بیچ کھانا کھایا۔

کھانا کھانے کہ بعد اب فرال گھنٹوں پہ سر رکھے اپنے سامنے بیٹھے شموئل کو سُن رہی تھی۔

یہ خوبصورت منظر ٹھنڈی اور تازہ ہو اسامنے بیٹھا حسین، ہمسفر اگر زندگی ایسی ہی چلے تو بے حد حسین ہو۔۔۔

"رہنا تو پیل پیل دل کہ پاس۔۔۔"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جڑی رہے تجھ سے ہر اک سانس۔۔۔

خود پہ نا پہلے تھا اتنا یقین مجھ کو ہو پایا۔

مشکل سے گھڑیاں آسان ہوئیں اب جو تو آیا۔۔۔"

آنکھوں میں محبت کا جہاں سجائے وہ اُس حسینہ پہ نظریں جمائے اپنے دل کی ترجمانی میں مصروف تھا۔۔۔

"اک بات کہوں تجھ سے تو پاس ہے جو میرے۔۔۔"

سینے سے تیرے سر کو لگا کہ سُننتا میں رہوں نام اپنا۔۔

او لکھدی تیرے نام جنڈڑی سوہنیے۔۔

بس رہنا تیرے نال وے ہیرے۔۔

رہنا تو پیل پیل دل کہ پاس۔۔

جڑی رہے تجھ سے ہر اک سانس۔۔۔

وہ گٹار بجاتا اپنی نظریں فرال پہ جمائے ہوئے تھا جبکہ فرال کہ ذہن میں تب سے اب
تک کہ (جب پہلی بار وہ شمول سے ملی تھی) لمحات کسی فلم کی طرح چل رہے
تھے۔۔۔

"سینے سے تیرے سر کو لگا کہ۔۔

سُننتا میں رہوں نام اپنا او و نام اپنا۔۔

نال تیرے اک گھر میں سوچاں۔۔

باری کھولاں تے چن دِکھ جاوے۔۔

آکھاں اچ بیتیں راتاں ساریاں۔۔

جے من لاگے تے آکھ نالاگے۔۔

یہ سامنے بیٹھا شخص وہ تھا جو ہر طرح سے شدید محبت دے چکا تھا پر کل کا تھپڑ ہرا چھی یاد
کو دھندلائے دے رہا تھا۔۔ اُس تھپڑ کی گونج اُسکی محبت کی گونج کو دُبائے جا رہی
تھی۔۔

"وچ کوئی آوے تے پیارا ای آنا۔۔

دُنیا دے وچ اسی دُنیا تو دور۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہن دنال تیرے میرا ہر سپنا۔۔

سینے سے تیرے سر کو لگا کہ سُنوں میں نام اپنا۔۔

تیری اُنکلیوں سے آسمان پہ کھینچوں ایک لمبی لکیر۔۔

آدھا تیرا آدھا میرا اس جہان میں ہم دو امیر۔۔

پر فرال اُس سب سے اپنا ذہن جھٹک دینا چاہتی تھی اگر کچھ یاد رکھنا تھا تو بس یہ کہ یہی

اپنا ہے یہی میرا ہے۔۔ اور اسے ہی اپنا بنانا ہے اپنے ذہن میں اُبھرتی سوچوں کو دباتے

فرال نے شموئیل کو دیکھتے مسکراہٹ اپنے لبوں پہ سجائی۔۔

"کوئی نظر نا آئے مینوں۔۔

تو دنیا تو وکھری ہوگی۔۔

تینوں ہی تے میں تکد اجاواں تو ہی میری نوکری ہوگی۔۔

کوئی نظر نا آئے مینوں تو دنیا توں وکھری ہوگی۔۔

دوریاں ایک پل بھی ناگوار ہوں۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles
چل گھو میں دُنیا پھر سنگ آوارہ ہوں۔۔

سینے سے تیرے سر کو لگا کہ سُنتار ہوں میں نام اپنا۔۔

(ایک ہفتے بعد..)

فرال کا پورا ایک ہفتہ کسی حسین خواب کی مانند گنہر گیا تھا اس پورے ایک ہفتے میں وہ شموئیل کہ بہت قریب آگی تھی وہ محبت جو فقط پہلی سیڑھی پہ کھڑی معلوم ہوتی تھی

وہ ایک دم سے چھلانگ لگاتی کی سیرٹھیاں پھلانگ گی تھی۔۔

شموئل کی محبت میں بسی شدت بھی اب پہلے جیسے تنگ نہیں کرتی تھی۔۔

دوسری طرف شموئل بھی اپنی اسی بات پر عمل پیرا تھا وہ فرال کو پنجرے میں رکھتے

سانس لینا سکھارہا تھا۔۔

فرال اس وقت پارلر میں موجود تھی آج وہ پہلی بار شموئل کے ساتھ کسی پارٹی میں
 جارہی تھی اتنے دنوں میں وہ اپنے شوہر کی پاپولیرٹی سے تو واقف ہو ہی گی تھی سواب
 وہ سب سے منفرد کھنا چاہتی تھی وہ کسی بھی طور شموئل سے کم نہیں لگنا چاہتی تھی۔۔
 سلور اور گرے کنٹراسٹ کی فل سلیز اور فل بلاوز کی ساڑھی میں وہ بہت گریس فل
 لگ رہی تھی بالوں کا اچھا سا لوز بن بنائے وہ بالکل تیار تھی کہ تبھی شموئل اندر داخل
 ہوا۔۔

فرال کو دیکھتے تو وہ مدہوش سا ہونے لگا تھا فرال کو اپنے سامنے کھڑا دیکھ کسی حسین پری
 کا گمان ہوا تھا اُسے۔۔

شموئل تو فرال کو دیکھتے دروازے میں ہی رُک گیا تھا کہ تبھی فرال چلتے ہوئے اُس تک

پہنچی تھی۔۔

کیسی لگ رہی ہوں میں۔۔

میری آنکھوں میں پڑھنے کہ بعد بھی ایسے سوال کی سمجھ نہیں آئی مجھے۔۔

شموئل کی بات پر فرال مسکرائی تھی تھینکس فار دی ڈریس شموئل۔۔

تھینکس مت کہا کرو ہر چیز اپنا حق سمجھ کر وصول کیا کرو۔۔

پر یہ واقعی میں بہت اچھی ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels | Afsana | Articles | Poetry | Fiction | Reviews

ہاں بہت تبھی ہم پارٹی میں نہیں جائیں گے۔۔

کیا۔۔۔ پلیز شموئل میں جانا چاہتی ہوں۔۔

فرال کی لجاجت پر وہ مان گیا تھا۔۔

اوکے پر تھوڑی دیر کہ لئیے ہم جلد ہی واپس آ جائینگے۔۔

اوکے پر چلو تو اتنے دنوں بعد کوئی فنکشن اٹینڈ کرنے کی خوشی ہی الگ تھی۔۔

پورے راستے بہت سی ہدایتوں کہ بعد وہ اُسے پارٹی میں لے آیا تھا جہاں بہت سے انٹرنیشنل سٹارز بھی موجود تھے۔۔

فرال صرف سب کو دیکھ ہی رہی تھی کیونکہ شموئل نے سختی سے ہدایت دی تھی کہ میرے ساتھ ہی رہنا اور کسی سے فضول میں بات نہیں کرنی۔۔

وہ شموئل کہ ساتھ کھڑی شدید بور ہو رہی تھی کیونکہ یہاں کچھ بھی اُس کے انٹرسٹ کا نہیں تھا کیونکہ شموئل صرف اپنے پروفیشن کہ لوگوں سے ہی مل رہا تھا اور فرال کو زبردستی اپنے ساتھ کھڑے کیئے ہوئے تھا۔۔

کہ تبھی شموئل کہ فون کی بیل بجی تھی اور وہ اُس ارجنٹ کہتا فرال کو ایک طرف کھڑا کیئے باہر کو بڑھ گیا تھا۔۔

Heyyy faraaal...

Oh my God jack ..

اپنے سامنے کھڑے اپنے یونی فرینڈ کو دیکھتے فرال بے حد خوش ہوئی تھی۔۔

تم یہاں کیسے؟؟

میں اپنے ہز بند کہ ساتھ آئی ہوں اور تم؟؟

کیا تم نے شادی کر لی واہ بھی پھر تو دیکھنا ہی پڑے گا کہ لڑکوں سے الرجک لڑکی نے آخر کونسا ہیرا ڈھونڈا ہے اور رہی بات میرے یہاں ہونے کی تو میں تو یہاں invited ہوں اور تم سناؤ بن گی فینس ڈیزائیز۔۔

ہاں بس کچھ کچھ تم سناؤ کیسے ہو۔۔

بعد میں سُناتا ہوں اپنا نمبر دو پہلے جیک کہ کہنے پہ دونوں نے نمبر زاپکینج کر لئے تھے۔۔ وہ دونوں انگریزی میں ایک دوسرے سے کپیں لگاتے ارد گرد سے بالکل بے خبر لگ رہے تھے کہ تبھی شموئیل اندر داخل ہوا اور آتے ہی کسی انگریز لڑکے کے ساتھ اپنی ہی بیوی کو خوش کپیاں لگاتا دیکھ ایک بار پھر سے اُسکے خون نے جوش مارا تھا۔۔

اور تبھی وہ تیزی سے فرال کی طرف بڑھا تھا۔۔

جیک یہ میرا شوہ۔۔ ابھی الفاظ فرال کہ منہ میں ہی تھے کہ ہمیشہ کی طرح شموئیل اُسے کھینچتا ہوا باہر لے گیا۔۔

پورے راستے فرال اُسے ڈرتے اور روتے ہوئے جیک کہ بارے میں بتاتی رہی تھی
اُسے لگ رہا تھا کہ شاید وہ شک کر رہا ہے۔۔

پر بات یہ نہیں تھی وہ شک نہیں کر رہا تھا بلکہ وہ برداشت نہیں کر پایا تھا اور دوسری
بات فرال نے ایک بار پھر اُسکی بات نہیں مانی تھی سواب سزا تو بنتی تھی۔۔

گاڑی سے کھینچ کر فرال کو اتارتے وہ اُسے گھسیٹتا ہوا اندر لیکر گیا تھا۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور پھر بیسمنٹ کی سیڑھیاں اترتے ایک کمرے کی طرف لے آیا تھا اور وہاں سے
شیلف ہٹاتے اُس نے ایک دروازہ کھولا تھا جہاں سے سیڑھیاں نیچے جا رہی تھیں۔۔

اُن سیڑھيوں پہ فرال کو لاتے وہ دروازہ لاک کرتا جا چکا تھا اور اب وہ کمر تھا اور وہاں
موجود گھپ اندھیرا۔۔

اندھیرے سے فرال کو کبھی ڈر نہیں لگتا تھا پر یہ کمر اور اس میں موجود بدبو فرال کہ
اوسان خطا کر رہی تھی اور ساتھ ہی عجیب سی آوازیں جو شاید کسی مینڈک یا۔۔ یا پھر

سان۔۔ انپ اوہ نو۔۔۔

شموئیل۔۔ جانوروں کی آتی آوازوں پہ چیختی ہوئی وہ دروازے کی سمت لپکی تھی۔۔

شموئیل۔۔۔ تمہیں خدا کا واسطہ مجھے باہر نکالو۔۔

شموئیل۔۔۔ دروازہ بجاتے وہ چیخنے لگی تھی۔۔

شموئیل تمہیں خدا کا واسطہ شموئیل مجھے باہر نکالو دروازہ پیٹتے وہ مسلسل ڈرتے ہوئے چلا
رہی تھی پروہاں کوئی ہوتا تو ہی اُسکو سُن پاتا۔۔۔

کیونکہ فرال کو بیسمنٹ میں بند کرنے کہ بعد شموئیل اپنی بائیک لیتا ہوا تیزی سے اُس
جنگل سے نکلتا آبادی کی طرف جا رہا تھا۔۔

اس وقت اُسکے ذہن میں صرف اور صرف اپنی ہنستی ہوئی بیوی اور وہ لڑکا گھوم رہا تھا جو
نہایت بے تکلفی سے اُسے وقتاً فوقتاً چھو رہا تھا وہ منظر یاد کرتے ہوئے اُسے اپنے گرد
آگ کہ شعلے بھڑکتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔۔

اپنے ذہن میں چلتی سوچوں کہ سبب وہ بائیک کی سپیڈ مزید بڑھاتے بلکہ تقریباً بائیک کو

اُڑاتے ہوئے وہ ایک کلب کہ باہر آ پہنچا تھا۔۔

اُس نے اپنی زندگی کہ بہت سال اکیلے گزارے تھے پر اس سب کہ باوجود وہ ان سب خرافات سے ہمیشہ دور رہا تھا پر آج وہ یہاں آن پہنچا تھا۔۔

رات کا ایک ہو رہا تھا ارد گرد بختابے ہنگم میوزک سر کہ درد میں مزید اضافہ کر رہا تھا۔۔

پر اس سب کہ باوجود وہ وہاں موجود تھا وہ اپنا غم بھلانے کو وہاں موجود تھا۔۔

اس جگہ کوئی ایسا نہیں تھا جو شمول کو جانتا تھا اور اگر کوئی جانتا تھا بھی تو اتنے ہوش میں نہیں تھا کہ اُسے پہچان پاتا۔۔

جبکہ شمول اس وقت قدرے کونے میں جہاں پر کافی تاریکی چھائی ہوئی تھی کا وچ پہ بیٹھا اپنے سامنے رکھے اُس حرام مشروب کو گھور رہا تھا ذہن تھا جو اُسے اس سب سے روک رہا تھا جبکہ دل اُسے اگسانے میں مصروف تھا کہ غم غلط کر ہی لیا جائے۔۔

اُس مشروب کو گھورتے آخر کار وہ بنا گلاس کو ہاتھ لگائے تھک ہار کر کا وچ پہ پیچھے کی

جانب ہوتے سر ٹکا گیا تھا وہ یہ حرام کام نہیں کر پایا تھا۔۔

کا وچ سے سر ٹکائے آنکھیں موندے شمول نے اپنے سر کو دونوں ہاتھوں میں تھاما ہوا تھا پر جیسے ہی شمول کی نگاہ چھت کی جانب گی وہاں خود بخود ایک منظر ساد کھنے لگا جس میں اُسے ایک ننھا منھا بچہ دوڑتا نظر آیا جو نہانے کہ بعد ٹاول خود پہ لپیٹے بھاگ رہا تھا اور اُسکی ماں ہنستے ہوئے اُس کے پیچھے تھی۔۔

یہ منظر اُسے اس تکلیف میں بھی مسکرانے پہ مجبور کر گیا تھا تبھی وہ پھر سے اُس چھت پہ چلتی فلم پہ نظریں جمانے لگا جہاں اب کی بار غور کرنے پہ اُسے روتا ہوا وہی بچہ اور اُسے زود و کوب کرتا اُسکا باپ دکھا اس منظر کو دیکھتے اُسکی آنکھوں میں مرچیں بھرنے لگی تھیں دُھند لائی ہوئی آنکھوں کو جب صاف کرتے وہ پھر سے چھت کی جانب متوجہ ہوا تو اب کی بار اُسے ٹرین کہ ایک دروازے سے گھس کر دوسرے دروازے سے نکل کر بھاگتا ہوا وہی بچہ دکھا جسکے نکل کر کچھ دور جاتے ہی ٹرین میں ایک زوردار دھماکا ہوا تھا جسے اُس نے بچے نے مرٹے ہوئے نہایت تکلیف سے دیکھا ٹرین کہ اڑتے چیتھڑے اور پھر لوگوں کی آہ و بکا پر وہ کانوں پہ ہاتھ دھرتے اُس بچے کو بھاگتے ہوئے دیکھنے لگا اس منظر کہ ہٹتے ہی کسی فلم کی طرح دوسرا منظر چلنے لگا تھا جس میں اُس نے ایک طوائف

کہ کوٹھے کا منظر دیکھا جہاں وہی بچہ بھاگتا ہوا تماش بینوں کہ آگے چائے پانی رکھتا دکھاتا تو کہیں اُن طوائفوں کی تیاری میں اُنکی مدد کروانا اس منظر کو دیکھتے شمول کی آنکھوں کی چُجھن مزید بڑھی تھی۔۔

پر اگلا منظر جب اُسکی آنکھوں کہ آگے دکھاتا وہ تب کا تھا جب اُسی کوٹھے پہ آئے کسی گاہک کہ آگے اُس بچے کو بیچا گیا تھا۔۔

اس منظر کہ بعد شمول نے سختی سے اپنی آنکھیں بند کی تھیں اور پھر وہ بنا اپنی حالت کی پرواہ کیئے بائیک کی چابیاں لیتے لوگوں سے ٹکراتے ہوئے اُس بار سے نکلنے لگا تھا۔۔
اپنے ارد گرد کا شور جو پہلے صرف شور تھا اب اُسے اپنے کانوں کہ پردے پھاڑتا ہوا محسوس ہو رہا تھا کانوں پہ ہاتھ رکھے جسم سے پھوٹے پسینہ کو محسوس کرتے اپنی جیکٹ وہیں اتار کر پھینکتے ہوئے وہ باہر نکل آیا تھا۔۔

باہر نکل کر لمبی لمبی سانسیں لیتے شمول خود کو نارمل کرنے لگا تھا ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے وہ بہت سالوں کی مصافحت چند لمحوں میں طے کر آیا ہو۔۔ (اس پل وہ اتنے

کرب سے گزر رہا تھا کہ وہ کچھ پل کو فرال اور اُس سے جڑے کچھ دیر پہلے کہ واقعہ کو مکمل طور پر فراموش کر گیا تھا۔)

کہ تبھی ایک لڑکا بھاگتا ہوا اُس تک پہنچا۔

شموئل سر آپ یہاں آپ۔۔ آپ یقین نہیں کر سکتے میں آپ کا کتنا ابرو افین ہوں (جس حالت میں شموئل اس وقت تھا وہ بنا کچھ سمجھے اپنے سامنے کھڑے لڑکے کو چہکتا ہوا حیرت سے دیکھ رہا تھا)

سر آپ۔۔ آپ بہت پسند ہیں مجھے پلیز کیا آپ میرے ساتھ ایک سیلفی لے لیں گے

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اپنے ہاتھ میں پکڑا موبائل لئیے جب وہ شموئل کہ قریب ہوا تو شموئل کو اُسکی ٹکراتی کہنی کسی بچھو کی مانند محسوس ہوئی تھی ابھی تک وہ جس ٹراما میں تھا یہ تو ہونا ہی تھا۔ تبھی نا جانے کس احساس کہ تحت شموئل نے اُسے خود سے دور کرتے دھکا دیا جس پہ وہ لڑکا لڑکھڑاتے ہوئے نیچے جا گرا۔

یہ منظر وہاں کھڑے چار لڑکوں کہ گروپ نے بھی دیکھا تھا جو کہ شاید اُسکے دوست

تھے۔۔۔ جو یہ سب دیکھتے دوڑتے ہوئے اُنکی جانب پہنچے تھے جبکہ اُن سب کو اپنی طرف آتا دیکھ شمول اپنی بائیک کی جانب بڑھنے لگا تھا پر اس سے پہلے کہ وہ آگے جاتا اُنہی میں سے کسی ایک نے شمول کی شرٹ کو کالر سے پکڑتے اُسے پیچھے کی جانب کھینچا۔۔

شمول اپنی شرٹ اتنی بے دردی سے کھینچے جانے پر غصہ میں اُسکی جانب لپکا اور ایک پنج اُسکے منہ پہ جڑ دیا جسے دیکھتے وہاں موجود مزید تینوں لڑکے جو اپنے گھرے ہوئے دوست کی طرف متوجہ تھے شمول کی طرف لپکے وہ چار تھے اور یہ ایک۔۔ پہلے تو کافی دیر تک شمول اُنکا مقابلہ کرتا رہا پر جب کوئی چیز آکر اُسکے سر پر لگی تو وہ ہوش و خرد سے بیگانہ ہوتا زمین پر ڈھے گیا۔۔

جبکہ وہ چاروں کچھ دیر تک مزید شمول کو پیٹتے ہوئے اپنے دوست کو لیتے یہ جاوہ جا ہو گئے۔۔

گھپ اندھیرے کمرے میں مسلسل کی گھنٹوں سے بیٹھی فرال کا چلانے سے گلا بیٹھ گیا تھا اور اب وہ خاموشی سے اُنہی سیڑھیوں پہ دروازے کے پاس بیٹھی وقفہ وقفہ سے

دروازہ کھٹکھٹا رہی تھی۔۔

پر اپنے یوں خاموش ہونے پہ اُس نے محسوس کیا تھا کہ کمرے میں کچھ دیر قبل ہوتی
ہلچل اور آوازیں اُسکے ڈھیلے پڑتے ہی مدھم ہونے لگی تھیں۔۔

مانا کہ اُسے اندھیرے سے ڈر نہیں لگتا تھا وہ اپنے کمرے میں بھی گھورا اندھیرا کر کہ
سوتی تھی پر اس اندھیرے میں اور کمرے کہ اندھیرے میں زمیں آسمان کا فرق تھا اس
اندھیرے میں بسی وحشت اور ہیبت دل بند کر رہی تھی یہاں اتنی تاریکی تھی کہ کچھ
بھی دیکھائی نہیں دے رہا تھا۔۔

وہ شمول سے معافیاں مانگتی اور اُسے پکارتے ہوئے تھک چکی تھی کہ تبھی ناجانے
کون سے پہر میں نیند کی دیوی اُس پہ مہربان ہو گئی تھی۔۔

زینب منزل میں صبح کا وقت تھا اور گھر کہ نفوس جنکی تعداد صرف تین ہی تھی اُن میں
سے دو کھانے کی میز پر موجود تھے۔۔

فاران آجا ویٹا ناشتہ کر لو ورنہ دیر ہو جائیگی۔۔

ایک تو یہ لڑکانا عین وقت پر تیار ہوتا ہے بالکل ہی احساس ذمہ داری نہیں ہے اس میں۔۔

ہاں تو اب ہر کوئی میری بیٹی کی طرح بھی تو نہیں ہوتا نا پیشینیت اور ذمہ دار۔۔
ہاں ہاں میں جانتی ہوں کیسی ہے آپکی بیٹی اور کیا کہا آپ نے ذمہ دار نہیں بالکل نہیں وہ بہت نا سمجھ ہے۔۔

اب ایسا بھی مت کہو کل ہی بات ہوئی تھی اب تو کافی خوش ہے وہ اور بہت سمجھداری سے سب ہینڈل کر رہی ہے۔۔
تو میری ہی وجہ سے خوش ہے اتنا سمجھایا تب جا کر سمجھی ہے۔۔

وہ دونوں ناشتہ کہ وقت فرال کی ذات کو محور بنائے باتوں میں مصروف تھے کہ تبھی فاران بھاگتا ہوا ہاں پہنچا۔۔

یہ دیکھیں ڈیڈی۔۔

یہ کیا ہے؟؟ اور تم کب تیار ہو گے۔۔

ہو جاؤ نگا پر پہلے یہ دیکھیں اپنا موبائل آگے بڑھاتے فاران نے کہا۔۔

اور جیسے ہی وہ ویڈیو حیدر نے اوپن کی اُس میں اُنہیں کچھ لوگ دکھے جو کسی کو بہت بے دردی سے مار رہے تھے اور جب اُنہوں نے غور کیا تو وہ کوئی اور نہیں شموئل تھا۔

وہ لڑکے شموئل کی ویڈیو بنا کر اپلوڈ کر چکے تھے جو کچھ ہی گھنٹوں میں جنگل کی آگ کی طرح ہر طرف پھیل چکی تھی اور اُس کا کیپشن کچھ یوں تھا۔

مشہور راک سٹار شموئل ملک نشے میں ڈھت ہو کر لڑکوں سے مار پیٹ کہ دوران زخمی ہو گئے۔

یہ یہ کیا ہے حیدر شموئل اور نشہ اور پیچھے یہ کوئی کلب ہی لگ رہا ہے ہے نا؟؟؟

تم فکر مت کرو سوشل میڈیا کا تو کام ہی بات کو ہوا دینا ہے وہ خود بھی پریشان ہوئے تھے پر فی الوقت اپنی پریشانی جھپا گئے تھے۔

ہمیں کسی بھی نتیجہ تک پہنچنے سے پہلے فرال سے بات کرنی چاہیے وہ فرال کہ گھر کا نمبر ملاتے ڈائینگ سے اٹھ گئے تھے۔

اس وقت شام کہ سات بج رہے تھے۔ موسم میں عجیب سی اُداسی اور خاموشی تھی

جیسے کسی طوفان سے پہلے کی چھائی ہوئی خاموشی ہو۔۔

ناجانے کس بھلے مانس نے ایسبو لینس کو کال کر دی تھی جو بروقت شموئل کو ہاسپٹل لے آئی تھی۔۔

یہاں ہاسپٹل میں شموئل کو لانے کے بعد جب اُسکی تلاشی لیتے جیب سے فون نکلا تو اُس میں چند ہی نمبر تھے اور alphabetically پہلا نام ہی بابر کا تھا۔۔

اور اب بابر یہاں موجود تھا جو اپنے سامنے اپنے ہی باس کو بے بس پڑا دیکھ رہا تھا وہ مینیجر تھا شموئل کا جو اُس کے سارے معاملات سنبھالتا تھا اور کافی حد تک اُسے جانتا بھی تھا یہ بات صحیح تھی کہ وہ غصہ کا بہت تیز تھا پر جب بھی کوئی بھی مشکل بابر کو ہوئی اُس میں ساتھ ہمیشہ شموئل نے ہی دیا تھا تبھی اُسے اپنا اکھڑ سا باس بہت عزیز تھا۔۔

سوشل سائنٹس پہ چلتی خبر کہ باعث مسلسل شموئل اور بابر کہ نمبر پہ کالز آر ہی تھیں جن سے تنگ آکر بابر نے فون ہی آف کر دیئے تھے۔۔

وہ صبح پانچ بجے سے ہاسپٹل میں تھا سمجھ ہی نہیں پارہا تھا کہ کیا کرے ویسے بھی اُس نے کبھی کوئی کام شموئل کی اجازت کہ بغیر نہیں کیا تھا سو وہ وہاں بیٹھا اُسکے ہوش میں

آنے کہ انتظار میں تھا۔۔

اور اب سامنے رکھی کرسی پہ بیٹھے شموئیل کا جائزہ لے رہا تھا جسکے سر پہ پٹی لیٹی ہوئی تھی اور ایک کندھے پہ لیٹی پٹی کمر کہ گرد لا کر باندھی گئی تھی جا بجا چہرے پہ پڑے نیل اُسکی زخمی حالت کا پتہ دے رہے تھے یونہی شموئیل کو دیکھتے بابر جو نہی کرسی پہ بیٹھے اٹھا تبھی شموئیل نے آنکھیں کھول دیں وہ صبح سے کافی بار جاگ چکا تھا پھر غنودگی میں چلا جاتا تھا۔۔

لیکن اب کی بار وہ پوری طرح سے ہوش میں آچکا تھا۔۔

باس آپ ٹھیک ہیں؟؟

فرال۔۔

باس میں گھر گیا تھا بھابھی کو بتانے پر باہر سے تالا تھا تو میں واپس آ گیا۔۔

بابر کی آواز پہ اُسکے ذہن میں ایک جھماکا سا ہوا تھا کہ اُسے تو میں وہاں اوہ گاڈ۔۔

کیا ہوا باس؟؟

شموئیل کو یوں ہڑ بڑاتے ہوئے اٹھتا دیکھ کر وہ کنفیوز ہوا تھا۔۔

جبکہ وہ اپنے بازو میں لگی سوئی نکالتے سر پکڑتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

بابر مجھے گھر لے چلو۔

پر باس آپکی طبیعت۔

طبیعت کو چھوڑو جو کہہ رہا ہوں وہ کرو۔

پر باس۔

میں نے کہا چلو اور ہاں مجھے میری شرٹ پہناؤ۔ وہ تو مجھے نہیں پتہ کہ کہاں ہے ہاسپٹل کی شرٹ اتارے کھڑے شموئل کو بابر پہ غصہ آیا تھا جسے وہ فی الحال دبا گیا تھا۔

اوکے تو پھر اپنی جیکٹ مجھے پہناؤ شموئل نے کرسی کہ بازو پہ پڑی جیکٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

جو جھٹ سے بابر نے اٹھاتے اُسکے کندھے پہ ڈالی تھی کندھے پہ لگی چوٹ کہ باعث وہ اپنا بازو ہلا نہیں سکا تھا جس کہ سبب وہ جیکٹ کو اُسے پہنا نہیں پایا تھا۔

اپنے کندھے پہ براون لیڈر جیکٹ ڈالے اور سامنے سے جیکٹ کو اپنے دوسرے ہاتھ سے پکڑے وہ جلدی کا اشارہ دیتے بابر کو آنکھیں دکھاتا باہر چل دیا تھا۔

ناجانے اس پل کو نسا پہر تھا فرال اپنے ارد گرد اندھیرے میں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ناکام
کوشش کرتے ہوئے یہاں سے نکلنے کا سُراغ ڈھونڈ رہی تھی پروہ اپنی اس کوشش میں
بھی ناکام رہی تھی۔۔

تبھی ایک بار پھر سے ناکام ہوتے ہوئے فرال نے روتے ہوئے دروازہ پیٹا تھا
شمو سِلِلِل۔۔ ابھی فرال نے اُسے پکارا ہی تھا کہ تبھی کسی کھٹکے کی آواز پہ فرال ڈرتی
ہوئی سیڑھیوں سے دو سٹیپ نیچے ہوئی تھی پر جب دروازہ کھولے کھڑے شمو سِلِل کو
دیکھا تو آنکھوں میں چبھتی روشنی محسوس کرتے پل بھر کو تو وہ آنکھیں ہی میچ گی
تھی۔۔

کہ تبھی شمو نل نے آگے بڑھتے فرال کو ہاتھ سے پکڑتے اُسے باہر نکالتے خود میں بھینچا
تھا۔۔

آئی ایم سو سو فرال اتنی لمبی سزا نہیں دینا چاہتا تھا تمہیں پر اس ایک سیڈنٹ کی وجہ سے
مجھے آنے میں دیر ہوگی تم ٹھیک ہو فرال کو خود سے الگ کرتے اب وہ پریشان ہوتا اُسے
دیکھ رہا تھا کندھوں پہ پڑی جیکٹ گھر میں آتے ہی کہیں گرگی تھی۔۔

جبکہ سامنے کھڑی فرال حیرت سے اپنے سامنے کھڑے شخص کو دیکھ رہی تھی جو اُسکے
لئے فکر مند تھا کیا یہ وہی شخص تھا جو کی گھنٹوں قبل اُسے اس کال کو ٹھہری میں تنہا چھوڑ
گیا تھا اور اب ایسے پرہیزگار رہا تھا جیسے اُس سے بڑا کوئی غم خوار ہی ناہو۔۔

تبھی اپنی بازو پہ پڑے شموئل کہ ہاتھ کو جھٹکتی وہ غصہ سے اُس سے دور ہوئی تھی۔۔

ہاتھ۔۔ ہاتھ مت لگاؤ مجھے اپنی بیٹھی ہوئی آواز کو بلند کرتے فرال نے احتجاجاً کہا۔۔

دیکھو معافی مانگ رہا ہوں نا تو بس ختم کرو سب۔۔

کیا ختم کرو ہاں کیا ختم کروں بہت ہو گیا شموئل میں نا تو ایسے رہ سکتی ہوں اور نا ہی ایسے
زندگی گزار سکتی ہوں سو مجھے جانے دو میں نا تو مزید تمہارے یہ ٹارچر برداشت کر سکتی
ہوں اور نا ہی تمہیں۔۔۔

فرال پلیز میں مان رہا ہوں غصہ آگیا سمجھ نہیں آیا مجھے پر غلطی تو تمہاری ہی تھی تم ہی ہر
بار مجھے مجبور کر دیتی ہو بہت محبت سے کہتے شموئل نے فرال کہ بالوں کو سہلانے کہ
لئے اپنا ہاتھ اُسکے بالوں میں پھیرنا چاہا تھا جس پہ وہ تنفر سے دو قدم اُس سے مزید دور
ہوئی۔۔

یہ تو تمہارا روز کا کام ہے ہر بار تم زیادتی کر کہ یہی کہتے ہو پر اب اور نہیں میں۔۔ میں نے کتنی مشکل سے اتنے گھنٹے یہاں گزارے ہیں یہ میں ہی جانتی ہوں پر اب میں تمہیں اپنے ساتھ ایسا کچھ بھی کرنے کا کوئی موقع نہیں دوں گی سمجھے تم اُنکی اُٹھائے وارن کرتے وہ اوپر کی جانب بڑھی تھی کہ تبھی شمول نے اُسکا ہاتھ پکڑتے اُسے روکا دماغ ٹھیک ہے۔۔

کہاں جاو گی اس وقت؟؟ اور وہ بھی اپنے اتنے زخمی شوہر کو چھوڑ کہ شمول نے فرال کی توجہ اپنی طرف کروانا چاہی جسے وہ دیکھتے ہوئے بھی انجان بنی ہوئی تھی۔۔ اپنے سامنے کھڑے باڈی بلڈر کہ برہنہ جسم کو دیکھتے فرال نے جھرجھری لی تھی ویسے بھی اتنے مضبوط شخص کا اتنی معمولی سی چوٹیں کچھ نہیں بگاڑ سکتی تھیں۔۔ میں کہیں بھی جاؤں پر ایک پل بھی اب اس چھت کہ نیچے تمہارے ساتھ نہیں رہو گی۔۔

تو کس کہ ساتھ رہو گی اُسکے ساتھ جسکے ساتھ کھڑی قہقہے لگا رہی تھی آنکھوں میں بھری وحشت فرال پہ اُنڈیلنے اُس نے سوال داغا۔۔

ہاں رہو گی رہو گی میں اُسی کہ ساتھ رہو گی۔۔

فرال اپنی بات مکمل کرتی پھر سے آگی بڑھی تھی کہ تبھی شموئیل نے اُسے پھر سے اپنی طرف کھینچتے ایک تھپڑ رسید کیا تھا۔۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی فرال تم نے یہ لفظ نکالے بھی کیسے؟؟ میں مرتا مر جاؤنگا یا تمہیں ہی جان سے مار دوں گا پھر تمہیں کسی کا ہونے نہیں دوں گا سنا تم نے۔۔

تم نے مجھے پھر سے مارا؟؟؟ گال پہ ہاتھ رکھے آنسو بہاتے حیرت سے کہا گیا۔۔

ہاں مارا کیوں کہ تم اس قابل ہو تم اتنی بڑی بات کر بھی کیسے سکتی ہو؟؟ میں آخری بار کہہ رہا ہوں فرال آئندہ ایسی بکو اس کی یا پھر یہاں سے جانے کا کہا تو میں یہیں تمہیں مار کر دفن دوں گا سمجھی اُنکی اُٹھاتے باقاعدہ وارن کیا گیا۔۔

تمہیں کیا لگتا ہے میں ڈر جاؤنگی نہیں ایسا نہیں ہو گا پراگر تم نے مجھے مارنے کی کوشش بھی کی تو اتنا ضرور یاد رکھنا میں بھی تمہیں مار کر ہی مرونگی ویسے بھی تم نے بہت کمزور سمجھ لیا ہے مجھے مسٹر شموئل۔۔ دو بدو جو اب دیتی سینے پہ ہاتھ لپیٹے کھڑی وہ اُس بددماغ کو چیلنج کر گی تھی۔۔

او کے اگر یہ بات ہے تو چلو میں بتاتا ہوں تمہیں کہ کون کتنا کمزور ہے۔۔ زخمی کندھے
 پہ فرال کو ڈالتے وہ کمرے کی جانب بڑھا تھا جبکہ فرال اُسکی کمر پہ لگے مارتی جا رہی تھی پر
 اب کی بار اُس نے یہ بھی برداشت نہیں کیا تھا اور اتنی ہی سختی سے ایک دھموکا اُسکی کمر
 پہ جڑا تھا جس پہ وہ چلا کر رہ گئی تھی۔۔

"کرتا نہیں کیوں تو مجھ پہ یقین۔۔۔"

کیوں میرے دل کی تو سنتا نہیں۔۔

تیرے بغیر کتنا تنہا سا ہوں۔۔

عالم یہ دل کا تو سمجھے کبھی۔۔۔"

کمرے میں فرال کو لاتے اپنے زخمی کندھے سے اُسے اتارتے ہوئے ایک ہاتھ سے
 فرال کو ہینڈل کرتے جبکہ دوسرے ہاتھ سے دروازے کو لاک لگاتے ہوئے شموئیل
 نے فرال کہ دونوں ہاتھ اُسکی بیک پہ لے جا کر اُسکے سر کو دیوار سے لگایا جبکہ اُسکی پشت
 پہ کھڑے ہوئے شموئیل نے فرال کہ کان میں سرگوشی کی۔۔

Heyyy..i love you..

"ہے پتہ یہ تجھے ناجی سکوں گا بن تیرے۔۔"

پھر بھی کیوں تو مجھ سے جدا۔۔

تو ہی ہے تو ہی تو ہے۔۔۔

دل کا سکون۔۔"

چھوڑو مجھے شموئل بس بہت ہوا پہلے ہی وہ جس ٹراما سے گزری تھی اُسکے بعد اب اتنی
ہمت نہیں تھی کہ اس جن نما انسان سے مقابلہ کرتی۔۔

جب ہمت ہی نہیں ہے تو اتنی بڑی بڑی باتیں کیوں کرتی ہو میری جان۔۔

فرال کو یونہی دیوار سے لگائے شموئیل نے اُسکے کان میں پھونک ماری تھی جس پہ وہ چلا
کہ رہ گئی۔۔

"تو ہی ہے جسکے بنا میں جی ناسکوں۔۔"

آج پھر جنیں شامیں وہیں۔۔

چل پھر وہی ہم باتیں کریں۔۔

بے چینوں کہ پھر سلسلے ہوں۔۔

پھر دل میرا یہ آہیں بھرے۔۔

اوکے میری جان آخری بار معافی دے دو اسکے بعد تمہیں کبھی تکلیف نہیں

پہنچاؤنگا۔۔ شمول کی طرف سے کیئے جانے والے محبت کہ اظہار پہ اور اُسکی محبت کی

شدت کو خود پہ پھوار کی طرح مسلسل خود پہ محسوس کرتے فرال نے بمشکل کہا۔۔

تم ہر بار ایسا ہی کہتے ہو اور مجھے تکلیف دیتے ہو یہ لفظ کہتے فرال سسکنے لگی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"زیادہ نہیں تو تھوڑی سہی۔۔

دے دے مجھے وہی زندگی۔۔

آمیرے نزدیک تو۔۔

یہ فاصلے مجھ کو گھیرے۔۔

ہے پتہ یہ تجھے ناجی سکوں گا بن تیرے۔۔

پھر بھی کیوں مجھ سے جدا۔۔

تو ہی ہے تو ہی تو ہے۔۔۔

میرا جنوں۔۔۔

فرال کہ رونے پہ وہ بے چین ہوا تھا اور تبھی اُسکے بازوؤں کو چھوڑے اُسکا رخ اپنی
جانب کرتے وہ اُسے خود میں سمو نے لگا تھا۔۔ یوں مت رو مجھے تکلیف ہوتی ہے۔۔ اور
جو تکلیف تم دیتے ہو وہ؟؟

میں خود پر قابو نہیں رکھ پاتا مجھ سے برداشت نہیں ہوتا تمہارا کسی کہ قریب ہونا کسی کو
بھی توجہ دینا۔۔

"قبول نگاہوں کی ناہو وہ دُعا جس میں یار کہ دیدار کی طلب ناہو۔۔

میری تو ہر دُعا میں تو ہی ہے تو ہی ہے۔۔۔

ہے یہ پتہ جانا ہی ہے راہوں سے تیری دور مجھے۔۔

ممکن نہیں ہے میرے لئے پر بھولنا ہی ہو گا تجھے۔۔

جیک میرا یونیورسٹی فیلو ہے اور وہ آیا تھا میرے پاس میں نہیں گی تھی اور اب کوئی آکر

بات کرے گا تو کیا کہوں چلے جاؤ نہیں تو monster آجائے گا اپنی ناک آستین سے
پونچھتے فرال نے شکوہ کیا۔۔

ہا ہا ہا مونسٹر اتنے حسین نہیں ہوتے۔۔ اُفف ایک تو تم اپنی اس سیلف آ بسیشن سے
مت نکلنا۔۔ کیوں حسین نہیں ہوں کیا میں۔۔ شموئیل کی بات پہ فرال نے اُسے
گھورا تھا۔۔

یہ چوٹ کیسے لگی؟؟

"عشق سے آگے ہے جو جہاں اے دل لے چل مجھے وہاں۔۔"
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
جو بسی مجھ میں خوشبوئیں تیری اُن سے کر مجھ کو رہا۔۔"

فائنلی آپ نے اپنا نظر کرم ہماری طرف بھی کیا۔۔ بتاؤ بھی اتنی چوٹ کیسے آئی؟؟
کچھ نہیں بس جھگڑا ہو گیا تھا۔۔

پر کیوں اور کس سے؟؟

رہنے دونا آؤ ہماری باتیں کرتے ہیں۔۔

پر فرال شموئیل کی بات کو مکمل نظر انداز کرتے کہنے لگی تھی۔۔

ساری طاقت مجھے ہی دیکھاتے ہو اپنا یہ ہتھوڑے جیسا ہاتھ انہیں بھی لگا دیتے۔۔

فکر مت کرو بہت لگایا یہ ہاتھ پر خیر آ جا مجھے بہت درد ہو رہا ہے۔۔

شموئل کہ بستر کی جانب اشارہ کرنے پہ فرال اُسکی حالت پہ ترس کھاتی وہاں آ بیٹھی تھی

وہ خود بھی بہت تھکی ہوئی تھی بیٹھے بیٹھے کمر تختہ ہو چکی تھی اب وہ خود کو بھی کچھ بھی

سوچنے سے پہلے پُر سکون نیند لیتے تیار کرنا چاہتی تھی۔۔

لائٹ آف کر لو نہیں تو نیند نہیں آئیگی تمہیں۔۔

اتنی مشکل سے اندھیرے سے نکلی ہوں پھر سے اندھیرا محسوس نہیں کرنا چاہتی شموئل

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کی طرف کروٹ لیتے ہوئے بھی وہ جتنا نہیں بھولی تھی۔۔

فرال اور شموئل کی جب سے شادی ہوئی تھی فرال نے ایک بار بھی شموئل کی

موجودگی میں اپنا سر تکیہ پہ نہیں رکھا تھا پر اب جس سائیڈ پہ وہ آ کر لیٹی تھی اُس طرف

شموئل کا زخمی کندھا تھا کچھ دیر فرال کو گھورتے وہ ایک لمبی سانس کھینچتا ہوا اُسکے

قریب ہوا اور پھر وہ اُسے اپنی زخمی بازو پہ کھینچ لایا تھا۔۔ اپنے سر کہ نیچے اُسے بینڈج

محسوس ہوئی تھی پر فرال نے سر نہیں ہٹایا تھا آفر آل اتنی تکلیف دینے کہ بعد کچھ

تکلیف کا تو وہ بھی مستحق تھا۔ تبھی پُر سکون ہوتے وہ آنکھیں موندھ گی تھی کہ تبھی
شموئیل کی سرگوشی اُسکے کانوں میں گونجی۔۔

"تو ہی ہے تو ہی تو ہے دل کا سکون۔۔

تو ہی ہے تو ہے میرا جنون۔۔۔

تو ہی ہے جسکے بنا میں جی ناسکوں۔۔

اپنے الفاظ مکمل کرتے اُسے اپنی بانہوں میں لیتے وہ اپنے لب اُسکے سر پہ رکھ گیا تھا۔۔



(اگلا دن...)

صرف چند گھنٹوں کی نیند لینے کہ بعد فرال کی آنکھ کھل گئی تھی۔۔

آخر کار کل رات سے آج رات تک پورا دن اُس ہیبت ناک جگہ پر گزارنے کہ بعد وہ

ایک نرم گرم بستر میں موجود تھی جس کہ باعث جسم تو آرام و سکون میں تھا پر ذہن

نہیں۔۔

شموئیل کا بازو ابھی بھی فرال کہ سر کہ نیچے تھا پر اُسکے چہرے کا رخ مخالف سمت میں تھا

اُس حسین شخص کی صورت دیکھنے کہ بعد آج پہلی بار تھا کہ اُس کا دل بے ترتیبی سے نہیں دھڑکا تھا اور نہ توجہ بھی وہ شموئیل کو دیکھتی تھی تو خود پر رشک کرتی تھی کہ ہر لحاظ سے مکمل اور بہترین انسان اُس کا نصیب ہے۔۔

پر یہاں آنے کہ بعد اور شموئیل کو پیل پیل رنگ بدلتا دیکھ اُسکی نئی نئی جاگی محبت پہ جیسے گرد جمنے لگی تھی۔۔

اس وقت رات کہ چارج رہے تھے اور یہی وقت تھا جس میں اُسے سوچنا تھا کہ اُسے کرنا کیا ہے۔۔

کیا وہ ایک ایسے شخص کہ ساتھ پوری زندگی گزار سکتی ہے جو اُسے اُسکے ماں باپ سے بات کرتا دیکھ بھی جیلنس ہوتا ہے؟؟

کیا وہ واقعی میں ایک ایسے شخص کو برداشت کر سکتی ہے جو اُس تک آنے والی ہوا کو بھی روک دینا چاہتا ہو چاہے اس میں ایسا کرنے سے اُس کا دم ہی کیوں نا گھٹ جائے۔۔

جو اُسے اُسکے خوابوں کو پورا کرنے کی اجازت نہیں دے سکتا ہو جو اُسے ایک۔۔ ایک

جنگل میں قید کر کہ سب سے دور رکھنا چاہتا ہو۔۔

اور تو اور جب اُس کا دل چاہے وہ اُسے محبت کی بارش میں بھگو دے اور جب دل چاہے
اُسکے وجود کو روند دے مار پیٹ کرے اذیت دے۔۔

کیا پوری زندگی ایسے سب سے کٹ کر گزر سکتی ہے؟؟

نہیں کم از کم میں یہ غیر انسانی رویہ برداشت نہیں کرونگی۔۔

تو پھر میں کیا کروں؟؟ اس ملک سے نکلنے کے لئے تو میرے پاس اپنا پاسپورٹ تک نہیں
ہے۔۔ یونہی لیٹے لیٹے سامنے دیوار پہ ٹنگی گھڑی کو دیکھتے فرال نے سوچا تھا جو ایک ایک
پل کہ گزرنے کا احساس دلار ہی تھی۔۔

تبھی فرال نے اپنے آگے کہ لائحہ عمل کی منصوبہ بندی کرنا شروع کر دی تھی کیونکہ
اُس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اب اُسے کیا کرنا ہے۔۔

آدھا گھنٹہ صرف آدھا گھنٹہ لگا تھا اُسے اپنے فیوچر کہ متعلق سوچتے اور آگے کا پلان
بنانے میں۔۔

پورے 35 : 4 پہ اُس نے ایک آخری نگاہ شموئل پہ ڈالی تھی اُسے جو بھی کرنا تھا جلدی کرنا تھا ویسے بھی وہ صبح پانچ بجے اُٹھ کر واک کہ لئیے نکلتا تھا۔

پر شاید آج وہ ناجائے شموئل کہ چہرے پہ پڑے نیل دیکھتے اُس نے خود کلامی کی پراگر وہ اُٹھ گیا تو۔۔ جو بھی ہے رسک نہیں لینا چاہیے۔۔

فرال نے بہت آہستگی سے اپنا سر شموئل کی بازو سے ہٹاتے ساتھ پڑے تکیہ پہ رکھا اور چند سیکنڈ بنا حرکت کہ یو نہی پڑی رہی پر جب شموئل میں کوئی حرکت ہوتے نہیں دیکھی تو پھر اُس نے مزید ہمت کرتے اپنے دونوں پیر بستر سے نیچے اُتارے اور تکیوں کو بستر پہ سیٹ کر کہ رکھتے اُن پہ کمفرٹ اڑاتے وہ جوتے ہاتھ میں پکڑے کمرے سے باہر نکلی تھی۔۔

کمرے سے باہر نکلنے کہ بعد کچھ پل وہ یو نہی دروازے میں کھڑی رہی تھی کہ اگر تو شموئل پیچھے آتا ہے تو وہ بھوک کا بہانہ بنالے گی ویسے بھی کل سے کچھ نہیں کھایا تھا۔۔ اتنی ٹینشن میں بھی وہ ہر طرف سے سوچتی کچھ پل دروازے کہ پاس رُکی رہی تھی اور پھر دبے پیر سیڑھیوں سے اتر آئی۔۔

(اب اس سے آگے کیا کرنا ہے وہ یہ بھی سوچ چکی تھی) اتنے اندھیرے میں وہ پیدل اس جگہ سے نکلنے کا رسک نہیں لے سکتی تھی سو وہ وہیں کھڑی گاڑی کی چابیوں کے متعلق سوچنے لگی جو فوراً ہی دروازے کے قریب رکھے گئے کنسول پر اُسے دکھ گئی تھیں۔۔ گاڑی کی چابیاں لیتے اب وہ مین ڈور پہ کھڑی تھی۔۔

فرال کی حالت اس وقت بہت بُری تھی ٹھنڈے پسینے کا نپتے ہاتھ دل میں بیٹھا شمول کا خوف اور چلنے سے انکاری ٹانگیں اور ذہن میں آتا بار بار ایک ہی سوال کہ اگر وہ پکڑی گی تو اس بار وہ کس طرح سے اُسے ٹارچر کرے گا؟؟

پر پھر آخر کار ہر سوچ کو جھٹکتے اور ہمت کرتے ہوئے اُس نے دروازے کی ناب پہ ہاتھ رکھا اور کلمہ پڑھتے ہوئے دروازہ کھولا اور باہر نکل آئی۔۔

باہر برستی تیز بارش بھی اُسکے قدم زنجیر نہیں کر پائی تھی۔۔

گھر سے نکلنے کے بعد اب اگلی دُعا یہ تھی کہ اُس دن گاڑی میں گرافون اُسے مل جائے اور وہ جیک سے رابطہ کر پائے ورنہ تو نا جانے وہ کیا کرے گی اب تو آخری اُمید وہی تھا۔۔

صبح سات بجے شمول کی آنکھ کھلی تھی آج وہ روز کی نسبت لیٹ ہو گیا تھا۔
 آنکھیں مسلتے اُس نے اپنے ساتھ پڑے کمفرٹ میں گم وجود پہ نظر ڈالی تھی جس پہ نظر
 پڑتے ہی خود بخود مسکراہٹ اُسکے لبوں پہ تیرگی تھی بمشکل اپنا بازو سیدھا کرتے وہ
 شدید تکلیف سے گنہرا تھا۔

پوری رات ایک ہی پوزیشن میں ایک وجود اپنی زخمی بازو میں سمونے پہ اب وہ شدید
 تکلیف میں تھا پر بدقت اپنی بازو کو ہلاتے وہ اٹھ بیٹھا تھا اور تھوڑی دیر تک شوڈرز
 سٹریچ کرنے کہ بعد وہ فریش ہونے واثر و م کی طرف بڑھ گیا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فریش ہونے کہ بعد جینز پہ بلیک ہوڈی پہنے وہ خاموشی سے بنا فرال کی نیند ڈسٹرب
 کیئے کمرے سے باہر نکلا تھا۔

کل سے فرال نے کچھ نہیں کھایا تھا اور اب کچھ بہت سپیشل سادیسی ناشتہ لانے کا ارادہ
 کرتے وہ سیڑھیاں اترتے گاڑی کی چابیاں اٹھانے آیا تھا جو دس منٹ تک ڈھونڈنے کہ
 بعد بھی وہ ڈھونڈ نہیں پایا تھا تبھی گاڑی کی چابیوں کی تلاش ترک کرتے وہ بنا اپنے بازو

کی تکلیف کی پرواہ کیسے بائیک کی کیز لیتے دروازے تک پہنچا تھا۔

پر یہ کیا گاڑی۔ گاڑی کہاں گی؟؟ کیا چوری ہوگی؟؟ پر گاڑی کی چابیاں وہ بھی۔ کیا چوری۔۔ تبھی ایک دم ذہن میں کوئی جھماکا سا ہوتے وہ بھاگتا ہوا اندر کی طرف بڑھا تھا اور اب اُس کا رخ اپنے کمرے کی جانب تھا۔

"کاش تو میرے حق میں ہوتا۔۔"

بن کے یقین شک میں ہوتا۔۔

پر ایسا ہوا نہیں۔۔

تو بے دور کہیں۔۔

تیرے سنگ پل دوپل کو ہنسنا جو چاہا تو۔۔

رُلا کہ گیا عشق تیرا۔۔

رُلا کہ گیا عشق تیرا۔۔"



کیسے چُپ میں کرواوں رے؟

حیدر صاحب صُبح کہ نوبے وہاں کہ گھر پر موجود تھے ویسے بھی فرال کہ رشتے کہ وقت وہاں ہی کہ پیرنٹس آئے تھے اور اب جو بھی بات ہونی تھی انہی سے ہونی تھی۔۔

شموئل کی ویڈیو دیکھنے کہ بعد اور اُن سے بالکل بھی کوئی کانٹیکٹ نا ہونے پر وہ سب بہت پریشان تھے یہی وجہ تھی کہ وہ اتنی صُبح یہاں موجود تھے زینب کا تو سوچ سوچ کہ بُرا حال تھا پر اس وقت وہ اپنی طبیعت خرابی کی وجہ سے یہاں موجود نہیں تھیں۔۔

دیکھئے عارف بھائی میں اس وقت بُہت پریشان ہوں آپ وہاں کو بلائیے اُسے ضرور کچھ نا کچھ ہتہ ہوگا۔۔

اوہ ہو آپ بیٹھئے تو وہ آرہا ہے ابھی ناشتہ کہ لئیے ویسے بھی جو بھی پوچھنا ہو پوچھ لیجئے گا عارف صاحب نے حیدر کو بٹھاتے اپنی اہلیہ سے چائے لانے کا کہا تبھی کچھ دیر میں وہاں بھی وہیں آگیا جو حیدر صاحب کو یوں اتنی صُبح دیکھتے ٹھٹھکا تھا۔۔

وہاں بیٹے تمہارا رابطہ ہوا شموئل سے وہ لوگ ٹھیک تو ہیں نا؟؟؟

انکل ریلیکس۔۔ میری بات بابر سے ہوئی تھی جب شموئل ہاسپٹل میں تھا اور اُسکے مطابق کوئی خطرے والی بات نہیں تھی۔۔

تو شموئل یا فرال سے بات نہیں ہوئی تمہاری؟؟

نہیں انکل اُن دونوں سے نہیں ہوئی بعد میں بابر کا نمبر بھی نہیں لگا۔۔

پر آپ ٹینشن مت لیں شموئل فرال بھا بھی کا بہت خیال رکھ رہا ہے۔۔

وہ سب تو ٹھیک ہے پر وہ ایک کلب کہ باہر کیوں تھا؟؟ اور کیا وہ ڈرنک کرتا ہے؟؟

نہیں انکل ایسا بالکل نہیں ہے۔۔ میں بہت سالوں سے جانتا ہوں اُسے اور اُس نے کبھی ایسا کچھ نہیں کیا یقین مانیں میرا۔۔

پر سوشل میڈیا پہ ہر جگہ جواب۔۔ سب باتیں ہو رہی ہیں وہ۔۔

کیا آپ سوشل میڈیا کی خبروں پہ یقین رکھتے ہیں؟؟ اُنکا تو کام ہی رائی کا پہاڑ بنانا ہے انکل۔۔

پر بیٹا جی رائی ہوتی ہے تو ہی پہاڑ بنتا ہے نا۔۔

کیا مطلب ہے آپکا میں سمجھا نہیں۔۔

کیا تم نے وہ ویڈیو نہیں دیکھی وہ Zurich کہ مشہور کلب کی ہے اُسکا وہاں کیا کام۔۔

انکل دیکھیں میری بات سُنیں وہ سنگر ہے اور وہ بہت سی غیر ملکی انڈسٹریز کہ لئیے گا تا ہے اور بہت سے لوگوں سے ملنا ملنا ہے اور باہر کہ ممالک میں باریا کلبز میں میٹنگز رکھنا کوئی بڑی بات نہیں ہے۔۔

وہاں کی بات پر وہ چُپ سے ہوگئے تھے جیسے قائل ہوگئے ہوں۔۔

ہممم شاید میں ہی بہت زیادہ سوچ رہا ہوں اصل میں میری اُن سے بات نہیں ہو پائی فرال بہت لاڈلی ہے میری اُس سے بات ناہو تو مجھے لگتا ہے میری سمجھ بوجھ جیسے کھونے لگی ہے۔۔

تبھی حیدر کی بات پر کب سے خاموش سامع بنے عارف صاحب جو ابابگولے تھے۔۔

یہٹیاں ہوتی ہی بہت پیاری ہیں حیدر صاحب آپکا فکر مند ہونا بنتا ہے پر میں آپکو ایک بات گارنٹی سے کہہ سکتا ہوں وہ مرتا مر جائے گا پر اپنی بیوی کو کچھ ہونے نہیں دے گا یقین مانئے۔۔

حیدر جو بہت وہموں کا شکار ہو کر یہاں آئے تھے اب واپسی پر اتنا ہی مطمئن تھے۔۔

سوئزر لینڈ کا وقت پاکستان کہ وقت سے تین ساڑھے تین گھنٹے کہ فرق سے تھا تبھی
اگر وہاں صبح کہ ساڑھے نو تھے تو یہاں ساڑھے سات۔۔

پورے کمرے کا حشر بگاڑنے کہ بعد اب وہ اپنا سردونوں ہاتھوں میں تھامے لمبے لمبے
سانس لے رہا تھا۔۔

کہاں جا سکتی ہے وہ آخر کہاں؟؟ مسلسل سوچتے دماغ شل ہونے لگا تھا پر کہیں کوئی سرا
ہاتھ نہیں آ رہا تھا واپس تو وہ جا نہیں سکتی کیونکہ پاسپورٹ نہیں ہے اُسکے پاس تو پھر
کہاں ہوگی وہ اس وقت۔۔

تبھی کچھ سوچتے شمول اٹھا تھا اور اپنی بائیک لیتا وہ فرال کہ پیچھے نکلا تھا کہیں وہ کسی
مشکل میں نا ہو۔۔

"یار بچھڑا ملا دے دے کوئی۔۔"

آکھیاں روندیاں زار زار ہنسا دے دے کوئی۔۔

رُلا کہ گیا عشق تیرا۔۔

رُلا کہ گیا عشق تیرا۔۔

کہ مانے نہیں دل یہ میرا۔۔

کیسے چُپ میں کرواؤں وے۔۔

تیزی سے اپنی ہی بانیک پہ فرال کی خیر و عافیت کی دُعائیں مانگتا وہ جو نہی اس جنگل سے
دور آیا تھا وہیں اپنی گاڑی دیکھتے وہ ٹھٹھکا تھا اور تیزی سے فرال کا نام پکارتے وہ دھڑکتے
دل کہ ساتھ گاڑی تک پہنچا تھا پر وہ گاڑی ویسے ہی وہاں خالی کھڑی تھی جبکہ چابی
اگنیشن میں موجود تھی۔۔

گاڑی کا دروازہ کھولتے وہ گاڑی کہ اندر آ بیٹھا تھا تاکہ کوئی سُراغ مل سکے۔۔

دل اب نئے واہموں کا شکار تھا ناجانے وہ کتنے بجے اس سُنسان جگہ سے گزری تھی
کہیں اُس کے ساتھ کچھ ہو تو نہیں گیا۔۔

"رُلا کہ گیا عشق تیرا۔۔"

رُلا کہ گیا عشق تیرا۔۔

کہ مانے نہیں دل یہ میرا کیسے چُپ میں کراؤں وے۔۔

خوابوں سے زیادہ آنسوؤں سے دوستی کر بیٹھے جینے کی خواہش میں لمحہ لمحہ مر بیٹھے۔۔

چلاتے ہوئے سُرخ پانی سے لبریز آنکھیں اس بات کی گواہ تھیں کہ وہ اس پل کس تکلیف سے دوچار تھا کچھ سمجھنا آتے وہ سٹیئرنگ سے سر ٹکائے بہت اُلجھن کا شکار تھا کہ تبھی اُسے اپنے پاؤں کہ پاس پڑی سکائی بلیو کلر کی کوئی چیز دکھی جسے ایک پل بھی ضائع کیئے شموئیل نے اٹھالیا تھا۔۔

پراس ویزٹینگ کارڈ پہ جو نام اُسے دکھا تھا وہ دیکھتے شموئیل نے اپنے اندر بھانپ کر جلتے محسوس کیئے تھے۔۔

Jack william

"تو ایسا جادو ہوا میں رات تو صُبح ہوا۔۔

تجھ پہ میں مرتا رہا یاد تجھے میں کرتا رہا۔۔

بُھلا کہ گیا عشق تیرا۔۔

رُلا کہ گیا عشق تیرا۔۔

فرال گھر سے نکلتے ہی جیک کو کال کر چکی تھی جو اُسکی بات سُنتے ہی اُسی وقت اُسے لینے نکل چُکا تھا اور جب تک فرال وہاں پہنچی تھی اُس سے پہلے ہی وہ وہاں موجود تھا جہاں آنے کا فرال نے اُسے کہا تھا۔

جیک کو گاڑی کہ بونٹ سے ٹیک لگائے کھڑا دیکھ فرال تیزی سے گاڑی سے اُترتے اُس تک پہنچی تھی برستی بارش نے فوراً اُسے اُسے بھگا ڈالا تھا۔

جلدی چلو جیک۔۔
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
پر فرال ہوا کیا ہے۔۔

پلیز مجھے اپنے گھر لے چلو ہم بیٹھ کہ بات کرتے ہیں۔۔

اوکے چلو اپنے پیچھے کسی کو نا آتے دیکھ فرال تسلی کرتی جیک کہ ساتھ آگے تھی اور اس وقت وہ اُسکے گھر پہ موجود تھی جہاں وہ اکیلار ہتا تھا۔

اپنے گیلے کپڑے چنچ کئے وہ اس وقت جیک کہ کپڑوں میں موجود کافی کا کپ اُٹھائے بیٹھی تھی۔۔

کیا تم مجھے کچھ بتاؤ گی فرال کہ یہ سب کیا ہے؟؟

جیک کی بات پہ آنکھوں میں آنسو بھرے فرال نے شموئل سے ملنے سے لیکر اب تک کی ساری کہانی کہہ ڈالی تھی۔۔

Oh my God he is a psycho..

میں یہاں سے نکلنا چاہتی ہوں اپنے ملک اپنے ماں باپ کہ پاس جانا چاہتی ہوں جیک میری مدد کرو۔۔

ہاں بالکل میں ہر طرح سے مدد کرونگا تمہاری تم بتاؤ تم کیا چاہتی ہو؟؟ میں کیا کروں۔۔

میرا پاسپورٹ میرے پاس نہیں ہے میرے پاس کوئی سامان کوئی پیسے کچھ نہیں ہے تم۔۔ تم پاکستانی ایمبیسی لے جاؤ ہم وہاں جا کر بات کرتے ہیں۔۔

اوکے۔۔ تم ریسٹ کرو میری ضروری میٹنگ ہے میں جلد ہی آ جاؤنگا ناشتہ میں نے بنا دیا ہے اور باقی آرام سے رہو پھر دیکھتے ہیں کیا کرنا ہے۔۔

جیک فرال کو تسلی دیتا جاچکا تھا اور اب وہ وہاں اکیلی تھی۔۔

بالکل اکیلی۔۔

جیک کا ویزٹنگ کارڈ دیکھنے کے بعد شمول چینتا چلاتا گاڑی سے باہر نکل آیا تھا۔۔

تم ایسا کیسے کر سکتی ہو میرے ساتھ کیسے۔۔۔۔۔

چلاتے ہوئے ذہن میں فرال کی اُس دن والی بات گونجنے لگی تھی۔

"ہاں میں رہنا چاہتی ہوں اُس کے ساتھ"

NEW ERA MAGAZINE
Novels | Afsana | Drama | Urdu | Poetry | Gossip | Photo

یہ الفاظ یاد کرتے وہ مزید طیش میں آیا تھا۔۔

کیسے جاسکتی ہو ایسے کسی غیر کے پاس فرال۔۔

اپنے بال بُری طرح سے نوچتے وہ اب گاڑی کے ٹائر پہ اپنے پیر کو زور زور سے مار رہا

تھا۔۔

میں نے محبت کی تم سے صرف تم سے اور تم ایسے کیسے کسی کے ساتھ اپنے شوہر کو چھوڑ

کہ چلی گی فرال۔۔ میں تمہیں چھوڑونگا نہیں میں تمہارا ایسا حال کرونگا کہ تمہارے

ذکر پہ کی صدیوں تک لوگ دہل جایا کریں گے۔۔

اب تمہیں کوئی مجھ سے نہیں بچا سکتا اب تم دیکھو گی کہ محبت میں بیوفائی کی کیا سزا ہوتی ہے۔۔

خود سے عہد کرتا وہ گاڑی میں بیٹھتے اُس ایڈریس کی طرف چل دیا تھا جہاں فرال اُسکی محبت کو فراموش کیئے موجود تھی۔۔

"رُلا کہ گیا عشق تیرا۔۔

رُلا کہ گیا عشق تیرا۔۔



حیدر آپ آگئے۔۔ کیا ہوا بات ہوئی آپکی؟؟ کیا کہا وہاں نے اُسکا رابطہ ہوا کیا؟؟ وہ ٹھیک ہیں نا؟؟ فرال۔۔ فرال تو ٹھیک ہے نا؟؟

(زینب جو کب سے پین کلر کھانے کہ باوجود سر پکڑے لیٹی ہوئی تھیں حیدر کو دیکھتے ہی سوالوں کی بوچھاڑ کرنے لگیں)

ہاں میں گیا تھا وہاں سے ہوئی بات پر اُسکا کانٹیکٹ بھی صرف بابر سے ہی ہو پایا تھا اور اب اُسکا بھی نمبر بند ہے۔۔

یہ کیا ہو گیا..

کیا ہو گیا یہ ہم سے حیدر ناجانے۔۔ ناجانے کیوں مجھے لگتا ہے کہ شموئیل کا پروپوزل قبول کر کہ بہت غلطی کی ہے ہم نے۔۔

نہیں زینب تم کچھ زیادہ ہی سوچ رہی ہو ایسا نہیں ہے وہاں کہ والد بہت سمجھدار انسان معلوم ہوئے ہیں مجھے اور وہ بہت تعریف کر رہے تھے شموئیل کی۔۔

تعریف سے کیا ہوتا ہے (ایک بار پھر سے اپنا سر تھامتے وہ لیٹنے لگی تھیں) جب تک آپ کسی کہ ساتھ رہتے نہیں ہیں تب تک آپ اُسکے بارے میں کوئی کنفرم رائے نہیں دے سکتے اور شموئیل کیسا ہے اور کتنا بہترین ہے یہ تو اب فرال ہی بتائے گی۔۔

اپنی بات مکمل کرتے وہ نم آنکھیں موندھ گی تھیں جبکہ حیدر جو کچھ پل قبل تھوڑا بہتر محسوس کر رہے تھے اب پھر سے نئے واہموں کا شکار ہو گئے تھے۔۔

موسم بہت سرد تھا ہر طرف صرف برف ہی برف تھی سب کچھ اتنا سفید تھا کہ وہ خوبصورت کہ بجائے خوفناک نظر آ رہا تھا۔۔

یہی نہیں ارد گرد پڑی برف کہ علاوہ بارش کہ ساتھ گرتی ہلکی برف سردی کی شدت کو اتنا بڑھا رہی تھی کہ یہ ٹھنڈ ہڈیوں میں گھستی ہوئی محسوس ہوتی تھی۔۔

پر ایسے میں ایک وجود تھا جو اندھا دھند اپنے ارد گرد کی پرواہ کئے بغیر بھاگ رہا تھا۔۔

اور یہ کوئی اور نہیں فرال تھی جو سفید ہی لباس اُڑھے ہوئے تھی۔۔ اور اس وقت برف کہ ہم رنگ لباس پہنے اسی منظر کا حصہ لگ رہی تھی..

فرال اس جمادینے والی سردی میں برف پہ ننگے پیر بھاگ رہی تھی اُسکا سفید لباس جگہ

جگہ سے کسی جانور کہ پنچوں کہ سبب پھٹا ہوا تھا اور اُنہی پھٹے ہوئے حصوں سے اُسکا

اُدھرا ہوا گوشت اور اُس پہ جما ہوا خون اُسے اتنی تکلیف نہیں دے رہا تھا جتنا کہ اس پیل

برف پہ ننگے پیر دوڑتے اُسکے پیر جو آہستہ آہستہ فروسٹ ہو رہے تھے ایسے میں وہ

لڑکھڑاتی ہوئی منہ کہ بل گری تھی اور تبھی اک خونخوار بھیڑیا اُس پہ چڑھتا اپنے دانت

اُسکی گردن میں گاڑ گیا تھا۔۔

آآآ۔۔۔ فرال ڈر کہ مارے چیختے ہوئے اُٹھ بیٹھی تھی یہ ایک بھیانک خواب تھا جو

فرال نے دیکھا تھا۔۔

جیک کہ نکلتے ہی وہ ناشتہ کرنے کہ بعد پُر سکون ہوتی سونے کہ لئیے لیٹ چکی تھی اور اب اس بھیانک خواب کہ باعث وہ ڈر کہ مارے اٹھ بیٹھی تھی۔۔

ماتھے اور گردن پہ پھسلتا پسینہ صاف کرتے وہ خود کو یقین دلانے لگی تھی۔۔

Calm down faraal calm down..

وہ اتنی آسانی سے مجھ تک نہیں پہنچ سکتا میں بالکل محفوظ ہوں۔۔

اور کم از کم اتنی جلدی شموئیل مجھے نہیں ڈھونڈ سکتا (خود کو تسلی دیتے فرال نے دیوار پہ

لگی گھڑی کی طرف دیکھا تھا جو شام کہ پانچ بجار ہی تھی اُف میں اتنا سو کیسے گی خود کو

کو ستے وہ پھر سے سوچوں کہ تانے بانے بُننے لگی۔۔)

اور اگر۔۔ اگر وہ یہاں آ بھی جاتا ہے تو تب تک میں یہاں سے بہت دور چلی

جاو گی۔۔ ہاں میں چلی جاو گی اب کی بار میں اُسے نہیں ملو گی۔۔

ناجانے وہ خود کو تسلی دے رہی تھی یا واقعی میں ایسا تھا اس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ

سوچتی کہ دروازے پہ بیل ہوئی جس کی آواز سننے وہ اُچھل پڑی تھی پر پھر دل پہ ہاتھ

رکھتے خود کو نارمل کرنے لگی۔۔ اُف فرال جب اتنا بڑا قدم اٹھا ہی لیا ہے تو کچھ تو بہادری دکھاو۔۔

جیک ہو گا ویسے بھی وہ کہہ کہ گیا تھا کہ وہ شام تک آ جائیگا سو وہی ہو گا اپنے بالوں کی اونچی پونی بناتے وہ دروازے کی طرف جانے لگی تھی بدن پہ ابھی بھی جیک کی ٹی شرٹ اور ٹراؤزر تھا۔۔

دروازے پہ پہنچتے ہی فرال نے جو نہی دروازے کہ ہول سے باہر جھانکا تو پی کیپ پہنے سر کو نیچے کیسے ہاتھ میں پیزا لئیے وہ کوئی پیزا بوائے تھا۔۔
 پر میں نے تو کوئی کال نہیں کی کسی بھی پیزا سینٹر میں شاید۔۔ شاید جیک نے کال کی ہو۔۔

وہ اپنی ہی سوچوں میں تھی کہ ایک بار پھر سے بیل ہوئی۔۔

پر اب کی بار بنا سوچے سمجھے فرال نے دروازہ کھول دیا تھا اور دروازے کہ پار جو شخص اُسے دکھا وہ اُسکے پیروں تلے زمین کھینچ گیا تھا۔۔

حیدر صاحب نے زینب کی باتوں کہ بعد اور فرال سے کوئی کانٹیکٹ ناہونے کہ باعث
اب خود سونر لینڈ جا کر ان سے ملنے کی ٹھان لی تھی۔۔

ہیلو وہاج۔۔

جی حیدر انکل۔۔

ٹی وی دیکھتے ہوئے وہاج اپنے فون پہ حیدر کی کال سُننے کچھ پریشان ہوا تھا۔۔ (ناجانے
اب کیا کیا ہو گا اس شمول کہ بچے نے)

بیٹا کیا تم جانتے ہو فرال اور شمول اور سونر لینڈ میں کس جگہ پہ رُکے ہوئے ہیں؟؟

کیوں انکل سب خیر تو ہے؟؟ ابھی صبح تو وہ آئے تھے اور اب یوں ایڈریس مانگنا۔۔

ہاں بیٹا سب خیر ہے بس میں نے سوچا کہ میں اور تم ہی مل آئیں جا کہ وہ تو نا جانے کب
واپس آتے ہیں۔۔

پر انکل ہم اُنکے ہنی مون پہ کیسے جاسکتے ہیں؟؟

اوکے تو تم مت چلو پر ایڈریس دے دو اور یہ مت کہنا کہ تمہیں نہیں پتہ کیونکہ

تمہارے باپ سے بات ہو چکی ہے میری اور وہ بتا چکے ہیں کہ تم وہاں جا کہ رہ بھی چکے

ہوا سلیبے تم سے بہتر اُس جگہ کا مجھے کوئی نہیں بتا سکتا۔

(وہاں جو اُنہیں ٹالنے کا سوچ رہا تھا اُن کی بات پہ شرمندہ ہوا تھا پھر شمول کی اجازت کہ بغیر وہ بتانے سے بھی ڈر رہا تھا پھر کچھ وقفہ کہ بعد وہ گویا ہوا) انکل میں کیوں جھوٹ بولو نگا میں ابھی ایڈریس سینڈ کر دیتا ہوں۔۔

نہیں سینڈ نہیں ابھی بتاویہ نا ہو کہ بعد میں تم بھول جاؤ۔

اوکے انکل لکھیں پھر ایک لمبی سانس لیتے وہاں نے ایڈریس سمجھایا۔۔

ایڈریس بتاتے وہاں نے آخر کار پوچھ ہی ڈالا انکل آپکا ویزہ لگا ہوا ہے کیا؟؟ ابھی تو اس میں ہی آپکو کافی وقت لگ جائے گا اور تب تک تو شاید وہ آ ہی جائیں۔۔

تم فکر مت کرو پیٹا یہ کام اتنا مشکل نہیں ہے میرے لیئے۔۔

وہ تو فون رکھ گئے تھے پر وہاں کی پریشانی اب شروع ہوئی تھی نا جانے ایسا اور کیا ہوا تھا کہ انکل نے وہاں جانے کا فیصلہ ہی کر ڈالا تھا پھر جو بھی ہو مجھے یہ سب شمول کہ علم میں لانا ہی ہو گا۔۔

اپنے سامنے شموئیل کو کھڑا دیکھ جو نیوی بلیوٹی شرٹ پہ بلیک لیڈر جیکٹ پہنے ہوئے تھا
فرال کا تو سر ہی چکرا گیا تھا..

اُسے یقین تھا کہ وہ اُسے ڈھونڈ نکالے گا پر اتنی جلدی۔۔ اتنی جلدی کی توقع نہیں تھی
اُسے۔۔

پر اب وہ بُری پھنسی تھی شموئیل اُسے اب بخشنے والا نہیں تھا اور اب نا جانے وہ اُسکا کیا
حشر کرے گا۔۔

اُلٹے قدم لیتی فرال پیچھے کی طرف بڑھ رہی تھی۔۔
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
جبکہ سُرخ آنکھوں میں بسی وحشت لئیے وہ کوئی جنونی لگ رہا تھا جو اپنے شکار کو آخری
موقع بھی فراہم نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔

ش۔۔ شموئیل پلیز۔۔۔ میری۔۔ میری بات سُنو ٹوٹے پھوٹے الفاظ منہ سے نکالتے وہ
بیک یارڈ کہ دروازے کہ طرف بھاگنے کو جیسے ہی پلٹی تھی شموئیل نے اُسے گردن سے
پکڑ لیا تھا۔۔

فرال کی گردن اب شموئیل کہ ہاتھ میں تھی اُس نے گردن دُبائی نہیں تھی پر اپنے ہاتھ

نہایت سختی سے اُس کی گردن پہ جمادیئے تھے جسے چھڑوانے کی ناکام کوشش کرتے وہ ہلکان ہونے لگی تھی۔۔

تم نے بہت بڑی بھول کر دی میری جان اب سزا تو ملے گی نا اپنے الفاظ کسی صورت کی طرح اُسکے کان میں پھونکتے شمول نے اُسکی گردن کہ ایک سائیڈ پہ پریشر ڈالا تھا جس کہ بعد وہ اُسی کی بانہوں میں جھول گی تھی۔۔

فرال کو گود میں اُٹھاتے وہ تیزی سے باہر نکلا تھا اور اس سے پہلے کہ کوئی آتا شمول اُسے گاڑی میں ڈالتا نکل چکا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شمول پچھلے ایک گھنٹے سے مسلسل ڈرائیو کر رہا تھا لیکن ابھی تک وہ گھر نہیں پہنچے تھے اور تبھی فرال بھی کسماتے ہوئے اُٹھ بیٹھی تھی۔۔

آنکھیں کھلتے ہی کچھ پل تو اُسے خود کو یہ باآور کروانے میں لگے تھے کہ وہ ہے کہاں اور اُسکے ساتھ ہوا کیا ہے۔۔

اور جب سارے حالات اور واقعات ایک بار پھر سے ذہن کہ پردے پہ لہرائے تو وہ

بیک سیٹ پہ بیٹھی شموئل کی روتے ہوئے منتیں کرنے میں مصروف ہوگی تھی۔۔

شموئل دیکھو مجھے جانے دو میں اپنے ملک اپنے گھر جانا چاہتی ہوں میں۔۔ میں تمہارے ساتھ نہیں رہنا چاہتی تم سمجھتے کیوں نہیں ہو۔۔

اوہ تو تم اپنے گھر میں تھی ہاں جھوٹ مت بولو مجھ سے تم نے مجھے دھوکا دیا ہے چیٹ کیا ہے تم نے مجھے میری اتنی محبت کو بھلا کہ تم اُس کہ ساتھ اُس کے کپڑوں میں موجود ہو اور چاہتی ہو کہ میں تمہاری بات پر یقین بھی کروں۔۔ نہیں بالکل نہیں میں نے کہا تھا میں تمہیں زمین میں گاڑ دوں گا اور میں اب ایسا ہی کروں گا سنا تم نے۔۔

شموئل کی چیخنی چنگھاڑتی آواز فرال کادل اور دہلا رہی تھی آنے والا وقت کا خوف محسوس کرتے اُسکے جسم پہ کپکپی طاری ہونے لگی تھی شموئل اُسے فی الوقت بہت غلط سمجھ رہا تھا اور اُسکی سُننے کو تو بالکل تیار نہیں تھا۔۔

تم غلط سمجھ رہے ہو شموئل تم بہت غلط سمجھ رہے ہو ایسا کچھ نہیں ہے۔۔ وہ اپنا یقین دلانے کی ناکام کوشش میں مصروف تھی پر وہ شاید سُننے کو تیار ہی نہیں تھا تبھی گاڑی کی رفتار مزید تیز کر دی۔۔

شموئیل کہ سر پہ چڑھا جنون اور اپنی بات کا کوئی اثر ناہوتے دیکھ فرال نے خود کو بچانے کی آخری کوشش کرنی چاہی۔۔

تبھی فرال نے پیچھے سے ہی بیٹھے ہوئے شموئیل پہ دھاوا بولا تھا اُسکے بال فرال کہ ہاتھ میں تھے وروہ اُسکی گردن پہ اپنا دباؤ ڈالنے کی پوری کوشش کر رہی تھی گاڑی روکو اور مجھے جانے دو شموئیل ورنہ اچھا نہیں ہوگا۔۔

گاڑی جو پیل بھر کو لڑکھڑائی تھی اُسے روکتے شموئیل نے اپنی کہنی فرال کہ منہ پہ ماری تھی جس پہ وہ چلاتے ہوئے دور ہوئی تھی۔۔

خود کو چھڑواتے وہ تیزی سے باہر نکلا تھا اور گاڑی کی ڈگی سے کچھ لیتے وہ بیک سیٹ کا دروازہ کھولتے فرال تک پہنچا اُسکے دونوں ہاتھ اُسکی بیک پہ باندھتے اب وہ اُس کہ پیر باندھ رہا تھا اور ان دونوں کاموں کہ بعد وہ اُسکے ناک سے نکلتے خون کو اگنور کرتے اور اُسکے منہ پہ ٹیپ لگاتا اب پھر سے ریش ڈرائیونگ کرتے گھر کی طرف رواں تھا۔۔

جیک گھر آچکا تھا آج اُس نے جلدی گھر آنے کی بہت کوشش کی تھی پر وہ آ نہیں سکا تھا

اور اب وہ گھر پہ فرال کو ناپاتے ہوئے کافی پریشان تھا۔

ایک تو پہلے ہی فرال سے اُس عجیب سائیکو انسان کہ قصہ سنتا وہ تشویش کا شکار تھا اور اب اُوپر سے فرال کا یوں غائب ہونا۔

کیا وہ خود گئی ہے یا پھر وہ شخص یہاں آیا تھا؟؟؟ یہ سب سوچتے وہ تمام حالات اور واقعات پہ غور کرنے لگا تھا۔

جب میں گھر پہنچا تو گھر کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور فرال کا کہیں کوئی نام و نشان نہیں تھا اگر وہ خود سے کہیں جاتی تو دروازہ بند کر کے تو جاتی پر یہ سب اُسے تشویش میں ڈال رہا تھا تبھی جیک کی نظر چار جنگ پہ لگے فرال کہ فون کی طرف گئی تھی اور وہ فون اٹھاتا آن کرنے لگا تھا۔

فون آن ہوتے ہی وہ کانٹیکٹ لسٹ میں گیا تھا جہاں ڈیڈی کہ نام سے سیو نمبر پہ جیک نے کال ملائی تھی۔

کال اٹینڈ ہوتے ہی جیک نے حیدر صاحب کو ساری کتھار سس کہہ ڈالی تھی کہ کیسے فرال اُس تک پہنچی اور کیا کچھ اُس نے اپنے شوہر کہ متعلق بتایا۔

جسے سنتے ہی انہوں نے جیک کو وہاں کا بتایا ہوا ایڈریس سمجھایا تھا اور اُسے وہاں جلد سے جلد پولیس کہ ساتھ جانے کا کہا اور ساتھ ہی یہ یقین دہانی بھی کروائی کہ وہ بھی جلد ہی وہاں آنے کی کوشش کریں گے۔۔

ہٹ کہ قریب پہنچتے ہی وہ فرال کو گاڑی سے کھینچ کہ نکالتے ہوئے اب ہٹ کی بیک سائیڈ پہ بڑھ رہا تھا۔۔ (یہاں پہنچتے پہنچتے شام کہ ساڑھے سات ہو گئے تھے) اس وقت اتنا اندھیرا نہیں تھا پر درختوں سے گھرے اس حصہ میں اندھیرا اس قدر تھا کہ اُسے اپنے ساتھ چلتے شموئیل کی صورت تک دیکھائی نہیں دے رہی تھی وہ ٹیپ لگے منہ سے غوں غاں کی آوازیں نکالتی اُسکے ساتھ گھسیٹتی جا رہی تھی۔۔

فرال کہ پیر وہ کھول چکا تھا پر ہاتھوں پہ بندھی رسی کو پکڑے وہ اُسے کسی جانور کی مانند اپنے ساتھ زبردستی چلا رہا تھا۔۔ کچھ دور جانے کہ بعد شموئیل نے فرال کو ایک گڑھے میں دھکا دیا تھا اور خود لائٹ کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔

ہلکی لائٹ جلانے کہ بعد اب وہ فرال کہ سامنے آ بیٹھا تھا جبکہ فرال تو خود کو ایک کھودی ہوئی قبر میں دیکھتے بے ہوش ہونے کہ قریب تھی کیا واقعی وہ اُسے زندہ دفنانے والا

تھا۔۔

فرال کہ منہ سے ٹیپ ہٹاتے وہ اُس قبر کہ سامنے رکھی گی گُرسی پہ آ بیٹھا تھا۔۔

تم نے مجھ سے بیوفائی کی۔۔

نہیں۔۔ نہیں میں نے ایسا کچھ نہیں کیا میں تو بس۔۔

میں تو بس کیا ہاں کیا تم اُس شخص کہ گھر میں اس۔۔ اس حلیے میں ہو اور کہہ رہی ہو کہ
میں نے کچھ غلط نہیں کیا ہاں اتنا پاگل نہیں ہوں میں اس لمحہ وہ پھنکارا تھا۔۔

نہیں۔۔ نہیں شموئیل میں۔۔ جب جب یہاں سے نکلی تو بہت تیز بارش تھی بس تبھی
اُس نے اپنے کپڑے پہننے کو دیئے مجھے باقی ایسا کچھ نہیں ہے جیسا تم سمجھ رہے ہو تمہیں
خدا کا واسطہ مجھ پہ یقین کرو بندھے ہاتھ جوڑتے وہ سسک رہی تھی۔۔

تم پہ یقین کا تو اب سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تم نے میرے مان کا اپنے ہاتھوں گلا گھونٹ
ڈالا ہے فرال۔۔ اپنی بات کرتا وہ خاموش ہوا تھا جبکہ فرال روتے ہوئے اب بھی اُسکی
منت کر رہی تھی کہ تبھی شموئل نے پوچھا۔۔

تم یہاں سے گی ہی کیوں؟؟

سگریٹ سُلگاتے اپنی نظریں فرال پہ گاڑے ایک اور سوال پوچھا گیا۔۔

میں۔۔ آئندہ کہیں نہیں جاؤنگی تم جو۔۔ کہو گے میں۔۔ میں وہی کرونگی میں تمہاری

مرضی کہ بغیر سانس بھی نہیں لونگی شموئل پلیز مجھے معاف کر دو مجھے نکال لو یہاں

سے پلیز شموئل۔۔۔

تم اپنا اعتبار کھو چکی ہو۔۔ اُس رات سب صحیح تھا ہم کتنا قریب تھے کتنا پاس تھے تب

سب ٹھیک تھا سب کچھ صحیح۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پر اُسکے بعد بھی تم نے مجھ سے دعا کیا۔۔

نہیں۔۔ میں آئندہ تمہیں کبھی کوئی شکایت کا موقع نہیں دوں گی پلیز شموئل اُس قبر

میں کھڑے وہ اُسکی منت کر رہی تھی۔۔

تم نے غلطی کی ہے اور سزا تمہیں ملے گی فرال اور اب کی بار بڑی غلطی ہے تو سزا بھی

اُسی لحاظ سے ملے گی۔۔

سگریٹ کا ایک لمبا کش لیتے اُسکے منہ پہ دھواں چھوڑتا ہوا وہ بیچا اُٹھاتے فرال تک پہنچا

تھا اور اب کوئی انگریزی گانا گنگناتے وہ اُس پہ مٹی ڈالنے لگا تھا۔۔

I live inside my own world of make -believe..

Kids screaming in their cradles, profanities..

I see rhe world through eyes covered..

گانا گنگناتے ہوئے آنسوؤں سے ترچہرے کہ ساتھ وہ اُس پہ مٹی ڈال رہا تھا جو اُس کا سب
کچھ تھی۔۔ اگر اس پل وہ اذیت میں تھی تو وہ یہ سب کرتا اُس سے زیادہ اذیت میں تھا

جبکہ دوسری طرف فرال چلاتے ہوئے مدد کہ لئے پکار رہی تھی۔۔

In ink and bleach ..

Cross out the ones..

Who heard my cries and watch me weep..

رفتہ رفتہ مٹی اُسکے وجود کو ڈھانپتی کندھوں تک پہنچ چکی تھی اور جلد ہی اُسکے چہرے کو بھی ڈھانپنے والی تھی کیا میرا آخری وقت قریب آ گیا ہے؟؟ کیا میں ایسے ہی بے نام و نشان رہ جاؤنگی؟؟ کیا میں کلمہ پڑھ لوں دل ہی دل میں سوچتے فرال اُونچا اُونچا کلمہ پڑھتے رونے لگی تھی۔۔

I love everything

Fire spreading all around my room..

My worlds so bright its hard to breathe but
thats all right ..

Hushhhhh..

فرال کو ہونٹوں تک مٹی میں اچھے سے دفن کرنے کے بعد وہ گھٹنوں کے بل بیٹھتا اُس پہ جھکا تھا اور اُسکی پیشانی پہ اپنے لب رکھتے اُسکے آنسو پونچھ رہا تھا۔۔

ششش رومت میں تمہیں نکال لوں گا یہاں سے اور میں ہی ہوں جو تمہیں ہر تکلیف سے نکال سکتا ہوں اور کوئی نہیں۔۔

ناوچسیر آپ میں تمہیں جلد ہی یہاں سے باہر نکال لوں گا فرال کہ سر کو چومتے وہ اٹھتا ہوا پہاڑ کی طرف دوڑنے لگا تھا۔۔

جبکہ وہ اُس اندھیرے خاموشی اور خود کو آدھا دفن کیسے جانے کہ بعد پھٹی پھٹی آنکھوں سے اپنے ارد گرد خوف سے دیکھتے آنکھیں میچ گئی تھی۔۔

اب یا تو موت کا انتظار کرنا تھا یا پھر شموئیل کا اور وہ بھی کسی موت سے کم نہیں تھا۔۔

Tape my eyes open to force reality why cant
you just let me eat my weight in glee?
I live inside my own world of make believe
kids screaming in their cradles..

موسم اچانک سے بدلا تھا کڑکڑاتی بجلی کہ ساتھ زور و شور سے بارش ہونے لگی تھی۔۔

وہیں شموئیل بھاگتا ہوا پہاڑ کہ اوپر چڑھ آیا تھا جہاں سے سمندر کچھ ہی فاصلے پہ تھا
مختلف پہاڑوں پہ چڑھتے اب وہ عین سمندر کہ قریب والی چوٹی پر پہنچ آیا تھا اور وہاں
پہنچنے کہ بعد شموئیل نے پانی میں چھلانگ لگادی تھی۔۔۔

I love every thing fire sptearing all around my
room

My worlds so bright

Its hard to breath but its alright..

Hushhhh..

جس سائیڈ پہ شموئل نے چھلانگ لگائی تھی وہاں پانی اتنا گہرا نہیں تھا وہاں جمپ کرنے
کہ بعد وہ سانس روکے پانی میں موجود تھا اگر فرال تکلیف میں تھی تو وہ خود کو بھی اتنی
ہی تکلیف دینا چاہتا تھا سانس روکے پانی میں خود کو ڈھیلا چھوڑے وہ فرال کہ سنگ
گنہارے محبت بھرے لمحے محسوس کرنے لگا تھا وہ اُسکی تھی اُسے اُسکا ہی رہنا تھا کچھ دیر
پانی میں رہنے اور خود کو ٹھنڈا کرنے کہ بعد اب وہ پھر سے بھاگتا ہوا فرال کی طرف جا رہا
تھا جہاں پہنچ کہ اُسے اُسکو بچانا تھا۔۔ کیونکہ وہ اُسکی تھی اُسے اُسی کا ہی رہنا تھا۔۔

فرال یونہی وہاں کھڑی اُس پل کو کوس رہی تھی جب اُسے لگا تھا کہ یہ ہی وہ شخص ہے

جو اُسکے لئیے بنا ہے اور جس کہ ساتھ وہ خوش رہ سکتی ہے۔۔

پر اب اس سب کا کوئی فائدہ نہیں تھا وہ اپنی زندگی کی ڈور ایک سائیکلو کہ ہاتھ تھا کہ خود کو برباد کر چکی تھی اور اب وہ ایک سولی پہ ٹنگی ہوئی تھی جہاں سے بچ نکلنے کا کوئی راستہ نہیں تھا۔۔

ابھی وہ مزید خود کو کوسنا چاہتی تھی کہ تبھی پولیس ہارن کی آواز فرال کہ کانوں تک پہنچی۔۔

ایک آس کی ڈور اُسکے ہاتھ آئی تھی شمول سے بچ نکلنے کی اُمید کا جگنو پھر ٹمٹمایا تھا۔۔
 پر کیا وہ یہاں تک پہنچ پائینگے اور کیا اُسے ڈھونڈ لیں گے۔۔

وہ دل ہی دل میں شمول سے پہلے پولیس کہ خود تک پہنچنے کی دُعا کرنے لگی تھی۔۔

(دو دن بعد)۔۔

پنجاب کہ ایک چھوٹے سے پسماندہ شہر کی ایک خستہ حال سڑک اور اُس سڑک پہ ٹریفک جام کی وجہ سے کھڑی کی گاڑیاں۔۔

آگ اُگلتا سورج گرمی اور پسینہ سے بے حال ہوتے لوگ۔۔

یہ ایک عام سادہ تھا جہاں صُبح کہ وقت لوگ اپنے اپنے کاموں پہ جانے کو گھر سے نکلے
تھے پر شومی قسمت جو سڑک پہ اُلٹے ٹرک کی وجہ سے سب کو یوں خوار ہونا پڑا۔۔

گاڑیوں کی قطار کو دیکھ ایک اخبار فروش کم عمر لڑکا اپنی دیہاڑی چمکانے کو با آواز بلند اپنا
اخبار بیچنے کی خاطر آج کی سب سے گرما گرم خبر پڑتا اخبار لئیے گاڑیوں کہ قریب جانے
لگا۔۔



آج کی تازہ خبر۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آج کی تازہ خبر۔۔

مشہور گلوکار شموئل ملک اپنے ہی ہنی مون پہ اپنی بیوی پہ تشدد کرنے کہ باعث

سوئٹزر لینڈ میں گرفتار۔۔

آج کی تازہ خبر۔۔۔

آج کی تازہ خبر۔۔۔

رضیہ آج کا اخبار نہیں آیا کیا؟؟

ناشتہ کرتے ہوئے ہارون نے اخبار کہ متعلق استفسار کیا۔۔

آپ ناشتہ کریں میں دیکھتی ہوں شاید صحن میں پھینک گیا ہو۔۔

اپنے گھٹنوں پہ ہاتھ دھرتے بمشکل وہ صحن تک پہنچی تھیں۔۔ جہاں انہیں زمین پہ پڑا

اخبار دکھا اور جسے جھک کہ اٹھاتے ان کی نظر اُس پہلے صفحہ پہ چھپی تصویر پہ پڑی

تھی۔۔

یہ وہی تصویر تھی جسے وہ محلہ سے آئی لڑکی دیوانی ہوتی انہیں اپنے فون میں دیکھاتی رہی

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تھی۔۔

اس تصویر کو دیکھتے پل بھرا نہیں اپنے مصطفیٰ کا خیال آیا تھا پراتنی اچھی قسمت نہیں تھی

انکی کہ انکا بیٹا زندہ بھی ہوتا اور اتنے عیش میں بھی۔۔

اخبار اٹھاتے اندر بڑھتے انہوں نے تجسس کہ مارے اخبار کھولا تھا وہ اپنے بیٹے کی

ہمرنگ آنکھوں والے اس لڑکے کی خبر پڑھنا چاہتی تھیں۔۔

اخبار کھولتے اور پھر اُس خبر کو مکمل پڑھتے اُنکی آنکھوں کہ سامنے اندھیرا اچھایا تھا پر وہ خود کو سنبھالتی ایک طیش کہ عالم میں اندر کی سمت بڑھی تھیں اور پھر وہی اخبار ناشتہ کرتے اپنے شوہر کی طرف پھینکا تھا۔

جو اس پل چائے کا کپ منہ سے لگانے ہی والے تھے پر چائے اُنکے اُجلے کرتے یہ چھلکتی ہوئی داغ چھوڑ گئی تھی۔۔

یہ کیا بد تمیزی ہے رضیہ۔۔

مم۔۔ میں نے جب اس لڑکے کو پہلی بار دیکھا تھا تو مجھے لگا تھا کہ شاید یہ میرا مصطفیٰ میرا بیٹا ہو (زار و زار روتے غصے کہ عالم میں وہ چلا رہی تھیں) پر تب مجھے صرف شک تھا ہارون پر آج۔۔ آج اس خبر کہ بعد میں یقین سے کہہ سکتی ہوں کہ ایسی حرکت آپ ہی کی اولاد کر سکتی ہے۔۔

کیوں۔۔ کیا ہوا کیا کیا اس نے؟؟

اپنے ہی ہنی مون پہ اپنی بیوی کو زندہ دفن کرنے کی کوشش کی ہے اس نے سنا آپ نے زندہ دفن کر رہا تھا یہ اُسے۔۔

صدے سے صوفیہ پہ گرتے وہ سر پکڑے رونے لگی تھیں۔۔

یہ میرا مصطفیٰ ہے۔۔ میرا مصطفیٰ زندہ ہے ہارون پر کاش۔۔ کاش اگر یہ سب ہی کرنا
تھا کسی معصوم کی زندگی یونہی تباہ کرنی تھی تو کاش یہ زندہ نا ہوتا۔۔

ایسے مت کہو وہ ہماری اولاد ہے رضیہ۔۔

ہاں بالکل ہماری ہی اولاد ہے اور بیٹے باپ کا پر ہی تو ہوتے ہیں جو کچھ اس نے اتنے
سالوں میں آپکو کرتے دیکھا اب وہی سب یہ بھی کر رہا ہے۔۔

کاش کہ کبھی آپ نے مجھے یوں بے دردی سے مارتے ہوئے اپنے اُس معصوم بچے کا
خیال کیا ہوتا کہ اُسکے ذہن پہ اس سب کا کیا اثر ہو گا کاش کہ کبھی آپ نے سوچا ہوتا۔۔

رضیہ کی بات سر جھکائے سنتے وہ اس پل بے حد ندامت محسوس کر رہے تھے۔۔

پر اب کچھ نہیں ہو سکتا تھا وقت گزر گیا تھا اور اُنکی اپنی حرکتیں ہی اُن کہ بیٹے کو اس نہج
تک لے آئی تھیں۔۔

(ایک ماہ بعد...)

کراچی میں رات کہ تین بج رہے تھے۔۔ ہو آج بالکل بند تھی تبھی جس بھی کچھ زیادہ تھی۔۔

وہیں رات کہ وقت اپنے بستر میں موجود وہ نجیف سی لڑکی پسینے سے بھگی تھی ہوئی آنکھیں سختی سے میچے ہوئے تھی۔۔

آج سے ایک مہینے قبل ہوئے واقعہ کو خواب میں دیکھتی وہ کافی بے چین دکھ رہی تھی۔۔ اُس وحشت ناک رات کو وہ بہت پیچھے چھوڑ آئی تھی پر آج اتنے دنوں بعد بھی وہ رات اُسے چھوڑنے کو تیار نہیں تھی۔۔

اُس کا پورا دھڑا ایک قبر کہ اندر ہونٹوں تک سختی سے اُس مٹی میں جکڑا ہوا تھا دور کہیں گرجتے بادل بھی برسنے لگے تھے ایسے میں سامنے پہاڑی سے بھاگ کر اترتا شموئل اور پولیس کہ سائرن کی آواز یہ سب کچھ مل کہ اُس رات کو مزید خوفناک بنا رہا تھا۔۔

اس سب حالات کو دیکھتے فرال کا دل ایک ہی دُعا میں مصروف تھا کہ شموئل سے پہلے پولیس اُس کو ڈھونڈ لے پر شاید قسمت اتنی بھی مہربان نہیں تھی۔۔

کیونکہ شموئل اُس تک پہنچ آیا تھا اور اب وہ بیلچہ لئیے تیزی سے اُس مٹی کو کھود رہا تھا۔۔

تم۔۔ تم بلکل پریشان مت ہو فرال میں تمہیں نکالو نگا i swear میں تمہیں بچا

لو نگا اور پھر۔۔ پھر یہاں سے ان لوگوں سے بہت دور لے جاؤنگا۔۔

ہڑ بڑاتے ہوئے وہ مٹی کھودتا فرال سے کہہ رہا تھا اس سے اُسے ایسا لگ رہا تھا جیسے یہ

سب اُسکی فرال کو چھین لیں گے اُس سے۔۔۔

جبکہ شمول کو مٹی کھودتا دیکھ فرال کہ رونے میں شدت آئی تھی کیونکہ وہ ایک بار پھر

سے اُسکے ہاتھوں قید ہونے والی تھی کہ تبھی پولیس اور جیک سب اُنکے سر پہ پہنچ آئے

تھے۔۔

اور دیکھتے ہی دیکھتے شمول اُنکی حراست میں تھا اور اب دو پولیس اہلکار تیزی سے فرال کو

نکالنے میں مصروف تھے۔۔

مٹی کہ ہٹتے ہی جیک فرال کو نکالنے اپنا ہاتھ بڑھاتے اُس تک پہنچا تھا۔۔

Hey how dare you ..dont touch my wife..

جیک کو فرال کہ نزدیک جاتا دیکھ وہ خود کو چھڑوانے کی ناکام کوشش کرتے جیک کو بار

بار فرال سے دور ہٹنے کا بول رہا تھا۔۔

جبکہ اس طوفانی بارش میں اپنے ارد گرد جمع پولیس جیک اور شور مچاتے اپنے دیوانے شوہر کو دیکھتے فرال کہ اعصاب جواب دے گئے تھے اور وہ وہیں کھودی قبر میں گر گئی تھی۔۔

فرال۔۔۔ فرال تم ٹھیک ہو۔۔ اے آفیسر چھوڑو مجھے۔۔ مجھے اُسے دیکھنے دو اُسے ضرورت ہے میری او یو جیک دور رہو ہاتھ مت لگانا اُسے نہیں تو تمہیں جان سے مار ڈالونگا۔۔

شموئل اس وقت پولیس کی گرفت میں مچلتا پاگل ہو رہا تھا اور جیک کو فرال کو یوں گود میں لیتے باہر نکلتے دیکھ اُسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ خون کر ڈالے اُسکا۔۔

فرال۔۔ فرال تم ٹھیک ہو مجھے اسے دیکھنے دو شموئل چلاتا ہی رہ گیا تھا جبکہ جیک ایک پولیس آفیسر کہ ساتھ فرال کو اپنی گاڑی میں ڈالتا جا چکا تھا۔۔

جبکہ چیختے چلاتے اور خود کو چھڑواتے شموئل کو پولیس اپنی گاڑی میں ڈالتی اب یہاں سے نکلنے لگی تھی۔۔

ہاسپٹل جانے کہ بعد فرال کو اپنی پریگننسی کا علم ہوا تھا جس پہ وہ بہت روی تھی کیونکہ

دُنیا کی سب سے بہترین خبر اُسے جن حالات میں سُننے کو ملی تھی اُس بات پہ وہ کافی
افسردہ تھی۔۔

پر دو دن بعد اپنے پیرنٹس کہ پہنچتے ہی اُس نے بنا شمول پہ کوئی کیس کیسے اُسے نکلوا لیا
تھا اور پھر بعد میں سوشل میڈیا کہ ذریعے اُسے شمول کہ نیویارک جانے
کا علم ہوا تھا پر جانے سے پہلے وہ فرال سے ملنے اور اُسکا پاسپورٹ دینے ہا سپٹل آیا تھا۔۔

فرال کی مینٹلی حالت کہ سبب وہ آج تیسرے دن بھی ہا سپٹل میں تھی کیونکہ وہ
راتوں کو چلانے لگتی تھی اور اتنی قابو سے باہر ہو جاتی تھی کہ ڈاکٹر ز اُسے سکون آور دوا
دیئے بغیر کنٹرول نہیں کر سکتے تھے۔۔

ابھی کچھ دیر قبل بھی وہ دواؤں کہ زیر اثر ہی سوئی تھی کہ اُسے اپنے کان کہ قریب کسی
بہت اپنے کی سانسیں محسوس ہوئی تھیں اور پھر وہ سرگوشی۔۔

فرال پرسنز کیسی ہو؟؟ اور یہ کیا حال بنا لیا ہے اپنا فرال کی آنکھوں کہ گرد پڑے حلقے
اُسے بے چین کر گئے تھے؟؟؟

جبکہ شموئل کو اپنے اتنے قریب محسوس کرتے فرال نیند میں بھی سسکنے لگی تھی اُسکی آنکھیں اس وقت بھی بند تھیں وہ دواوں کہ زیر اثر فی الوقت اپنی آنکھیں کھولنے سے قاصر تھی پر شموئل کی ایک ایک بات کو سُنتے محسوس کرتے اُسکا ڈر بڑھنے لگا تھا۔

بہت مبارک ہو تمہیں میں بہت خوش ہوں اپنی فیملی کہ بڑھنے کا سُن کہ فرال کہ بالوں میں محبت سے اپنی انگلیاں چلاتے وہ اپنے لفظ اُسکے کانوں میں اُتار رہا تھا۔

میں تمہیں یوں تکلیف دینا نہیں چاہتا تھا پر ہمیشہ کی طرح تم نے مجھے مجبور کیا اور جو حرکت اس بار تم نے کی میری جگہ کوئی بھی ہوتا وہ یوں نہیں کرتا۔

اب وہ فرال کہ آنکھوں سے بہتے موتی اپنی پوروں پہ چُنتے سب الزام اُسی کہ سر منڈھ رہا تھا۔

میں تمہارا پاسپورٹ لے آیا ہوں کیونکہ میں بھی چاہتا ہوں کہ تم کچھ فریش ہو جاؤ خیر تم سے دور رہنا ہے تو بہت مشکل میرے لیئے پر تمہارے اور اپنے آنے والے بچے کہ لیئے اتنی قربانی تو دے ہی سکتا ہوں میں۔

اپنی بات مکمل کرتے وہ اُسکے ماتھے پہ اپنے محبت کی مہر ثبت کرتا دور ہوتے ہوئے بھی

آخری بات ایک پھنکار کی صورت کہنا نہیں بھولا تھا۔۔

تم جاتو رہی ہو پر ایک بات یاد رکھنا میری نظر اور ساری توجہ تم پر ہی ہو گی سو کچھ بھی کرنے سے پہلے یہ ضرور سوچ لینا کہ اب کی بار سزا پہلے سے زیادہ سخت ہو گی۔۔

اُس خواب سے جاگتے فرال ہذیبانی انداز میں چیخنے لگی تھی۔۔

پچھلے ایک مہینے سے یہی معمول تھا اُسکا تبھی ساتھ کا وچ پہ سوئے حیدر اُس کی طرف بڑھے تھے۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فرال میرے بچے کیا ہوا؟؟

ڈیڈ۔۔ ڈیڈی۔۔ وہ وہ مجھے مار دے گا اب کی بار وہ مجھے نہیں چھوڑے گا۔۔

کام ڈاون فرال اب آپ اپنے گھر میں ہو اور میرے ہوتے ہوئے کوئی آپکو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔۔

آپ۔۔ آپ نہیں جانتے اُسے وہ۔۔ وہ کچھ بھی کر سکتا ہے میں کچھ بھی کر لوں خود کو اُس سے نہیں چھپا سکتی۔۔

مجھے ہر پل۔۔۔ ہر وقت ایسا لگتا ہے جیسے اُسکی آنکھیں مجھے گھور رہی ہیں۔۔۔

فرال۔۔۔ ایسا نہیں ہے کوئی نہیں ہے یہاں۔۔۔

پر وہ جلد ہی آجائے گا اُس نے کہا تھا وہ مجھے لے جائے گا۔۔۔

آپ لیٹو۔۔۔ لیٹو فرال کچھ نہیں ہو گا میں ہوں یہاں وہ فرال کو زبردستی لیٹاتے اُس پہ

مختلف سو رہ پڑتے دم کرنے لگے تھے۔۔۔

اُس دن کہ بعد سے آج شمول ایک کانسرٹ کہ لئے گھر سے نکلا تھا۔۔۔

(سوشل میڈیا پہ اُسکے حریفوں کہ ذریعے اُس پہ کمپینز چل رہی تھیں۔۔۔

پر چونکہ وہ صرف اُردو سانگز اور صرف پاکستان کہ لئے نہیں گاتا تھا سو زیادہ کوئی فرق

نہیں پڑا تھا کیونکہ باقی ممالک میں ان باتوں کی وجہ سے سٹارز کی زندگی پہ کوئی خاص

فرق نہیں پڑتا۔۔۔)

وہ پورا پورا دن نیویارک میں موجود فلیٹ میں بند فرال کی تصویروں اور چیزوں کو خود

سے لگائے کی کی دن بنا کہیں گئے اور کسی سے بات کیئے گئے اردیتا تھا۔۔۔

اُسکے اندر کا غصہ اور فرسٹریشن مزید بڑھنے لگی تھی۔۔

پر آج وہ ایک کانسرٹ میں رات کہ دو بجے موجود تھا جہاں ہر طرح کی آڈینس موجود تھی۔۔

سفید ٹی شرٹ اور بلیک جینز پہنے گلے میں چینز جبکہ ہاتھوں میں بینڈز ڈالے سن گلاسز لگائے وہ سُرخ آنکھیں چھپائے اپنے آخری گانے کی آخری لائنز گنگنانے میں مصروف تھا۔۔



"خوابوں کا مسافر۔۔"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نمازی ناکافر۔۔۔

سائیاں یہ بتادے۔۔

کہاں ہوں میں آخر۔۔

یہ کیسی ہے تیری آنکھ مچولی۔۔

مجھے گھر لے جا، مچولی۔۔

دل در بدر۔۔

میرا دل در بدر۔۔

دل در بدر۔۔

اپنا گانا مکمل کرتے وہ بیک سیٹج سے ہوتا ہوا بابرا اور اپنے گارڈز کہ ہمراہ باہر نکلنے لگا تھا۔۔

کہ تبھی وہاں پیپرازی کا ہجوم دیکھتے وہ مزید تیزی سے اپنی گاڑی کی طرف بڑھنے لگا۔۔

پچھلے ایک مہینے سے میڈیا اُس کی بوسو نکھتے پھر رہا تھا کیونکہ اُس واقعہ کی کوئی وضاحت

دونوں طرف سے نہیں ہوئی تھی اور اب وہ یہ سب جاننے کہ لئیے پاگل ہوتے ہوئے

اُسکی سمت لپکے تھے کیونکہ ہر کوئی یہ خبر پہلے چلا کر اپنا نام بنانا چاہتا تھا۔۔

اور اب سب اُسکے پیچھے پیچھے کیمراز اور مائیکس لئیے سوال کر رہے تھے۔۔

سر کیا یہ جو سب کچھ آپ کی پرسنل لائف کہ متعلق آیا ہے کیا یہ سب صحیح ہے؟؟

وہ کوئی جواب دینا نہیں چاہتا تھا سو چپ چاپ آگے کو بڑھنے لگا۔۔

سر کیا آپ واقعی اپنی لائف کا قتل کرنے والے تھے؟؟

فرال کہ ذکر پہ اُس نے سختی سے اپنا جبر اُبھینچا تھا۔۔

بھائی کیا یہ بات صحیح ہے آپکی بیوی فرال آپکو چیت کر رہی تھیں تبھی آپ نے انہیں
تشریح کا نشانہ بنایا؟؟؟

اب شمول کی بس ہوئی تھی اس سے زیادہ صبر وہ نہیں دیکھا سکتا تھا تبھی وہ اُس رپورٹر
کی طرف دیوانہ وار بڑھا تھا اور اپنے گلے سے اُسکی ناک توڑ گیا تھا۔

تمھاری ہمت کیسے ہوئی ایسے سوال کرنے کی اور اُسکا نام اپنی زبان پہ لانے کی میں جان
لے لوں گا تمھاری وہ غراتا ہوا اُسے مارنے کو لپک رہا تھا۔

شمول کی اس حرکت کو دیکھتے سب دھڑادھڑا پکچر بنانے لگے تھے کیونکہ انہیں اپنی
خبروں کہ لئیے مصالحہ مل گیا تھا جبکہ بابر اور گارڈز زبردستی شمول کو گاڑی میں بٹھاتے
یہاں سے لیتے نکلنے لگے تھے۔

(اگلا دن)۔

مہرین جاو فرال کو بلاو کہ آکر ناشتہ کر لے آج سنڈے تھا اور ہمیشہ کی طرح حیدر کی
طرف سے کافی اہتمام کیا گیا تھا۔

تھوڑی ہی دیر بعد ملازمہ (مہرین) واپس آئی تھی۔۔

میڈم میں کب سے دروازہ بجا رہی ہوں پر بی بی جی کوئی جواب نہیں دے رہیں۔۔

اچھا تم جاو میں دیکھتی ہوں میز پہ پلیٹس سیٹ کرتی زینب فرال کہ کمرے کی جانب
بڑھی تھیں جو زمین پہ بیٹھی ہاتھ میں موبائل لئیے گم سُم بیٹھی تھی۔۔

فرال ایسے کیوں بیٹھی ہو کیا ہوا بیٹا سب ٹھیک ہے؟؟

زینب کہ سوال پہ فرال نے اپنا موبائل اُنہیں تھمایا تھارات کی شمول کی ویڈیو آگ کی
طرح پھیل چکی تھی۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ویڈیو دیکھتے وہ بھی چُپ ہو گئی تھیں کچھ سمجھ ہی نہیں آرہا تھا کہ کیا کہیں۔۔

ماما۔۔ مجھے جب جب لگتا ہے کہ میں اس شخص کو کبھی معاف نہیں کرونگی اسکا نام بھی

نہیں لونگی تب تب یہ یونہی میرا دل جیت لیتا ہے میرے دل میں دبی اپنی محبت میں

یونہی چنگاریاں بڑھا دیتا ہے۔۔

کیا مطلب کیا تم اتنا سب ہونے کہ بعد بھی اُسے معاف کر دوگی؟؟

میں نہیں جانتی میں بالکل نہیں جانتی کہ میں کیا کرونگی۔۔

پر ماما۔۔

میں۔۔ میں محبت کرتی ہوں اُس سے آپ تو۔۔ آپ تو جانتی ہیں مجھے محبت تو کیا کبھی کوئی پسند بھی نہیں آیا تھا میں نے اپنے خالص جذبوں سے لبریز محبت کی ہے اس شخص سے۔۔ پر اُس کی حد سے بڑھی دیوانگی ہماری محبت کہ بیچ آگئی پر میں یقین سے کہتی ہو کہ جتنی محبت اسے مجھ سے ہے کوئی کسی سے نہیں کر سکتا۔۔

پر بیٹا وہ تمہیں مارنے والا تھا۔۔

نہیں۔۔ نہیں ماما۔۔ وہ نہیں مار سکتا مجھے پر ہاں شاید شاید وہ مجھے ڈرا رہا تھا۔۔

اپنی بیٹی کو اُس شخص کہ حق مہس دلیلیں دیتا دیکھ وہ کوئی کملی لگی تھی اُنہیں۔۔ تبھی وہ بات بدلتے اور اُس کا دھیان ہٹاتے ہوئے کہنے لگیں۔۔

فرال تم کب تک ایسے گھر میں رہو گی تم باہر نکلو اپنا کام سٹارٹ کرو ایسے تو تم بیمار کر لو گی خود کو۔۔

نہیں ماما میں۔۔ میں باہر نہیں جاؤنگی میں اب کی بار کچھ ایسا نہیں کرونگی کہ وہ مجھے پہلے سے بڑی سزا دے۔۔

پہلے جو اُس کی محبت کا دم بھر رہی تھی اب وہی اُس سے ڈرتے اُنکی آغوش میں پناہ
ڈھونڈنے لگی تھی۔۔

ہیلو شموئل یار یہ کیا کرتا پھر رہا ہے تو۔۔

وہاں نے کال پہ ہی شموئل کی کلاس لینا شروع کر دی تھی۔۔

کیا کیا ہے میں نے ہاں؟؟ اُسکا سوال نہیں سُنا تھا تو نے کیا بکواس کر رہا تھا وہ میری جگہ
اگر کوئی بھی غیرت مند شخص ہوتا تو وہ ایسے ہی رنیکٹ کرتا۔۔

پر شموئل کچھ تو خیال کر پاکستان میں تو تیرا کیرئیر ویسے بھی کھٹائی میں پڑ گیا ہے کچھ تو
احتیاط کر اب۔۔

پاکستان سے یاد آیا آج رات کی فلائٹ ہے میری میں کل تک پہنچ جاؤنگا۔۔

خیر تو ہے کوئی کانسرٹ یا پھر کوئی ریکارڈنگ وغیرہ ہے کیا؟؟

نہیں یار بس اتنے دنوں سے فرال کو نہیں دیکھا سو ملنا چاہتا ہوں۔۔

کیا بھابھی ملنا چاہیں گی اور اُن کے پیرنٹس؟؟

وہ میری بیوی ہے اور اُس سے ملنے کہ لئیے مجھے کسی اور تو کیا اُسکی بھی مرضی کی ضرورت نہیں ہے سمجھا۔۔ غصہ سے کہتا وہ فون رکھ گیا تھا۔۔

شام کہ وقت فرال کی سب فرینڈز اُسکے کمرے میں اُسکے بیڈ پہ موجود فرال کا موڈ اچھا کرنے میں مصروف تھیں۔۔

اور عصرہ بتاؤ کیسی ہو کیسی گنہگار رہی تمہاری لائف شادی کہ بعد؟؟؟

ایک پھیکی سی مسکان لبوں پہ سجائے فرال نے سوال کیا تھا۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا بتاؤں یار بہت ہی پھیکی اور بہت ہی بورنگ۔۔

کیا مطلب اتنی جلدی پھیکی اور بورنگ۔۔ آرزو نے حیرت سے پوچھا

تو اور کیا یار جو اد کو تو کسی بات سے کوئی ایشو ہی نہیں ہے۔۔

تو تم چاہتی ہو کہ اُسے ایشو ہو؟؟؟

ہاں بالکل کہیں سے تو وہ مجھے بھی شو کروائے کہ وہ میرا شوہر ہے ہر بات ہی مان لیتا ہے

میری۔۔

میں کہاں جا رہی ہوں کس کہ ساتھ جا رہی ہوں کب آونگی وہ کبھی سوال ہی نہیں کرتا
کتنا شوق تھا مجھے کوئی پوزیسو سا شوہر ملے جو کسی کی نگاہ بھی مجھ پہ پڑتی برداشت نا کر سکے
اور ایک یہ ہے میرے تو سارے ارمان ہی آنسوؤں میں بہہ گئے۔۔

اپنا آئیڈیل نا ملنے پہ وہ کافی آفسردہ تھی۔۔

ہم تو رہیں کنواری دوشیزائیں تم بتا و فرال اسکا شکوہ کتنا صحیح ہے فرال جو عصرہ کی بات پر
اُسکی اور اپنی میریڈلائف کا موازنہ کر رہی تھی اپنے نام پر چونکی تھی۔۔

م۔۔ میں کیا کہہ سکتی ہوں۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پھر بھی کچھ تو کہو آخر کو اس سے تو زیادہ ہی ایکسپیرینس ہے تمہارا۔۔

ایک پوزیسو شوہر کو آئیڈیل بنا کر نا اور پھر اُس طرح کہ انسان کہ ساتھ زندگی گزارنے
میں بہت فرق ہے عصرہ یہ سب کہنے اور سوچنے میں تو بہت رومانٹک لگتا ہے پر جب
اس سب سے گمراہ نا پڑے تو یہ سب کسی جہنم سے کم نہیں لگتا یہ بات کرتے فرال کی
آنکھیں آنسوؤں سے چمکنے لگی تھیں۔۔

جبکہ فرال کو ایسے پریشان ہوتا دیکھ وہ سب زبردستی اُسے اپنے ساتھ لیتے شاپنگ کا پلان

بنائیں باہر نکل آئی تھیں۔۔

شام کا وقت تھا شمول فرال سے ملنے اُسکے گھر جا رہا تھا اور اس وقت وہ ایک مال کہ پاس
بنی فلاور شاپ پہ کھڑا اپنی متاع جان کہ لئیے ایک ایک پھول پختا خوبصورت سا گلدستہ
بنوانے میں مصروف تھا کہ تبھی ایک آواز اُسکے کانوں میں گونجی تھی جس پہ وہ پلٹا
تھا۔۔

اور پھر یونہی ٹھٹھکتا ہوا وہ اُسے دیکھنے لگا تھا۔۔
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
جبکہ فرال اپنی دوستوں کہ جگھٹے میں موجود کچھ بولتی ہوئی اُسکے پاس سے گزرتی مال
میں داخل ہوئی تھی۔۔

پھولوں کا گلدستہ لئیے وہ بھی اُسکے پیچھے پیچھے چلنے لگا تھا جو اس وقت سفید چکن کہ شلووار
قمیض میں شیفون کا ڈوپٹہ گلے میں ڈالے ہوئے تھی اُسکا چہرہ میک آپ سے بالکل پاک
تھا پر اُسکی رنگت میں زردیاں گھلی ہوئی تھیں اور جو اُسے پہلے سے کافی کمزور لگی تھی

--

اپنی دوستوں کہ ساتھ مختلف دکانوں میں جاتے وہ صرف چیزیں دیکھ رہی تھی۔۔

جبکہ شموئل پی کیپ پہنے چہرے پہ ماسک لگائے اُسکے پیچھے پیچھے تھا۔۔

اب کی بار وہ جس دوکان میں داخل ہوئی تھی وہاں کھڑے فرال کو عجیب سی بے چینی

ہونے لگی تھی اُسے اپنا آپ کسی کی نظروں میں جکڑا محسوس ہوا تھا اُن نظروں کی

گرفت اُسے شموئل کہ گرفت محسوس ہوئی تھی ایک دم سے اُسکا سانس گھٹنے لگا تھا

تبھی وہ چہرے سے نادیدہ پسینہ صاف کرتی اپنے ڈوپٹہ سے چہرے پہ ہوا دینے لگی

تھی۔۔

دور کھڑا شموئل اُسکی عجیب ہوتی حالت دیکھتا پریشان ہوا تھا کہ تبھی یکدم سے اُس

شاپ پہ چلتا ہوا اگانا ختم ہوا تھا اور اگلا گانا جو پلے ہوا وہ شموئل کا تھا۔۔

تو ہی ہے تو ہی تو ہے۔۔

میرا جنوں۔۔

تو ہی ہے جس کہ بنا میں جی ناسکوں۔۔

پہلے وہ نظریں اور اب شموئل کی اپنے ارد گرد پھیلتی آواز سنتے وہ چیخی تھی۔۔

اُسے یوں لگا تھا کہ جیسے اس پل وہ اُسکے حصار میں ہو اور وہ اُسے اپنی بانہوں کی قید میں
جکڑے اپا منہ اُسکے کان کہ قریب کیئے اپنے احساسات اُس تک پہنچا رہا ہو۔۔

فرال کیا ہوا تمہیں تم ٹھیک ہو؟؟

فرال کی غیر ہوتی حالت کہ سبب وہ چاروں ہی پریشان ہوئی تھیں۔۔

مجھے۔۔۔ مجھے گھر لے جاو۔۔

پر ہوا کیا۔۔

میں نے کہا نا گھر چلو مجھے یہاں نہیں رُکنا وہ روتے ہوئے باہر نکلنے لگی تھی اور اُسکی
فرینڈز پریشان ہو تیں اُس کے پیچھے لپکی تھیں۔۔

جبکہ فرال کی ایسی حالت دیکھتے شمول کہ دل پہ گھونسا پڑا تھا۔۔

*****"

(اگلا دن)۔۔۔

وہاں نے جیسے ہی اپنے آفس میں قدم رکھا سامنے کا منظر دیکھتے ہی اُس کا سر گھوم گیا تھا
جہاں کا منظر فی الوقت کچھ یوں تھا۔۔

ساری فائنلزمین پہ بکھری پڑی تھیں جیسے کسی نے شدید طیش کہ عالم میں انہیں پٹھا ہو
 وہیں سائیڈ ٹیبل پہ دھرے چھ کافی کہ خالی مگ اور جلے ہوئے سگریٹوں کہ کی
 ٹکڑے۔۔

یہ۔۔ یہ کیا حال کیا ہے یہاں کا تم نے شموئیل یہ میرا آفس ہے تمہارا بیڈ روم
 نہیں۔۔۔

وہاں کی آواز پہ ہاتھ میں جلا ہوا سگریٹ پکڑے شموئل جو کھڑکی کہ پاس کھڑے باہر
 نظر آتا سمندر دیکھ رہا تھا پلٹتے ہوئے گویا ہوا۔۔
 یہ کوئی وقت ہے آفس آنے کا پورے آٹھ بجے سے انتظار کر رہا ہوں اور تم اب آرہے
 ہو اتنے لیٹ آتے ہو تو کام کب کرتے ہو کرتے بھی ہو یا اپنے باپ کا جما جمایا کاروبار
 ڈبو رہے ہو۔۔

وہاں جو اُس سے حساب مانگ رہا تھا شموئل کہ لتاڑنے پہ شرمندہ دکھائی دینے لگا۔۔
 ہاں آج ہی لیٹ ہو اہوں پر اسکا مطلب یہ نہیں ہے کہ تو یہاں زلزلہ ہی لے آئے ویسے
 مسئلہ کیا ہے تو تو ملنے گیا تھا نا کل بھا بھی سے۔۔۔

وہاں کہ سوال کو انور کرتا وہ اب اسی کی ٹیبل پہ بیٹھا پیروٹ گھمانے لگا۔

اب بتا بھی دے کیوں روٹھی حسینہ کی طرح منہ لٹکا رہا ہے کہیں بھابھی نے ملنے سے انکار تو نہیں کر دیا۔

انسان کی شکل اچھی ناہو تو بات ہی اچھی کر لینی چاہیے کیوں نہیں ملے گی وہ مجھ سے بیوی ہے وہ میری اور جب میری مرضی ہو گی تب تب اُسے ملنا ہو گا مجھ سے سمجھا۔

سُرخ آنکھوں سے گھورتے شمول نے پھر سے سگریٹ سُلا گیا۔

ویسے شمول ایک بات سمجھ نہیں آئی مجھے تیرے جیسے دیوانے انسان نے پچھلے ایک مہینے سے اپنی بیوی یوں اکیلے چھوڑ کیسے دی۔

بس غلطی ہو گی مجھے اُسے وہیں ہاسپٹل سے ہی اپنے ساتھ لے جانا چاہیے تھا پر نا جانے کیوں رحم آ گیا تھا مجھے اُسکی حالت پر۔

پر اب۔۔ اب لگتا ہے کہ کچھ کرنا ہی ہو گا ایسے تو وہ اور دور ہو جائیگی مجھ سے۔

پر شمول تجھے خدا کا واسطہ ہے سارا مسئلہ آرام سے حل کرنا ورنہ تیرے سُسر کا کیا ہے

وہ تو فوراً سے میرے اباتک پہنچ جاتے ہیں تیری شکایت لیکر۔

ڈونٹ وری میں نے سوچ لیا ہے کہ اب کیا کرنا ہے مجھے۔۔
 اپنی کی چین اور موبائل اٹھاتا وہ بنا و ہاج سے مزید بات کیسے باہر چل دیا تھا جیسے وہ فیصلہ
 کر چکا ہو کہ اب اُسے ہو اوں کا رخ کس سمت موڑنا ہے۔۔

ناشتہ کہ بعد فرال لاونج میں بیٹھی بے دلی سے چینل گھمار ہی تھی کہ تبھی زینب اُسکے
 پاس آ بیٹھیں۔۔

فرال تم کب تک ایسے رہو گی میرے بچے خود کو دیکھو کتنی ڈل ہو رہی ہو آفس نہیں جانا
 چاہتی تو کم از کم کسی پار ل رہی چلی جاو تا کہ کچھ فریش دکھو۔۔

مجھے کہیں نہیں جانا ماما پلیز مجھے میرے حال پہ چھوڑ دیں بکھرے بال جن میں نا جانے
 کب سے برش نہیں کیا گیا تھا سمیٹتے فرال نے اُن سے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا۔۔

پر فرال تم کیسے اُس جنونی شخص کہ پیچھے اپنی زندگی یوں روندھ سکتی ہو مجھے بتاؤ تم کیا
 چاہتی ہو کیا ہم خُلع کہ لئیے کیس فائل کروادیں۔۔

خُلع کا سُنتے ہی فرال کہ دل نے ایک بیٹ مس کی تھی۔۔

پر۔۔۔ ماما پر یگننسی میں تو طلاق نہیں ہوتی نا؟؟؟

اوہ یہ تو میرے ذہن سے ہی نکل گیا تھا پر پھر بھی فرال اگر تم چاہو تو ہم نوٹس کہ ذریعے تمہارے فیصلہ کہ متعلق اُسے آگاہ تو کر سکتے ہیں نا۔۔

خُلع کی بات کو سرے سے ہی اگنور کرتے فرال نے اپنا ڈرائنگ کے سامنے عیاں کیا۔۔

مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا مجھے لگتا ہے کہ میں باہر نکلوں گی تو وہ مجھے لے جائیگا اور پھر سے مجھے وہ سب اذیت جھیلنی ہوگی۔۔

شموئل کہ ذکر پہ وہ رونے لگی تھی۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یوں سوچ سوچ کہ خود کو ہلکان مت کرو میری جان تم اپنے گھر میں ہو اور سیف ہو نکالو خود کو ان سب واہموں سے ایسے تو تم خود کو پریشان کرتی رہو گی۔۔

اور دیکھو اسی سب کی وجہ سے میں اور تمہارے بابا تمہاری خُلع کہ متعلق سوچ رہے

ہیں بس یہی ایک صورت ہے اور اسی طرح ہم جلد سے جلد اُس کا حق تم پہ سے ختم

کروا سکتے ہیں اور یوں وہ کچھ بھی نہیں کر سکے۔۔

پر ماما۔۔

ابھی الفاظ فرال کہ منہ میں ہی تھی کہ اُسے گھر کہ مین دروازے سے شموئل اندر آتا دکھا۔۔

ہیلو مائی لو چہکتے ہوئے ہاتھوں میں بڑا سا بکے تھامے شموئل نے فرال کی طرف flying kiss اچھالی تھی۔۔

جبکہ دوسری طرف شموئل پہ نظر پڑھتے ہی فرال کی رنگت فق ہوئی تھی اُس کی موجودگی میں اُسے اپنا دم گھٹتا ہوا محسوس ہونے لگا تھا۔۔

تم تمھاری ہمت کیسے ہوئی یہاں آنے کی زینب نے اُس واقعہ کہ بعد سے آج شموئل کو دیکھا تھا اور اُسے دیکھتے ہی اُنکایوں رُنیکٹ کرنا نیچرل سی بات تھی۔۔

اوہ سا سوماں اتنے عرصے بعد آپکا داماد گھر آیا ہے اچھے سے استقبال کیجئے۔۔

تمہیں اندر آنے کس نے دیا ہاں شموئل کو فرال کہ قریب بڑھتا دیکھ وہ چوکیدار کو آواز دینے لگی تھیں پراگروہ ہوش میں ہوتا تب ہی آتا سو چوکیدار تو نہیں البتہ گھر کہ باقی ملازم ضرور وہاں آپہنچے تھے۔۔

شموئل کو حیدر صاحب کی آمد کا انتظار تھا پراوہ آج ہی زمینوں کی طرف نکلے تھے سو وہ

بھی گھر پہ موجود نہیں تھے اور یوں شمول کاراستہ کافی حد تک صاف تھا۔

فرال جو اُسے دیکھتے ہی بالکل ساکت ہو گئی تھی اُسکی زرد ہوتی رنگت دیکھتے وہ لال گلابوں کا گلدستہ تھا اُسکے نزدیک پہنچا تھا اور پھول اُسکی گود میں ڈالتے وہ زینب کی طرف مڑا۔

یہ میری بیوی ہے بہت چاہتا ہوں میں اسے اور میں آج اسے یہاں سے لے جانے آیا ہوں۔

شمول کی بات پہ کب سے حیرت میں جکڑی فرال تیزی سے اٹھی تھی یوں کھڑے ہونے سے گلدستہ اُسکے پیروں میں آگرا تھا۔

نہیں۔۔۔ نہیں مم۔۔۔ میں کہیں نہیں جاؤنگی تم۔۔۔ تمہارے ساتھ۔۔۔

جانا تو تمہیں ہو گا سویٹ ہارٹ اب یہ تم پہ ڈسپینڈ کرتا ہے کہ تم اپنی ماں سے مل کر چلو گی یا ان کی لاش پہ سے گزر کر اور تم اچھے سے جانتی ہو کہ میں کچھ بھی کر سکتا ہوں کچھ بھی مطلب کچھ بھی فرال کی جانب تنبیہ نظروں سے دیکھتے اُس نے فرال کا گال سہلایا تھا جس پہ وہ یکدم پیچھے کو ہوتی منمناتے ہوئے بولی تھی۔

دیکھو شموئل تم ابھی جاوڈیڈی آجائینگے تب ہم بیٹھ کر بات کریں گے پرا بھی جاو پلینز۔۔
 وہ آجائینگے تو کیا کر لیں گے چلنا تو تمہیں ہر صورت میں میرے ہی ساتھ ہو گا پرنسز اور
 ویسے بھی اس وقت میں بہت اچھے موڈ میں ہوں اور بہت سے سر پرائزز بھی ہیں
 میرے پاس تمہارے لیے تو میرے موڈ کو اچھا ہی رہنے دو۔۔
 مجھے کچھ نہیں چاہیے بس تم جاو یہاں سے میں تمہارے ساتھ نہیں رہنا چاہتی جاو نکل
 جاو جاو شموئل وہ چلانے لگی تھی۔۔

میں یہاں سے اکیلا نہیں جاو نکلنا تمہیں چلنا ہو گا میرے ساتھ جو کافی دیر سے
 صرف پاکٹ میں ہاتھ ڈالے ہو اتھا اب پوسٹل ہاتھ میں پکڑے اُسکی نال زینب کی طرف
 کر چکا تھا۔۔

نومامااااا۔۔۔ شموئل تم ایسا نہیں کر سکتے پلینز تم۔۔ تم مجھے چھوڑ دو جاو یہاں سے
 ماما۔۔۔

اپنی بات کا شموئل پہ کوئی اثر نا ہوتا دیکھ فرال منتیں کرنے لگی تھی پر ہر بات کو انور
 کرتے شموئل نے پوسٹل زینب کہ مزید قریب کیا تھا۔۔

میں آخری بار پوچھ رہا ہوں تم چل رہی ہو یا نہیں؟؟

شموئل کی چلاتی ہوئی آواز پہ فرال کو اپنے ارد گرد سب گھومتا ہوا دکھنے لگا تھا۔

فرال تم چل رہی ہو کہ نہیں۔۔

اب کی بار آواز کہ ساتھ ساتھ چہرے کہ تاثرات بھی کافی سخت تھے۔۔

فرال میں کچھ پوچھ رہا ہوں۔۔۔

آنسوؤں سے لبریز آنکھوں سے فرال نے اپنی ماں کی جانب دیکھا تھا جو حیرت اور خوف
کہ ملے جلے تاثرات لئیے کھڑی تھیں۔۔

ہاں۔۔ میں چل رہی ہوں۔۔۔ یہ ہوئی نامیری فرال والی بات اپنے الفاظ مکمل کرتے

شموئل نے فرال کا ماتھا چوما تھا پر وہ جس کنڈیشن میں تھی اور جس طرح کہ حالات کا

سامنا کر چکی تھی وہیں اُسکی بانہوں میں جھول گی تھی۔۔

تبھی زینب چیختی ہوئی فرال کی جانب بڑھنے لگی تھیں پر اس سے پہلے ہی شموئل نیچے

بیٹھتے اُسے اپنی بازوؤں میں بھر چکا تھا۔۔

آئی پلیز میں اس سب کہ لئیے بہت شرمندہ ہوں پر آپ مجھے بھی سمجھنے کی کوشش

کریں میرے پاس اس سب کہ علاوہ کوئی چارہ نہیں تھا۔۔

تم۔۔ تم آخر کس قسم کہ انسان ہو۔۔ وہ تو اس پل میں تو لہ پل میں ماشہ شخص کو دیکھتے ہی حیران تھیں جو کچھ دیر قبل مرنے مارنے پہ تُلّا ہوا تھا اور اب یوں منتیں کر رہا تھا؟؟؟
میں جس بھی قسم کا ہوں پر ایک بات آپ جان لیں جب تک میں زندہ ہوں یہ مجھ سے چاہ کر بھی دور نہیں جاسکتی۔۔

پر شمول اسکی کنڈیشن بالکل ایسی نہیں ہے کہ یہ تمہارا پاگل پن برداشت کر سکے تم اسے یہاں چھوڑ جاو حیدر آجائیں گے تو ہم بات کریں گے۔۔

دیکھیں آنٹی میں مانتا ہوں میں نے غلطی کی پر اُسے سُدھارنے کا ایک موقع دیں مجھے پھر اگر کچھ غلط کیا تو جیسے آپ کہیں گی میں وہ مانوں گا پلیز آنٹی پلیز وہ زمین پہ بیٹھا فرال کو خود میں جکڑے ہاتھ جوڑے کسی بچے کی طرح بلک رہا تھا جو اپنے من پسند کھلونے کی ضد کر رہا ہو۔۔

اتنے جوان جہان مرد کی آنکھوں میں آنسو دیکھ اُنکا دل پسینا تھا۔۔ ٹھیک ہے پر یہ آخری بار ہے پراگرا ب کچھ بھی غلط ہوا تو اُس سب کہ ذمہ دار تم خود ہو گے۔۔

تھینک یو آنٹی تھینک یو سوچ کیا آپ ایک اور فیور کر سکتی ہیں۔۔
ہمم کہو پریشان ہوتی زینب نے تفکر سے فرال کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔
فرال کی ڈاکٹر کو آپ میرے فلیٹ کہ ایڈریس پہ بھجوادیں پلیز۔۔
ٹھیک ہے میں کال کر دیتی ہوں فلیٹ کا سنتے وہ مزید ریلکس ہوئی تھیں۔۔

شموئل فرال کو اپنے فلیٹ پر لے آیا تھا اور کچھ دیر قبل ہی ڈاکٹر فرال کو چیک کرتے جا
سجھی تھیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور اب وہ بیڈ پہ اُسکا ہاتھ تھامے اُسکے ہوش میں آنے کا انتظار کر رہا تھا۔۔
فرال جاگ کر کیسار نیکشن شو کرے گی وہ اُس سب کو سوچتا کافی پریشان تھا ایسی بے
چینی تو آج سے کئی سال پہلے بھی محسوس نہیں کی تھی اُس نے جب۔۔
(ماضی)۔۔

بابا میں مدرسے سے نہیں جاؤنگا وہ۔۔ قاری صاحب بہت مارتے ہیں مجھے۔۔

ہارون مصطفیٰ کا ہاتھ تھامے تنگ گلیوں سے ہوتے ہوئے گنہگار رہے تھے کہ تبھی مصطفیٰ نے اپنا مدعا بیان کیا۔۔

تو تو سبق یاد کیوں نہیں کرتا نالائق۔۔ پہلے سکول میں مجھے بے عزت کرو اتار ہا اور اب یہاں میری دوڑیں لگوائی ہوئی ہیں سُدھر جا مصطفیٰ سُدھر جا۔۔

بابا وہ اتنا زیادہ سبق دے دیتے ہیں اوپر سے۔۔ سمجھاتے بھی نہیں کہ یہ جو لکھا ہے اُسکا مطلب کیا ہے بنا مطلب جانے میں کیسے اتنا سبق یاد کروں۔۔۔

تو تو پوچھ لیا کہ مطلب۔۔

جب پوچھو تو قاری صاحب کہتے ہیں رٹالگا اور ٹا باقی سب بھی تو ایسے ہی یاد کر رہے ہیں۔۔

ہاں تو صحیح تو کہہ رہے ہیں تجھے تو بہانہ چاہیے بہانہ اور بس۔۔

یہ لے آگیا تیرا مدرد سہ اور ہاں آج تو مل رہا ہوں میں قاری صاحب سے کل پھر شکایت آئی تو اچھا نہیں ہوگا اور ویسے بھی نیا پائپ لایا ہوں میں آج اُس سے دُرگت بناؤنگا تیری اگر اب اپنی نالائقی سے مجھے بے عزت کروایا تو۔۔

ہارون مصطفیٰ کو مدرسہ چھوڑ کر جا چکے تھے۔۔

اور کچھ دیر بعد ہی وہ سبق نایاد ہونے پر بُری طرح سے پٹ رہا تھا۔۔

پر آج روتے ہوئے وہ فیصلہ کر چکا تھا کہ اب اُسے اس روز روز کی مار سے کیسے بچنا ہے سو

جلدی چھٹی لیتا وہ ہارون کہ آنے سے پہلے ہی بھاگتا ہوا انجان راستوں پہ بڑھنے لگا

تھا۔۔

وہ یہ سب نہیں چاہتا تھا وہ اپنی ماں کہ بغیر نہیں رہ سکتا تھا پر روزانہ ایک فٹ بال کی

طرح ساری طرف سے ٹھوکر کھاتے وہ تھک چکا تھا وہ گیارہ سالہ بچہ بنا کچھ سوچے

سمجھے فیصلہ کر چکا تھا۔۔

وہ مسلسل بھاگتے ہوئے مختلف راستوں سے گزرتے ٹرین کی پٹری کی جانب آچکا تھا۔۔

روز مغرب کہ وقت اُسے چھٹی ہو جاتی تھی پر اب کہیں دور سے عشاء کی اذان سنائی

دینے لگی تھی وقت تیزی سے گزر رہا تھا۔۔

دوسری طرف ہارون پاگلوں کی طرح اُسے ہر طرف ڈھونڈ رہا تھا اور رضیہ جسے

چوکھٹ تک آنے کی اجازت نا تھی وہ ننگے پیر ایک ایک کا دروازہ کھٹکھٹاتی اپنے مصطفیٰ

کہ متعلق پوچھ رہی تھی۔

ہارون مختلف راستوں سے گزرتا ہر ایک سے مصطفیٰ کہ متعلق پوچھتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا کہ تبھی کسی دوکاندار نے بچے کا حلیہ سُننے کہ بعد ہارون کو سٹیشن کا پتہ بتایا جسے سُننے ہی وہ دیوانہ وار سٹیشن کی جانب بڑھنے لگا تھا۔۔

جبکہ مصطفیٰ سٹیشن پہ پہنچنے کہ بعد گاڑی کہ انتظار میں ایک بیٹیج پہ سر جھکائے بیٹھا رہا تھا۔۔

وہ یہ سب نہیں کرنا چاہتا تھا پر نا جانے کس سوچ کہ تحت وہ یہاں آن پہنچا تھا اُس کا دل اُسکی ماں کو پکارتا واپس چلنے کو کہنے لگا تھا پر پھر ابا کا چہرہ یاد کرتے اُسکی ہمت ہی نہیں ہو پارہی تھی اور ویسے بھی اب تک تو انہیں اُسکے بھاگنے کا پتہ چل گیا ہو گا اور اُسکی اس حرکت کہ بعد تو شاید وہ اُسے مار ہی ڈالیں گے وہ اپنی ہی سوچوں کہ تانے بانوں میں مصروف تھا کہ تبھی آہستہ آہستہ ٹرین چلتی ہوئی میاں چنوں کہ سٹیشن پہ آڑ کی تھی یہ چھوٹا سٹیشن تھا اور یہاں ٹرین پانچ منٹ سے زیادہ نہیں رکتی تھی تبھی لوگ اپنا سامان اٹھائے تیزی سے گاڑی کی طرف بڑھنے لگے تھے۔۔

مصطفیٰ ابھی تک اپنی جگہ سے نہیں ہلا تھا پر جو نہی اُسکی نگاہ آخری بار باہر کہ راستے کی

جانب اُٹھی وہاں سے اپنے ابا کو اپنی جانب آتے دیکھ وہ بنا کچھ سوچے سمجھے تیزی سے ٹرین میں چڑھ گیا تھا۔ مصطفیٰ کہ ٹرین میں چڑھتے ہی ٹرین خراماں خراماں چلنے لگی تھی ہارون نے بہت دور سے مصطفیٰ کو دیکھا تھا اور اب وہ بھاگتے ہوئے ٹرین کی جانب بڑھ رہے تھے کہ تبھی ایک زوردار دھماکہ ہوا اور کوئی چیز اُنکے سر پہ آگئی اور وہ وہیں ہوش و حواس سے بیگانہ ہوتے گر گئے تھے پر آخری بار انہوں نے اپنے مصطفیٰ کو ٹرین میں چڑھتے دیکھا تھا جو آگ میں لپٹی ہوئی تھی۔

مصطفیٰ جو کسی مسافر کہ دھکا لگنے سے گاڑی کہ دوسرے دروازے سے باہر جا گرا تھا وہ بنا اپنے چھلے ہوئے گھٹنوں کی پرواہ کیئے اپنے ابا کہ خوف سے بھاگتا ہوا دور نکل جانا چاہتا تھا پر تبھی اُس نے بھی دھماکہ کی آواز پہ ٹرین کی جانب دیکھا تھا جس میں کچھ دیر قبل وہ سوار تھا پر اب وہاں صرف آگ اور لوگوں کی آہ و بکا تھی۔

اُس ٹرین میں مصطفیٰ بھی ہو سکتا تھا پر شاید قسمت اُسے مزید کچھ دیکھنا چاہتی تھی۔

شمو نکل فرال کا ہاتھ تھامے ہوئے کہیں دور نکل گیا تھا وہ جتنا اپنے ماضی سے بھاگتا تھا ماضی کی گرد اُتنا ہی اُسکے پیروں سے لپٹ لپٹ جاتی تھی۔

اس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ یاد کرتا فرال نے کسمساتے ہوئے آنکھیں کھولی تھیں اور
آنکھیں کھولتے ہی شموئل کو اپنے قریب دیکھتے وہ ڈرتے ہوئے چیخنے لگی تھی۔۔

فرال۔۔۔ فرال کیا ہوا ایسے کیوں چیخ رہی ہو تم ٹھیک ہو۔۔

ماما۔۔ میری ماما کہاں ہیں وہ ٹھیک ہیں تم نے انہیں مار دیا ہے کیا بولو جو اب دو مجھے فرال
نے چیختے ہوئے شموئل کا گریبان پکڑا تھا۔۔

نہیں میری جان وہ ٹھیک ہیں وہ بالکل ٹھیک ہیں۔۔

نہیں تم جھوٹ بول رہے ہو تم انہیں مار کر مجھے یہاں لائے ہو ہے نا۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ کسی طور اُس پہ یقین کرنے کو تیار نہیں تھی۔۔

نہیں تم غلط سمجھ رہی ہو یہ لو فون کال کر کہ پوچھ لو اُن سے۔۔

شموئل کہ موبائل بڑھاتے ہی فرال نے اُس سے فون چھٹا تھا اور اب نمبر ملاتی کال کہ
پک ہونے کہ انتظار میں تھی۔۔

ماما۔۔

ہاں فرال تم ٹھیک ہو۔۔

ماما آپ ٹھیک ہیں نا آپکو کچھ ہوا تو نہیں؟؟

میں بالکل ٹھیک ہوں بیٹا تم بتاؤ اب کیسی طبیعت ہے تمہاری۔۔

تو پھر آپ نے مجھے اس کے ساتھ کیوں آنے دیا۔۔

کیونکہ میں اپنی بیٹی کہ دل کی بات جانتی ہوں فرال میں جانتی ہوں کہ تم بھی اُس سے دور نہیں رہ سکتی اتنے دنوں میں تمہیں بہت ٹوٹا اور بکھرا ہوا دیکھا ہے میں نے اور مزید ایسے نہیں دیکھنا چاہتی میرے بچے۔۔

اور دوسرا وہ بہت شرمندہ تھا اُس نے معافی بھی مانگی تھی مجھ سے اپنے رویے کی فرال میری مانو تو ایک موقع دے کر دیکھو بیٹا ویسے بھی اب وہ باپ بننے والا ہے اود کیا پتہ یہ سب ہی اُسکے رویے کی تبدیلی کی وجہ بن جائے زینب کی کہی بات سننے فرال نے کال کاٹ دی تھی اور اب اپنا سر دنوں ہاتھوں میں تھامے وہ کافی ڈپریس لگ رہی تھی۔۔

کیا ہوا تم ٹھیک ہونا فرال؟؟

نہیں نہیں ہوں میں ٹھیک تم نے سب بدل دیا ہے سب کچھ مجھے لگتا ہے کہ میں تو وہ فرال رہی ہی نہیں ہوں جو دنیا فتح کر لینا چاہتی تھی تم نے مجھے خود سے محبت کی بہت

بڑی سزا دی ہے شمول تم نے میرا وجود ہی ختم کر ڈالا ہے۔۔

وہ سسکتے ہوئے اپنا حال دل بیان کر رہی تھی۔۔

تم وہ سب کسی ڈراونے خواب کی طرح بھول جاو فرال اب دیکھنا میں تمہارے لئے اور
اپنے آنے والے بچے کے لئے خود کو بالکل بدل لوں گا میں بدل دوں گا سب پلیز مجھ پہ
ٹرسٹ کرو۔۔

کیا جو کچھ تم نے میرے ساتھ کیا ہے کہ اُس سب کے بعد بھی کسی ٹرسٹ کی گنجائش
نکلتی ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فرال کہ الفاظ پہ وہ نادم ہوا تھا۔۔

میں مانتا ہوں میں نے بہت غلط کیا ہے پر ایک چانس دے کر تو دیکھو میں تمہیں ناامید

نہیں کروں گا پلیز فرال۔۔ وہ فرال کہ ہاتھ تھامے اُسکی منتیں کرتا اُسے کوئی اور ہی

شمول لگا تھا اور اُسے یوں منتیں کرتا دیکھ فرال ایک شش و پنج کہ عالم میں تھی کہ تبھی

دماغ نے دلیل دی۔۔

نہیں اس کا اعتبار نا کرنا یہ تمہیں مارنے والا تھا پر تبھی دل بھی بغاوت پہ اُترتا ٹری

دیکھانے لگا نہیں وہ تمہیں مارنا نہیں چاہتا تھا اگر اُس کا مقصد مارنا ہی ہوتا تو تمہیں بچانے نہیں آتا۔۔

پر وہ تمہیں قید بھی تو کرنا چاہتا ہے نہیں وہ قید نہیں کرنا چاہتا وہ تو بس تمہیں ہر مشکل سے بچانا چاہتا ہے اپنے دل و دماغ کی جنگ کہ بیچ شمول کی سامنے بیٹھی وہ جھنجھلاگی تھی۔۔

ٹھیک ہے دیا موقع پر یہ آخری موقع ہے بالکل آخری پر شمول میری بات یاد رکھنا اگر اب کچھ بھی غلط ہو تو یاد رکھنا وہ پل ہمارا اس رشتے میں بندھے آخری پل ہوگا۔۔
اوکے ڈن میں کچھ بھی غلط نہیں کرونگا فرال کہ ہاتھ چھوڑتے اُس نے آگے ہوتے فرال کو خود میں بھینچا تھا۔۔

تھینک یو فرال تھینک یو سوچ میں اب تمہیں کوئی تکلیف نہیں پہنچاؤں گا۔۔

(کچھ گھنٹوں بعد..)

شمول فرال کو اچھے سے ڈریس آپ ہونے میں مدد دینے کہ بعد اُسے گاڑی میں

بٹھائے کہیں لے جا رہا تھا جبکہ کلر فُل سی پیروں تک آتی ڈریس میں ملبوس فرال الگ ہی سوچوں میں تھی کہ نا جانے اب وہ اُسے قید کرنے کس پنجرے کی جانب گامزن ہے۔۔

شموئل ہم جا کہاں رہے ہیں پچھلے آدھے گھنٹے سے گاڑی میں بیٹھے فرال نے پوچھا۔۔

تمہاری برتھ ڈے ہے نا اُسکے لئیے کچھ آرینجمنٹس کی ہیں میں نے۔۔

کونسی آرینجمنٹس شموئل میری برتھ ڈے پورے ایک ہفتے بعد ہے۔۔ میں جانتا ہوں

ہفتے بعد ہے پر میں یہ پورا ہفتہ تمہاری برتھ ڈے سیلیبریٹ کرنا چاہتا ہوں آخر کو

ہماری شادی کہ بعد تمہارا پہلا برتھ ڈے ہے۔۔

پر شموئل میں کوئی بچی تو نہیں ہوں۔۔

میرے لئیے تو بچی ہی ہو تم اور چلو آگے ہم۔۔

شموئل فرال کا ہاتھ تھامے اُسے کراچی میں موجود ٹرٹل پیج پہ لے آیا تھا۔۔

آج موسم کافی اچھا تھا سمندر پہ چلتی تیز ٹھنڈی ہوائ نے فرال کی طبیعت پہ کافی خوشگوار

اثر دیکھا یا تھا۔۔

پر وہاں موجود اپنی فرینڈز اور فاران کو دیکھتے وہ مزید چہکی تھی۔۔

شموئل نے وہاں فرال کی فرینڈز بھائی بابر اور وہاج کو بھی انوائٹ کیا تھا پر وہاں عصرہ کہ شوہر کو دیکھتے اُسکی کنپٹی پھڑکی تھی لیکین وہ خود کو نارمل کرتا اُس سے کافی اچھے سے ملا تھا۔۔

سب کچھ شموئل کی پلاننگ کہ تحت بالکل ٹھیک چل رہا تھا فرال اپنی فرینڈز کہ ساتھ کافی خوش تھی اور انجوائے بھی کر رہی تھی وہ اُسے ایسے ہی خوش دیکھنا چاہتا تھا وہ بالکل بھی اپنے آنے والے بچے کہ لئیے اپنے باپ جیسا باپ ثابت ہونا نہیں چاہتا تھا اور اُس بچے کو بالکل بھی ویسا مینٹلی مار چر نہیں کرنا چاہتا تھا جیسے وہ اپنے پیرنٹس کی وجہ سے ہوتا آیا تھا۔۔

وہ خود کو بدلنے کا عہد کر چکا تھا بس اب اُسے اپنی سوچ پہ عمل کرنا تھا۔۔

وہ سامنے کھڑا فرال کو ہنستے ہوئے دیکھ رہا تھا اور اُسے ہنستا دیکھ وہ کافی مطمئن تھا کہ تبھی

فرال کی فرینڈز اُسے اشارہ کرتے بلانے لگیں۔۔

شموئل بھائی آج فرال کی برتھ ڈے ہے سو کوئی امیزنگ سا گانا ہو جائے۔۔

ہاں بالکل میرا تو کام ہی یہی ہے ریت پہ بچھی چادر پہ رکھے فلور کیشن پہ بیٹھتے شموئل

نے بابر سے گٹار لانے کا کہا جو وہ فوراً سے بھی پہلے لے آیا تھا۔۔

گٹار تھامتے ہی شموئل نے سُر چھیڑے تھے۔۔

ہممممم۔۔۔

"تجھ کو میں رکھ لوں وہاں جہاں پہ کہیں ہے میرا یقین۔۔"

میں جو تیرا ناہوا کسی کا نہیں کسی کا نہیں۔۔

لے جائیں جانے کہاں ہوائیں ہوائیں۔۔

لے جائیں تجھے کہاں ہوائیں ہوائیں۔۔۔

شموئل فرال کی آنکھوں میں دیکھتا اپنے دل کی بات اُسکے کانوں میں اُنڈیل رہا تھا اور وہ

سب کی موجودگی میں لجاتی ہوئی بلا وجہ ہی شرمندہ سی ہو رہی تھی کہ تبھی پاس بیٹھی

عصرہ نے فرال کو ٹھوکا دیا۔۔

واو فرال ویسے کتنی لکی ہونا تم۔۔

اچھا وہ کیسے؟؟

ایک تو اتنا شاندار اور حسین تمہارا شوہر اور اوپر سے گوڈے گوڈے تمہارے عشق میں غرق بھی۔۔

"بیگانی ہیں یہ باغی ہوائیں ہوائیں۔۔

لے جائیں مجھے کہاں ہوائیں ہوائیں۔۔

لے جائیں جانے کہاں نا مجھ کو خبر نا مجھ کو پتہ۔۔۔

اور ایک میں ہوں میرے تو ہز بند کی آواز ہی پھٹے ڈھول جیسی ہے اس بات پہ عصرہ کافی غمناک بھی تھی۔۔

اچھا تو تمہارے نزدیک تمہارا شوہر چاہے جو مرضی کرے تمہیں چاہے جیسے بھی

ٹریٹ کرے بس آواز اچھی ہو تو تمہیں سب منظور؟؟

"بناتی ہے جو تو۔۔

وہ یادیں جانے سنگ کب تک چلیں انہی میں تو میری۔۔

صبح بھی ڈھلیں۔۔

شامیں بھی ڈھلیں۔۔

موسم بھی ڈھلیں۔۔

شموئل کی آوزہر جانب اپنا سحر پھونک رہی تھی جس سحر میں تقریباً سب ہی جکڑے

ہوئے تھے پر عصرہ اور فرال کی اپنی ہی الگ بحث چل رہی تھی۔۔

"خیالوں کا شہر۔۔

تو جانے تیرے ہونے سے ہی آباد ہے ہوائیں حق میں۔۔

وہی ہے جو آتے جاتے تیرا نام لے۔۔

دیتی ہیں جو صدائیں ہوائیں ہوائیں۔۔

ناجانے کیا بتائیں ہوائیں ہوائیں۔۔

اگر اتنا رومانٹک میرا شوہر ہو جو ہر چیز سے بڑھ کر مجھے چاہے تو میں اُسکی مار بھی ہنس کہ

سہ لونگی۔۔

عصرہ کہ جواب پہ حیرت زدہ ہوتے ہوئے فرال نے اُسکی جانب دیکھا کہ آیا وہ سیریس ہے کہ مذاق کر رہی ہے۔۔

"چہرہ کیوں ملتا تیرا یوں خوابوں سے میرے یہ کیا راز ہے۔۔

تیری ہیں میری ساری وفائیں وفائیں۔۔

مانگی ہیں تیرے لئے دُعائیں دُعائیں۔۔

تمہارے نزدیک محبت میں مار کھانا اور ٹار چر ہونا جائز ہے یہ سوال کرتے فرال کہ آنکھوں میں آنسو جھلملائے تھے۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں میرے نزدیک تو ہے اگر میرا شوہر مجھے مارنے کہ بعد ڈھیر اسارا پیار کرتے معافی مانگے اور ایسے ہی ایک گانا گالے تو میں اُسے اپنا قتل بھی معاف کر دوں۔۔ عصرہ کی بات پہ فرال کو اُس دن والا ٹار چر یاد آیا تھا جب وہ اُسے زندہ دفن کرتا ہوا گنگنار ہا تھا۔۔

لے جائیں جانے کہاں ہوائیں ہوائیں۔۔

لے جائیں مجھے کہاں ہوائیں ہوائیں۔۔

شموئل کا گانا ختم ہو گیا تھا جس پہ سب اُسے داد دیتے تالیاں پیٹنے لگے تھے پر فرال تو

جیسے عصرہ کی بات پر سکتے میں ہی آگی تھی آخر وہ ایسا کیسے سوچ سکتی ہے کیا یہ بات اتنی معمولی ہے۔۔

کیا واقعی میں شمول صحیح کہتا ہے کہ وہ اُسکے نارملی سے ٹارچر کو بڑھا چڑھا کر سوچتی ہے۔۔

آخر صحیح کیا ہے کیا شمول کی محبت کہ سامنے اُسکا فرال کو ٹارچر کرنا سب معمولی ہے کیا یہ سب واقعی میں معمولی ہے۔۔



NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رات کہ دس بج رہے تھے۔۔

زینب صاحبہ فاران کا انتظار کرتیں لاونج میں بیٹھے کوئی شہودیکھ رہی تھیں کہ تبھی گاڑی رکنے کی آواز پہ وہ سمجھیں کہ شاید فاران آگیا ہے پر چند منٹوں بعد جب انہیں فاران کی جگہ حیدر آتے دکھے تو وہ بوکھلا گئیں۔۔

السلام و علیکم حیدر آپ۔۔ آپ نے تو کل آنا تھا خیر تو ہے؟؟

و علیکم السلام۔۔ بالکل خیریت ہے بس فرال کہ خیال نے مجھے وہاں رکنے نہیں دیا ویسے

کہاں ہیں دونوں نظر نہیں آرہے؟؟

وہ۔۔ آپ بتائیں آپ کھانا کھا کر آئے ہیں یا کھانا لگواؤں۔۔

ہاں لگواؤ اور بچوں کو بھی بلواؤ کھانے کا کہتے وہ جو نہی اپنے کمرے کی طرف پلٹنے لگے

تبھی ڈرتے ہوئے زینب اصل بات پر آئیں۔۔

وہ حیدر بچے گھر پہ نہیں ہیں۔۔

کہاں گئے ہیں فرال ٹھیک تو تھی نا وہ کیسے اس وقت باہر چلی گی اور جانے کیوں دیا تم

نے۔۔ تمہیں نہیں پتہ کہ شمول پاکستان آیا ہوا ہے کہیں کوئی حملہ نا کر دے میری

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بٹی پہ۔۔

وہ حیدر اصل میں۔۔ اچھا آپ یہاں آئیں اور میری بات سنیں آرام سے۔۔

کیا ہوا ہے زینب سب ٹھیک تو ہے نا۔۔

حیدر کو صوفی پہ بٹھاتے وہ لفظوں کا چناؤ کرنے لگی تھیں۔۔

وہ دراصل شمول آیا تھا آج فرال کو لینے اور فرال اُسکے ساتھ چلی گی ہے (شمول کی

پستول تاننے والی بات وہ دباگی تھیں)۔۔

کیا مطلب اُسکے ساتھ چلی گی تم نے اُسے جانے بھی کیسے دیازینب؟؟

حیدر وہ اُسکا شوہر ہے حق رکھتا ہے اُس پر میں کیسے روک لیتی؟؟

تم بھول رہی ہو کہ وہ اُسے مارنے والا تھا وہ میری بیٹی کو زندہ گاڑ رہا تھا اور تم کہتی ہو وہ شوہر ہے اُسکا ایسے ہوتے ہیں شوہر کہاں لے کر گیا ہے وہ اُسے بتاؤ میں اُسے دیکھتا ہوں جا کر۔۔

حیدر پلیز کام ڈاون ایسے غصہ کرنے کا کوئی فائدہ نہیں وہ آیا تھا اور بہت شرمندہ بھی تھا اپنی غلطی کی معافی بھی مانگی اُس نے۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پرزینب ایسے کیسے اور ہم نے تو خلع کا سوچ لیا تھا تو پھر۔۔

دیکھو حیدر اُسکی شادی ہوئی ہے اور یہ کوئی گڈا گڈی کا کھیل نہیں ہے لڑکیوں کو نباہ کرنا پڑتا ہے اور وہ تو بے حد چاہتا ہے اُسے بس کچھ زیادہ حساس ہے اُسے لیکر۔۔ اور آپ یہ بھی تو دیکھیں کیا اُسکے بغیر فرال خوش تھی کتنی بُجھی بُجھی تھی جب سے آئی تھی یہاں

--

پرزینب۔۔

حیدر میری بات ٹھنڈے دماغ سے سُنیں ہمارے معاشرے میں چاہے طلاق فقیر کی بیٹی کی ہو یا پھر بادشاہ کی بیٹی کی یہ معاشرہ دونوں کو ہی جینے نہیں دیتا اور ویسے بھی وہ آخری موقع چاہتا تھا اور ہمیں وہ اُسے دینا چاہیے اور اب تو وہ ہے بھی یہیں اپنے فلیٹ میں ہم جب چاہے جا کر دیکھ لیں گے مل لیں گے اُس سے پریوں فوراً سے ہم اپنی بیٹی اُجاڑ کر نہیں بٹھا سکتے حیدر پلیز ٹرائے ٹوانڈر سٹینڈ۔۔

ٹھیک ہے پر یہ پہلا اور آخری موقع ہے زینب اور اگرا ب ذرا سا بھی کچھ ہوا تو میں اپنے ہاتھوں سے اُس کی جان لو نگا سمجھیں۔۔

اپنی بات مکمل کرتے وہ غصے سے سیڑھیاں چڑھتے اپنے کمرے کی جانب چل دیئے تھے جبکہ پیچھے بیٹھی زینب سب خیر ہو کی دُعا کرنے لگیں۔۔

(ایک ماہ بعد)۔۔

فرال اور شمول کو ساتھ میں رہتے ایک ماہ بیت گیا تھا اور حیرت انگیز طور پر سب کچھ کافی اچھا رہا تھا بنا مار پیٹ اور روک ٹوک کہ وہ دونوں ساتھ میں خوش تھے۔۔

جہاں فرال اندر ہی اندر شموئل کہ رویئے سے خوفزدہ ہوتے ہر بات کا خیال رکھتی تھی کہ جیسے اُسکی ڈریسنگ ڈھکی چھپی ہو کسی غیر مرد سے بے وجہ بات نا کرے حتیٰ کہ اپنے کزنز اور فرینڈز سے بھی۔۔

تو وہیں شموئل نے بھی اپنے بچے کا مستقبل اپنا جیسا بنانے کے لیے حد سے زیادہ کوشش کر رہا تھا۔۔

وہ ہر بات پہ خود کو کچھ بھی کہنے اور کرنے سے روکنے لگا تھا وہ سب کچھ کر رہا تھا جو اُسکی نیچر کا حصہ ہی نہیں تھا۔۔

اُسکی محبت فرال کہ لئیے آج بھی اتنی ہی تھی بلکہ شاید مزید بڑھ گئی تھی پر اُس محبت سے جڑی شدت کو وہ خود میں دُبائے ہوئے تھا جیسے کہ پہلے وہ گھر پہ ہوتے ہوئے فرال کو اپنی نظروں سے اوجھل ہونے نہیں دیتا تھا وہیں اب وہ اپنے فلیٹ سے ملحقہ نچلی منزل کہ اپارٹمنٹ پہ جسے اُس نے اپنے میوزک کہ لئیے سیٹ کیا ہوا تھا وہاں وقت گزارنے لگا تھا پہلے جو فرال کہ فون یوز کرنے پہ چڑھتا تھا اب وہ گھنٹوں اُسے اپنی فرینڈز سے بات کرنے پہ بھی نہیں ٹوکتا وہ فرال کو پُر سکون رکھنے کی خاطر خود کو ٹارچر کر رہا تھا۔۔

فرال کو اکثر اُسکے عجیب رویوں پہ ہنسی آتی تھی پہلے جو اُسے رات کہ کسی بھی پہر جگائے

اپنے سامنے بٹھائے اپنے گانوں کی شاعری لکھتا تھا اب وہی شموئیل بناؤ سے جگائے کی کی
پہر اُسے رات میں سوتا ہوئے دیکھ کر اپنے گانے لکھنے لگا تھا۔

اس کے علاوہ وہ منہ سے کچھ ناکہتے ہوئے اپنی نظریں اُس پہ جمائے ہوئے تھا جو بھی تھا
جیسا بھی تھا اس پل امن تھا اپنی زندگی کہ سکون کہ لئیے فرال نے اپنے خوابوں کو فی
الوقت لپیٹ کر سائیڈ پر رکھ دیا تھا کیونکہ وہ جینا چاہتی تھی اُس شخص کہ ساتھ جس کی
محبت کی جڑیں اُسکے دل میں دن بادن مضبوط ہوتی جا رہی تھیں۔

شام کہ سات بج رہے تھے کراچی کی خوفناک گرمی کچھ ٹھنڈی پڑ چکی تھی تبھی شام کہ
وقت چلتی ٹھنڈی ہو ا کافی حسین معلوم ہو رہی تھی۔

فرال جو س کا گلاس ہاتھ میں تھا مے جو نہیں اپنے کمرے میں داخل ہوئی اُسکی نظر اپنے
سامنے کھڑے نک سک سے تیار شموئل پہ گئی۔

جو اس وقت کالے رنگ کی شلوار قمیض پہنے اور ساتھ میں ہمرنگ پشاور چیل
اڑسائے گردن میں لائٹ براون ہلکی سی چادر ڈالے اپنے بال سیٹ کر رہا تھا۔

اپنے ہی شوہر کو دیکھتے اُسکی دھڑکنیں بے ترتیب ہوئی تھیں تبھی وہ چلتے ہوئے اُسکے
قریب آئی۔۔

"خوشی کی بات ہے۔۔"

کہ پھر وہ ساتھ ہے۔۔

جو ہمسفر کھویا تھا۔۔"

تم کہیں جا رہے ہو؟؟؟

ہاں ہم کہیں جا رہے ہیں۔۔

ہمم۔۔ پر کہاں؟؟؟

میرا کانسرٹ ہے کچھ دیر بعد اور اس وقت تمہیں یوں اکیلا چھوڑ کر نہیں جاسکتا i

mean تمہاری طبیعت کا پتہ نہیں چلتا نا سو تم ساتھ چلو۔۔

پر میں وہاں جا کر کیا کرونگی بہت شور ہو گا اور ویسے بھی میرا موڈ نہیں ہے (شموئل کی

بات سے انکار کرتے پل بھر کو دل دھڑکا تھا پر وہ بات کہہ گی تھی)۔۔

"ملا تو ہے مگر۔۔"

ملن کا جشن ہے۔۔

سہاسار و یاسا۔۔"

او کے تو پھر میں تمہیں تمہارے ڈیڈی کی طرف چھوڑ دیتا ہوں ویسے بھی بہت رات ہو جائے گی میں کل تک تمہیں پک کر لوں گا۔۔

شموئل کی بات پہ جو س پتی فرال کہ گلے میں پھندا سا لگا تھا کیا یہ وہی تھا جو اُسے اپنی نظروں سے اوجھل ہونے کی سزا دیتا تھا۔۔

کیا کر رہی ہو فرال آرام سے اُسکی پیٹھ سہلاتے شموئل نے اُسے خود سے لگایا تھا۔۔

"دلوں کی اُلجھنیں۔۔"

بڑھیں گی اور بھی۔۔

کہہ دو نا۔۔

بولو نا۔۔"

Are u sure..

کہ میں چلی جاؤں۔۔

ہاں بالکل شیور ہوں تب ہی تو کہہ رہا ہوں۔۔

شموئل کی بات پہ خوش ہوتے وہ اُسکی قمیض پہ لگا بٹن بند کرنے لگی تھی تم بہت اچھے ہو

شموئل۔۔

تم اب بھی ایسا سوچتی ہو حیرت ہے ویسے۔۔

وہ اُسکے خوش ہونے پہ خوش ہوا تھا پر اپنے اندر اُبلتے لاوے کو روکنے میں کامیاب بھی

ایک رات کہ لئیے اُسے خود سے دور کرنا کافی تکلیف دہ تھا یہ وہی جانتا تھا پر چاہے جو بھی

ہو اُسے خود کو بدلنا تھا۔۔

"نامیرا اکل تھا۔۔

نامیرا آج ہے۔۔

کبھی رواج۔۔

کبھی سماج ہے۔۔"

شموئل کہ سینے پہ دھرا سر اٹھاتے فرال نے مسکراتے ہوئے کہا مجھے خوشی ہے کہ میں

نے ہمارے رشتے کو موقع دیا اور تم نے مجھے ناامید نہیں کیا۔

فرال کہ کہنے پہ وہ اُسکی ٹھوڑی کو پیار سے چومتا اُسے خود میں بھینچ گیا تھا۔

ناجانے کتنے ہی پل ایک دوسرے کی دھڑکنوں میں کھوئے ہوئے گزرے تھے کہ اس

خاموشی میں شمول کی آواز گونجی۔

تم کس کی ہو فرال؟؟

"روح ناشاد۔"



بدن برباد ہے۔

بولوں کیا۔

بولوں کیا۔"

شمول کہ سوال پہ وہ پل بھر کو ٹھٹکی تھی پر پھر دل میں چھپی بدگمانی کو تھکتے فرال نے

بھی سرگوشی کی۔

میں کل بھی تمہاری تھی اور آج بھی صرف تمہاری ہوں۔

اور ہمیشہ میری ہی رہو گی فرال کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھامتے اُسکے بال سنوارتے وہ
محبت سے چور لہجے میں کہتا اُسے اپنی پناہوں سے آزاد کرتا گویا ہوا۔۔

چلو جلدی ریڈی ہو جاو اس سے پہلے کہ میرا رداہ بدل جائے۔۔

کیا تیار ہونا بس ایسے ہی صحیح ہے ویسے بھی رات میں کون دیکھے گا اپنے گھر ہی تو جانا
ہے۔۔

شموئل کو اس وقت دو باتوں پہ ایشو ہوا تھا اپنا گھر کہنے پہ اور اُسکے ٹی شرٹ اور پاجامے
والے حلیے پر۔۔

پر وہ ایک بار پھر سے اُس اُڈ آنے والے غصے کو دباتے گاڑی کی چابیاں اُٹھاتے باہر نکلا تھا
پر وہیں فرال نے اُسکے مزاج کو نظر میں رکھتے اپنے گرد چادر اچھے سے لپیٹی تھی۔۔

"خوشی کی بات ہے۔۔

کہ پھر وہ ساتھ ہے۔۔

جو ہمسفر کھویا تھا۔۔"

شموئل فرال کو چھوڑتا نکل گیا تھا۔۔

جبکہ اُسے وہاں شادی کہ بعد پہلی بار ایسے آتا دیکھ وہ سب حیران ہوتے ہوئے خوش تھے۔۔ بہت اچھے ماحول میں کھانا کھانے کہ بعد اب فرال کہ پیرنٹس اُسے گھیرے ہوئے شموئل کہ متعلق پوچھتے خود کی تسلی کر رہے تھے۔۔

آپ پریشان مت ہوں ڈیڈی وہ بہت خیال رکھتا ہے میرا پہلے کی طرح غصہ بھی نہیں کرتا۔۔

تم سچ بول رہی ہو کہیں کچھ چھپا تو نہیں رہی؟؟
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
 میں بالکل سچ بول رہی ہوں اور میرا یہاں آنا اس بات کا ثبوت ہے ڈیڈی یہ وہ شخص تھا جو مجھے ہاتھروم میں دیر ہونے پر بھی غصہ ہوتا تھا وہ آج مجھے خود یہاں لایا ہے اور خوشی خوشی چھوڑ کہ گیا ہے۔۔

اگر تو تم سچ بول رہی ہو تو پھر ٹھیک یے۔۔

بیلیومی ڈیڈی اور پلیز وہ جب کل مجھے لینے آئے تو آپ اُس سے نارملی ملنے گا ویسے بھی جو ہونا تھا وہ ہو گیا ہے پر اب سب صحیح ہے میں خوش ہوں سو پلیز۔۔

فرال کو یوں خوش دیکھ وہ دونوں بھی کافی حد تک مطمئن ہوئے تھے۔۔

اگلے دن بارہ بجے فرال کو گھر سے پک کرتے اب وہ اُسے کہیں لے جا رہا تھا۔۔

ہم کہاں جا رہے ہیں یہ گھر کا راستہ تو نہیں ہے۔۔

مجھے پتہ ہے یہ گھر کا راستہ نہیں ہے پر پچھلا پورا مہینہ جس سرپرائز کے لئے میں نے

محنت کی ہے وہ آج ریڈی ہے سو ہم وہیں جا رہے ہیں۔۔

فرال سرپرائز کا سننے guess لگانے میں مصروف تھی کہ تبھی گاڑی کراچی کی ایک

مشہور مارکیٹ میں آئی۔۔

کیا تم مجھے شاپنگ کروانے لائے ہو۔۔

نہیں بھی تم آؤ تو۔۔

فرال کہ لئیے دروازہ کھولتے اور اُسکا ہاتھ تھامے وہ اُسے ایک بہت بڑی بوتیک کہ

سامنے لے آیا تھا جہاں بڑے بڑے حروف میں FAROYAL لکھا ہوا تھا۔۔

نام دیکھتے ہی جو خیال فرال کو آیا تھا وہ فوراً سے پہلے فرال نے جھٹک دیا تھا (بھلا ایسے

کیسے ہو سکتا ہے) یہ سب کیا ہے شمول اور یہ کس کی بوتیک ہے۔۔

یہ تمہاری ہے میری جان اب سے اسے تم چلاو گی۔۔

کیا۔۔ تم۔۔ تم سچ کہہ رہے ہو ابھی فرال کی بات مکمل بھی نہیں ہوئی تھی کہ جب

اُسے بوتیک سے نکلتی اپنی فرینڈز دکھیں۔۔

بہت مبارک ہو فرال وہ تینوں مبارک دیتے اُس سے لپٹ گئی تھیں۔۔

آواندر سے دیکھیں اندر سے تو سب اور بھی شاندار ہے وہ سب فرال کا ہاتھ پکڑے اُسے

اندر لے گئی تھیں۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ سب دیکھتے تو فرال خوشی سے پاگل ہونے والی تھی اُسے تو سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا کہ یہ

سب شمول اُسکے لئے بھی کر سکتا ہے وہ خوشی سے شمول سے لپٹتی بوتیک کو اچھے

سے دیکھنے لگی۔۔

جہاں پہ فرال کی ہی پہلی بوتیک سے لائے کپڑے ٹنگے تھے اور کچھ ڈیزائنز اور شامل

کیئے گئے تھے۔۔

اس سے آگے فرال کا آفس تھا اور نیچے کپڑوں کہ بننے کا سارا سیٹ آپ کیا گیا تھا۔۔

فرال اس پل اتنی خوش تھی کہ لگ رہا تھا کہ جیسے اُسکے قدم زمین پہ نہیں ہوا میں پڑ رہے ہوں سب سٹاف سے ملواتے شموئل اُسے اُسکی فرینڈز سمیت اُسکے آفس میں لے آیا تھا۔۔

واو شموئل یہ سب بہت بہترین ہے پر یہ سب تم نے کب کیا۔۔

بس کر لیا اور سوچا تمہیں سر پر انزدوں (پہلے فرال کا کام حارب کہ ساتھ تھا اور شموئل بالکل یہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ کبھی بھی اُس شخص کہ ساتھ دوبارہ کام کرے جس سے شادی کا کبھی اُس نے فیصلہ کیا تھا)۔۔

یہ تو کچھ نہیں ہے ابھی ہم اچھے سے گرینڈ اوپننگ کریں گے یہاں کی ابھی تو میں تم سب کو صرف دیکھانے لایا ہوں اور ہاں فرال کچھ ڈیزاینرز بھی ہائر کیئے ہیں تم مل لینا اُن سے۔۔

تھینک یو شموئل تم نہیں جانتے کہ تم نے مجھے میری زندگی کی کتنی بڑی خوشی دی ہے۔۔

تمہیں خوش رکھنا میری زندگی کا مقصد ہے۔۔ اوکے تو پھر تم لوگ یہاں بیٹھو میں

ریفریشمنٹ کا دیکھتا ہوں۔۔

شموئل کہ نکلتے ہی سب نے اوہ۔۔ کہا تھا جس پہ فرال بلش کرنے لگی تھی۔۔
جبکہ ایک بار پھر شموئل سے ایمپریس ہوتے ہوئے عصرہ اپنا راگ الاپنے شروع ہوگی

--

واو فرال تم کتنی لکی ہو اللہ جانے کہاں سے ملتے ہیں ایسے شوہر۔۔

عصرہ کی بات پہ سب مسکراتی ہوئیں فرال کی جانب متوجہ ہوئی تھیں جو انہیں اپنے
موبائل میں کچھ دیکھا ہی تھی کہ تبھی وہاں حارب اینٹر ہوا۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

واو فرال بہت مبارک ہو آگے بڑھتے فرال کو پھول تھماتے حارب نے وش کیا پر
دوسری طرف فرال کی حالت شموئل کو سوچتے غیر ہونے لگی تھی وہ کسی بھی وقت
آسکتا تھا اور اُسے یہاں دیکھتے نا جانے کیسار ٹیکٹ کرے۔۔

بہت شکریہ تمہارا تمہیں کیسے پتہ چلا یہاں کا حارب؟؟

خیر جس فیلڈ میں ہم ہیں ارد گرد کی خبر تو ہوتی ہی ہے اور ویسے بھی جب تمہارا بنایا ہوا
کام شموئل نے وہاں سے اٹھوایا تھا تو مجھے اندازہ ہو گیا تھا کہ تم اپنا کام شروع کرنے والی

ہو۔۔

سامنے باس کی سیٹ پہ بیٹھی فرال کا بس نہیں چل رہا تھا کہ کیسے اُسے یہاں سے غائب کر دے پر اس کا تو کہیں جانے کافی الحال کوئی ارداہ ہی نہیں لگ رہا تھا۔۔

اور ہاں یہ تمھاری کچھ ورک فائلز ہیں جو وہیں رہ گئی تھیں ہاتھ میں پکڑی فائلز لئے وہ فرال کہ جو نہی نزدیک پہنچا تبھی ڈھیروں کہ حساب سے شاپرز تھا مے شمول اندر داخل ہو اور حارب کو یوں کھڑا دیکھ اُسکی آنکھوں نے وہی رنگ بدلاتھا جسے بہت دنوں سے نا دیکھتے ہوئے فرال سکون میں تھی۔۔

پر اب یوں شمول کو غصہ میں دیکھ وہ اپنی سیٹ سے اُٹھی تھی جبکہ شاپرز سائڈ پہ رکھتے وہ جس انداز سے حارب کی طرف بڑھا تھا وہاں سب کو سانپ سونگھ گیا تھا۔۔

بہت عرصہ سے اندر دبالا وا پھٹنے کو بے تاب تھا پر فرال پہ نظر پڑتے وہ وہیں رکتا تیزی سے باہر نکلا تھا جبکہ فرال اُسکے پیچھے لپکی تھی۔۔

فرال اندر کھڑی بوتیک کی مرروال شیشے سے اپنے شوہر کو دیکھ رہی تھی جو اس وقت

اپنی ہی کار کہ ٹائر کو غصہ سے مارتا ہوا اُسے پہلے والا شموئل لگا تھا۔

واو فرال یہ تو بالکل کسی مووی کہ سین جیسا ہے اُسے تمہارے قریب بھی کسی کا آنا پسند نہیں ہے اور اب وہ کتنا غصہ میں ہے واہ یار اپنے ہز بندے سے میرے بونگے شوہر کو ٹیوشن ہی دلا دو۔۔

فرال جو اس وقت شموئل کی حالت پہ اپنی حالت بگڑتے محسوس کر رہی تھی عصرہ کی بات پہ اپنا سر پیٹنے کا دل چاہا تھا اُسکا۔۔

جبکہ شموئل تیزی سے اپنی گاڑی دوڑاتے وہاں سے نکل آیا تھا اور اب اُسکا رخ اُس سائیکسٹرسٹ کہ کلینک کی جانب تھا جس کا پتہ اُسے وہاں نے دیا تھا۔

دوپہر کہ چار بج رہے تھے۔۔

اور اس وقت شموئل جس کمرے میں موجود تھا وہاں کا atmosphere کافی آرام دہ اور پُر سکون تھا۔۔

بالکل سفید رنگ کی دیواریں اور گرے رنگ کا فرنیچر ہلکی بھینی خوشبو اور وہاں کی

ٹھنڈک اعصاب کو سکون فراہم کر رہی تھی۔۔

جبکہ ایک دیوان پہ لیٹے وہ پی کیپ پہنے آنکھوں پہ شیڈز چڑھائے اور منہ پہ ماسک لگائے
خود کی پہچان چھپائے ہوئے موجود تھا۔۔

تو مصطفیٰ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں ہاتھ میں ڈائری اور پین تھا مے ایک نرم سی آواز میں
اُس فی میل سائیکاسٹ نے استفسار کیا۔۔

محمد مصطفیٰ۔۔

محمد مصطفیٰ نام ہے میرا۔۔ میری ماں کو میرا نام بہت پسند تھا اور جب کبھی کوئی میرا پورا
نام نہیں لیتا تھا تو انہیں اچھا محسوس نہیں ہوتا تھا آنکھیں چھت پہ گاڑھے وہ اپنے منظر
دیکھنے میں مصروف تھا۔۔

او کے ایم سوری تو محمد مصطفیٰ اب آپ کی والدہ کہاں ہیں کیا وہ آپ کے ساتھ رہتی
ہیں؟؟

نہیں وہ بہت سالوں سے میرے ساتھ نہیں ہیں میں وقت کی گاڑی میں بیٹھے نچھڑ گیا
ہوں اُن سے۔۔

تو کیا آپ نے کبھی اُنہیں ڈھونڈنے کی کوشش نہیں کی؟؟

نہیں کیونکہ۔۔ میں اُنکا سامنا نہیں کر سکتا (دونوں ہاتھوں کو آپس میں ملائے وہ اپنے ہاتھ مسلنے لگا تھا) میں اب وہ تمیز دار کم گو اور اچھا بچہ نہیں رہا جو وہ مجھے بنا چاہتی تھی اور میں نہیں چاہتا مجھے دیکھ کر وہ کسی بھی قسم کی شرمندگی محسوس کریں۔۔

وہ آپکی ماں ہیں محمد مصطفیٰ اور مائیں بڑی سے بڑی غلطیاں معاف کر دیتی ہیں۔۔

ہاں وہ بھی کر دیں گی پر مجھ میں ہی ہمت نہیں ہے اُس سب میں واپس جانے کی میں نے بہت تکلیف دے سفر کاٹا ہے اور اُس سفر کی گرداں پہ پڑنے نہیں دینا چاہتا میں۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ کیا کام کرتے ہیں؟؟

میرا تعلق میڈیا سے ہے۔۔

کیا آپ میریڈ ہیں؟؟

ہاں میریڈ ہوں چھت پہ فرال کی صورت اُبھرتے دیکھ اُسکے چہرے پہ ایک دلکش مسکراہٹ پھیلی تھی جسے ڈاکٹر نے بھی اُسکے چہرے کی سختی نمی میں گھلتی محسوس کی تھی۔۔

اب بہت چاہتے ہیں انہیں۔۔

ہاں بہت اتنا چاہتا ہوں کہ میری چاہت کی شدت اُسے چُسنے لگتی ہے۔۔

کیا مطلب کیا آپ یہ بات explain کریں گے مجھے۔۔

میں اُسکے آس پاس کسی کو برداشت نہیں کر سکتا میں اگر کسی کو اُسکی طرف دیکھتا ہوا

پاؤں تو میرا جی چاہتا ہے کہ میں اُس شخص کی آنکھیں نکال لوں۔۔ مجھے۔۔ مجھے ہوا کا

بھی اُسے چھونا برداشت نہیں ہے پر وہ اب میرے رویے سے پریشان ہوتی ہے اور

جس عمل سے وہ اس وقت گزر رہی ہے میں اُسے پریشان کرنا نہیں چاہتا۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں نے ایک بار کہیں پڑا تھا کہ ماں کی کوکھ میں ہوتے ہوئے بھی بچہ اپنے ارد گرد کی

چیزوں کو محسوس کرتا ہے سنتا ہے اور میں اپنے بچے کو بالکل بھی محمد مصطفیٰ بنتے دیکھنا

نہیں چاہتا میں اس دُنیا میں دوسرا مصطفیٰ لانا نہیں چاہتا۔۔

کیا ہوا تھا محمد مصطفیٰ کہ ساتھ کیا آپ کچھ بتانا چاہیں گے۔۔

ڈاکٹر کہ سوال پہ شمول کی آنکھ میں مچلتے دو آنسو ٹپکے تھے اور وہ آنکھیں موندتا اپنے

بچنے کی رودا سنا تا اُس دن تک آپہنچا تھا جہاں کی ٹھنڈی بخ بستہ رات میں پارک میں

ٹھہرتے گیارہ سالہ مُصطفیٰ کو ایک لڑکا ٹکرایا تھا۔

میں اُس رات بہت ڈرا ہوا تھا پہلے وہ ٹرین حادثہ اور پھر ہڈیوں میں گھسستی سردی اور ہولناک رات یہ سب مل کر مجھ پہ خوف طاری کر رہی تھیں کہ تبھی اٹھارہ اُنیس سال کا ایک لڑکا جس کا نام مہران تھا وہ پارک سے گزرتا مجھ تک آیا اور مجھ سے یہاں اتنی رات میں ہونے کی وجہ پوچھنے لگا۔

میں اُس وقت اتنا خوفزدہ تھا کہ مہران مجھے کوئی بھوت لگا تھا پر وہ بہت نرمی سے مجھ سے میرے گھر کا پوچھنے لگا تبھی میں ڈر گیا کہ اگر اسے میرے گھر سے بھاگنے کا علم ہو اور یہ مجھے واپس چھوڑ آیا تو تب تب کیا ہو گا میرے ابا تو مجھے اس حرکت پہ جان سے مار ڈالیں گے۔

سو اُس پل مجھے جو سمجھ آیا میں بنا سوچے سمجھے بولنے لگا اور میں نے اُسے بتایا کہ یہاں پاس ٹرین حادثے میں میرے گھر والے مجھ سے پچھڑ گئے ہیں اور میرا کوئی نہیں بچا

--

میری کہانی سنتے اُسے یقین آیا نہیں پر ترس ضرور آگیا تھا۔

اُس کا گھر وہاں میاں چنوں میں تھا پر وہ کام لاہور میں کرتا تھا وہ مجھے اپنے ساتھ گھر لے گیا اور پھر دو دن بعد وہاں لے گیا جہاں وہ کام کرتا تھا۔

اور جس جگہ وہ مجھے لے آیا وہ کوئی اور نہیں ہیرامنڈی تھی۔ وہ مجھے لاہور کہ مشہور ریڈلائٹ ایریا میں لے آیا تھا میں گیارہ سال کا تھا جو کبھی اپنی ماں کی گود سے ہی نہیں نکلا تھا اور اب اچانک سے یوں ایسی جگہ پہ مجھے وقت لے آیا تھا۔

ہم شام کو وہاں پہنچے تھے وہاں کی گلیاں بہت گندی اور رش والی تھیں اور وہاں کہ لوگ نہایت عجیب سے تھے میں اُن آوازوں اور شور میں کان لپیٹے اُس کا ہاتھ پکڑے ایک کوٹھے پہ آپہنچا جہاں پہلے مجھ سے پھول بیچنے اور پھر کچھ وقت بعد وہاں آئے لوگوں کی خدمت کا کام ملا میں نے چار سال وہاں کس قسم کا ماحول دیکھا وہ آپ سمجھ سکتی ہیں مجھے وہاں رہتے مرد اور عورت دونوں صنفوں سے نفرت ہوگی تھی لیکن اُس جگہ کہ علاوہ میرا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا مجھے اپنے ہوش سنبھالنے تک وہیں رہنا تھا۔

پر پھر ایک دن وہاں آئے ایک گاہک کا دل مجھ پہ آگیا۔

اپنی بات کہتے کہتے شمول کہ گلے میں نمی اٹکی تھی۔۔

شموئیل کو غائب ہوئے گھنٹے سے اوپر ہو چکا تھا۔۔

اور فرال مختلف قسم کہ واہموں میں گھری اُسکے انتظار میں بیٹھی بوتیک میں ہی موجود تھی۔۔

کہ کچھ دیر بعد وہ سب بھی جانے کہ لئیے اٹھ کھڑی ہوئیں۔۔

اچھا پھر فرال کافی دیر ہوگی ہے اب ہم سب بھی نکلتی ہیں اُن سب کو بھی جانا دیکھ فرال مزید پریشان ہوئی تھی۔۔

ویسے تم کیسے جاوگی فرال شموئیل بھائی کا ویٹ کروگی یا پھر ایسا کرو کہ ہمارے ساتھ ہی چلو۔۔

آرزو کہ سوال پہ فرال مزید کشمکش میں اُلجھی کچھ سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا کہ کیا کرے یہاں رُکے یا ان کہ ساتھ نکل جائے پراگرائے ساتھ جانے پہ شموئیل غصہ ہوایا۔۔ یا اگر اُس نے حارب کی وجہ سے گھر پر پھر سے مار پیٹ کی۔۔ یہ سب سوچتے اُسکے ہاتھ پیر

پھولنے لگے تھے۔۔

بتاؤ بھی فرال تم تو کھو ہی گی ہو۔۔

اپنے انتظار میں کھڑی آرزو کو دیکھتے فرال نے ایک لمبی سانس بھرتے اور خود کو نارمل کرتے ہوئے اُنہی کہ ساتھ گھر جانے کی حامی بھری اور گھر کہ لئیے نکل آئی۔۔

بلڈنگ میں پہنچتے وہ تھرڈ فلور تک لفٹ میں آئی تھی جہاں پر ایک فلیٹ میں شمول کہ سارے میوزک وغیرہ کا سسٹم تھا پر وہاں بھی لاک دیکھتے وہ دل ہی دل میں ورد کرتے اُوپر فلور کی سیڑھیاں چڑھنے لگی۔۔

پر یہ کیا وہاں بھی لاک تھا فرال نے اپنے پاس موجود چابی سے لاک کھولا نا وہ نیچے تھا اور نا ہی یہاں نا جانے اب وہ کہاں تھا اور واپسی پہ اُسکا کیا حال بنانے والا تھا مختلف سوچوں میں گھرے وہ ہاتھ میں پکڑی فائلز لئیے لاکر میں رکھنے کو بڑھی۔۔

فائلز رکھتے اُسکا ہاتھ لگنے سے ایک ڈائری گرگی تھی اور اُس سے نکلی تصویر اُسکے پیروں میں پڑی تھی۔۔

جسے تجسس میں گھرتے فرال نے اٹھایا وہ تصویر کسی پندرہ سولہ سال کہ لڑکے کی تھی جو

ہو بہو شمول کی کاپی تھا کیا یہ تصویر شمول کی ہے یا اسکے کسی بھائی کی تصویر لئیے وہ بیڈ
 پہ بیٹھی ڈاڑھی کھولنے لگی جس کہ پہلے صفحے پہ بڑا بڑا "محمد مصطفیٰ" ولد "ہارون چوہان"
 لکھا تھا۔۔۔

پھر۔۔

پھر کیا ہوا مصطفیٰ؟؟

اُس رات مجھے جس شخص کہ ہاتھوں بیچا گیا وہ بیس بائیس سال کا کوئی لڑکا تھا جو دیکھنے
 میں کسی افریقن شخص جیسا تھا۔۔

میں نے آج تک وہاں سے بہت سی لڑکیاں جاتی دیکھی تھیں پر آج پہلے بار کوئی لڑکا
 فروخت کیا گیا تھا جو کہ خود میں ہی تھا۔۔

اُس وقت میری حالت ایسی تھی کہ۔۔ میں بالکل سُن پڑ گیا تھا میری زبان اور ٹانگیں
 میرا ساتھ چھوڑ گئی تھیں میں ایک بچہ تھا اور وہاں رہتے بخوبی جان چکا تھا کہ اُسکا مطلب
 کیا ہے مجھ سے۔۔ (یہ سب بتاتے شمول کو ٹھنڈے پسینے آنے لگے تھے ایسا لگ رہا تھا

کہ جیسے وہ آج پھر اسی گلی میں پہنچ آیا ہو) وہ میرا ہاتھ پکڑے تنگ و تاریک سیڑھیاں اترنے لگا اور میں۔۔ میں اُسکے ساتھ کسی چابی والے کھلونے کی طرح چلتا گیا سیڑھيوں سے اترتے وہ پان لینے کھڑا ہو گیا جبکہ میں آنسو بھری پتھرائی آنکھوں سے اپنے ارد گرد فرار کی جگہ ڈھونڈنے لگا جس طرف میں کھڑا تھا وہاں کافی اندھیرا تھا اس سے پہلے کہ میں وہاں سے بھاگتا کسی نے میرے منہ پہ ہاتھ رکھتے پیچھے کو گھسیٹا میں اس قدر شاک میں تھا کہ اپنے ہوش ہی کھو بیٹھا تھا۔۔

اور اُسکے بعد (شموئیل نے ایک آہ بھرتے مزید بتانا شروع کیا) اُسکے بعد جب میری آنکھ کھلی تو میں نے اپنا آپ ماسٹر طفیل کہ گھر پایا۔۔

ماسٹر طفیل اُس کو ٹھے پہ گانا سیکھاتے تھے اور میری جان بچا کر وہ مجھے اپنے گھر لے آئے تھے اُنکے گھر پہ اُن کے سوا اور کوئی نہیں تھا اُنکی بیوی فوت ہو چکی تھی اور کوئی اولاد نہیں تھی۔۔

پراگلے ہی دن وہ مجھے اُن سب سے بچانے کہ لئیے لاہور سے نکالتے سرگودھالے گئے وہاں اُنکا آباؤ مکان تھا۔۔

وہ شخص میرا کچھ نہیں لگتا تھا لیکن وہ میری زندگی بچانے کی خاطر خود کو خوار کر رہا تھا

مجھے سرگودھالانے کے بعد انہوں نے ایک سرکاری سکول میں میرا داخلہ کروا دیا اور خود مزدوری کرنے لگے۔۔

وہاں آنے کے بعد میرا اندر باہر سب بدل گیا تھا وہ مصطفیٰ جسے سکول جا کر ہمیشہ مار پڑتی تھی اب وہ جیسے تیسے سبق یاد کر لیتا تھا۔۔ مجھے خود پہ حیرت ہونے لگی تھی کہ اب ایسا کیوں ہوا میں وہ تھا جو سب یاد کر کے سکول جاتا تھا پر سب ذہن سے نکل جاتا تھا اور اب اب مجھے یاد رہنے لگا تھا مجھے خود پہ حیرت ہوتی تھی کہ ایسا کیوں ہوا شاید۔۔ شاید تب میں اپنے ماں باپ کے جھگڑوں کی وجہ سے اپنے بابا کی سختی وجہ سے ذہنی دباؤ کا شکار تھا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews --

پر خیر جو بھی تھا وہاں رہتے میں نے زندگی کے نئے رنگ دیکھے تھے وہاں میں نے بھوک اور غربت دیکھی پر اس اب کہ باوجود میرا اندر مطمئن تھا وہاں میرا باپ نہیں تھا جو مجھے مار مار کے ایک کامیاب انسان بنانا چاہتا تھا اور نا ہی وہ قاری صاحب جو میری دُھلائی کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے تھے۔۔ وہاں تنگی تھی پر ذہنی سکون تھا وہاں مجھے اپنی ماں کی چیخیں سنائی نہیں دیتی تھیں اور نا ہی مجھے انہیں پٹتے ہوئے دیکھنا پڑتا تھا

--

پر خیر میں اُس سب سے نکل آیا تھا ماسٹر طفیل اپنا ہنر مجھ میں منتقل کرنے لگے تھے
 آواز میری ہمیشہ سے ہی اچھی تھی باقی ماسٹر طفیل کی بدولت گانا سیکھنے کے ساتھ ساتھ
 اپنا میٹرک مکمل کیا اور پھر سترہ سال کی عمر میں میں نے ایک میوزک کمپنیشن میں
 حصہ لیا اور وہاں جانے کے بعد میری زندگی بدل گئی مجھے ہر جگہ کامیابی ملی اور آج میرا
 ایک بڑا نام ہے۔۔

آنکھیں بند کیئے چہرے پہ کرب کہ احساس سجائے وہ اپنی زندگی کی کہانی شارٹ کٹ
 میں سُناتا اُس سب سے باہر نکل آیا تھا۔۔

ہممم ہاتھ میں پکڑی ڈائری پہ کچھ لکھتی ڈاکٹر نے ہنکار بھرتے مزید پوچھا۔۔

کیا آپ کو لگتا ہے کہ آج بھی آپ کے پیرنٹس کہیں آپکی زندگی پہ اثر انداز
 ہوتے ہیں مطلب آپکی وائف کے ساتھ کیسا تعلق ہے آپکا۔۔

(وائف کہ ذکر پہ اُسکے ذہن میں فرال کا عکس اُبھرا تھا جسے وہ کی گھنٹے سے فراموش کیئے
 ہوئے تھا)۔۔ اوہ مائی گاڈ۔۔

کیا ہوا آپ ٹھیک ہیں محمد مصطفیٰ۔۔

وہ ایکچولی مجھے اپنی بیوی کو کہیں سے لینا تھا میں پھر آونگا اپنی ہی کہتے وہ تیزی سے
دروازے کی جانب لپکا تھا۔۔۔

بھلا وہ فرال کو کیسے بھول گیا۔۔

شروع سے آخر تک مصطفیٰ کی کہانی پڑتے کئیں بار فرال کی آنکھیں بھیگی تھیں۔۔

آج شموئل کہ رویہ کی وجہ اُسکے سامنے کھل کہ آگی تھی۔۔

اُسکے غصہ اور شدت پسندی کہ پیچھے اُسکے بچپن کہ اذیت ناک دن تھے۔۔

فرال ڈائری ہاتھ میں پکڑے شموئل کہ لئیے دُکھی تھی۔۔

میں نے تمہیں غلط سمجھا کبھی بھی تمہارے رویہ کہ پیچھے موجود وجہ جاننے کی کوشش

نہیں کی پر اب۔۔ اب میں تمہاری ہیلپ کرونگی اس سب سے نکلنے میں اس سب کو

بھلانے میں۔۔ وہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھی کہ تبھی فلیٹ کا دروازہ کھلنے کی آواز

آئی جس پہ فوراً ہی اُس نے ہاتھ میں پکڑی ڈائری بیڈ کہ نیچے پھینکی اور بھاگتے دل کو

سنجالتی باہر نکل آئی۔۔

کمرے سے باہر نکلتی فرال کو دیکھتے شموئل اُسکی جانب لپکا تھا۔ جبکہ اُسے یوں اپنی طرف آتا دیکھ وہ آنکھیں میچ گی تھی کہ اب خیر نہیں ہے فرال۔۔

پر وہ بنا کچھ کہے اُسے خود میں بھینچ گیا تھا ایم سو سوری میں لیٹ ہو گیا مجھے تمہیں یوں چھوڑ کر نہیں جانا چاہیے تھا ایم ریلی سوری فرال۔۔

شموئل کہ منہ سے نکلے الفاظ فرال کو حیرت میں ڈال گئے تھے کم از کم وہ اس طرح کہ رویہ کی اُمید نہیں کر رہی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم آئی کیسے ہو؟؟

وہ۔۔ وہ مجھے آرزو نے ڈداپ کر دیا تھا۔۔

اوکے فرال جو اُسکے رینکشن کو لیکر ڈر رہی تھی اب کافی حد تک ریلیکس ہو چکی تھی تم نے کھانا کھایا؟؟

نہیں وہ میں تمہارا ویٹ کر رہی تھی۔۔

چلو آج کہیں باہر کھانا کھاتے ہیں۔۔

اپنے اندر کی کھولن آج پہلی بار کسی اور سے شیئر کرتا وہ کچھ پُر سکون تھا اور اُسکے چہرے کا اطمینان فرال کہ لئیے تسلی بخش تھا۔۔

دن گزرنے لگے تھے۔۔

بظاہر سب صحیح دیکھائی دے رہا تھا۔۔ شموئل کی محبت دن بادن بڑھ رہی تھی پر اُس میں موجود شدت کہیں کھو گی تھی۔۔

وہ ہر طرح سے فرال کا خیال رکھ رہا تھا جبکہ دوسری طرف فرال شموئل کہ پچھلے روپے کو بالکل فراموش کرتی اپنے کام میں مصروف ہو چکی تھی شموئل اُسے کسی بات سے نہیں روک رہا تھا اور وہ اُس سب کا اکثر غلط فائدہ اٹھانے لگی تھی۔۔ وہ اب مکمل طور پہ پہلے والی ambitious فرال بن چکی تھی جسے اپنا برینڈ اور نام بنانا تھا جہاں اُسکی محنت رنگ لار ہی تھی وہیں شموئل کا نام بھی اُسے کافی فائدہ دے رہا تھا۔۔

فرال نے جہاں اپنے کام میں خود کو مصروف کر لیا تھا وہیں شموئل بھی اپنے اندر کہ غبار کو خود میں بھرتا اپنے ہی لئیے کتنی بڑی مشکل کھڑی کرنے والا تھا فی الحال وہ یہ نہیں

جاننا تھا۔۔

(دو ماہ بعد...)

فرال کی فیملی آج فرال کہ ہی گھر پہ انوائیٹڈ تھی اور سب ہنسی خوشی شموئل کی بنائی ڈشز سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔۔

ویسے شموئل ماننا پڑے گا تم مجھ سے زیادہ اچھا کھانا پکالتے ہو۔۔

تھینک یو انکل بس کبھی کبھار شوقیہ بنالیتا ہوں۔۔

فرال کو بھی کچھ سکھادو شموئل۔۔ زینب کہ کہنے پہ شموئل سے پہلے حیدر بولے تھے

فرال آپکی ہی بیٹی ہے جیسے اتنے سالوں میں میں آپکو کچھ سیکھا نہیں سکا ویسے یہ کام

شموئل کہ لئیے بھی کافی حد تک ناممکن ہے۔۔ حیدر کی بات پہ سب ہنسنے لگے تھے۔۔

ایسے ہی خوشگوار موڈ میں کھانا کھانے کہ بعد شموئل اور حیدر میچ لگائے کافی پینے لگے۔۔

جبکہ فرال زینب کہ ساتھ اندر کمرے میں آگئی تھی۔۔

ماما آپکی کب کی فلائٹ ہے پھر؟؟

پرسوں صبح کی ہے بیٹا۔۔

میں بہت مس کرونگی آپ سب کو۔۔

ہم بھی بیٹا ویسے اگر سچ بتاؤں فرال تو اس حالت میں تمہیں چھوڑ کر جانے کو میرا دل نہیں مان رہا پر پچھلے دو سالوں سے حج کی درخواست دی ہوئی تھی ہم نے۔۔

پلیز ماما آرام سے جائیں اور میرا مت سوچیں شمول ہے نامیرے پاس اور وہ بہت خیال رکھتا ہے میرا اور ان چند ماہ میں میں نے جو تبدیلی اس میں دیکھی ہے وہ بہترین ہے۔۔

اگر تم کہو تو فرال ان کو چھوڑ جائیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نہیں ماما ایسے بلاوے روز روز نہیں آتے اور میری ٹینشن مت لیں ایسے گنہ جانیگا مہینہ ویسے بھی بہت بڑی رہتی ہوں میں وقت گنہ نے کاپتہ بھی نہیں چلے گا۔۔

فرال نے اُنکے کندھے پہ سردھرتے اُنہیں تسلی دلوائی۔۔

اور ہاں بہت زیادہ دُعا کرنی ہے آپ نے میرے لئے۔۔

اچھا کیا دُعا کروں اپنی بیٹی کہ لئے فرال کا ہاتھ سہلاتے اُنہوں نے پوچھا۔۔

آپ نے اللہ سے کہنا ہے کہ جیسی میری بیٹی کی زندگی چل رہی ہے ہمیشہ ویسی ہی رہے

اور میں ہمیشہ اتنی ہی خوش رہوں۔۔

ہاں کیوں نہیں انشاء اللہ میری بیٹی کی زندگی کی خوشیاں ہمیشہ یوں ہی برقرار رہیں گی۔۔

آج پھر شموئل ڈاکٹر کے سامنے ویسے ہی خود کی پہچان چھپائے ہوئے سر تھامے بیٹھا تھا۔۔

آپ ٹھیک نہیں لگ رہے محمد مصطفیٰ۔۔

ہاں میں ٹھیک نہیں ہوں۔۔

کیا آپ اپنی پریشانی سنیر کرنا چاہیں گے۔۔

میں نے اُس دن آپ کو بتایا تھا کہ اپنی زندگی کہ کی سال میں نے ایک کوٹھے پہ گنہارے ہیں۔۔

وہاں کا منظر اور وہاں پہ موجود حوس کہ ماروں کو دیکھنے کہ بعد میں نے فیصلہ کیا تھا کہ جب۔۔ جب بھی کبھی میں شادی کرونگا تو اپنی بیوی کو اس طرح کہ لوگوں کی پہنچ سے بے حد دور رکھوں گا۔۔

اور میں نے ایسا کیا بھی میں شادی کہ بعد اُسے بہت دور سب کی پہنچ سے دور لے گیا پر وہ میری موجودگی اور میری محبت کی شدت سے گھبرانے لگی تھی میں نے ہر طرح پیار سزا مار غصہ ہر طریقہ اپلائے کیا پر وہ مجھے سمجھنے کہ بجائے مزید دور ہونے لگی پھر مجھے احساس ہوا کہ میں اُسے کھودونگا۔۔

اور اب میں اُس سے اُسی طرح کہ شوہر کا ڈرامہ کر رہا ہوں جیسا وہ چاہتی تھی پر یہ سب بہت مشکل ہوتا جا رہا ہے میرے لئے اپنے اندر کہ غصہ کو دباتے دباتے میں تھکنے لگا ہوں میری برداشت ختم ہونے لگی ہے۔۔

میں نے اُسے خوش رکھنے کہ لئے کام کی اجازت بھی دی میں اُسکی ڈریسنگ پہ بھی اب کچھ نہیں کہتا نافرینڈز سے ملنے پر نا مجھے اگنور کرنے پہ۔۔ پر اب اب اور نہیں ہوتا مجھ سے اس سے پہلے کہ میرے اندر کالا وہ پھٹے.. i need ur help.

دیکھیں مصطفیٰ اینگریٹوز ہوتے ہیں اس سب کہ لئے ہم آپکو تھیرپی کہ ساتھ ساتھ کچھ میڈیسنز suggest کریں گے۔۔

ویٹ ویٹ میڈیسنز آپ مجھے پاگل سمجھتی ہیں کیا جو ہوں دو انیاں دیں گی وہ غصہ سے چلاتا ہوا اٹھا تھا۔۔

نہیں نہیں آپ غلط سمجھ رہے ہیں۔۔

میں بالکل صحیح سمجھ رہا ہوں میں یہاں اپنے مسائل بتا کر انکا حل چاہتا ہوں یہ نہیں کہ
آپ مجھے پاگل ثابت کرنے میں لگی رہی۔۔

مصطفیٰ دیکھیں آپ۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی مصطفیٰ ٹیبل کو ٹھوکر مارتا زور سے دروازہ بند کرتے ہوئے
باہر نکل گیا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رات کہ بارہ بج رہے تھے شموئل نیچے کہ بنے فلیٹ میں موجود تھا جبکہ اپنے بیڈ روم
میں لیپ ٹاپ پہ کوئی کام کرتی فرال اپنی کمر سیدھی کرتی کاویج سے اٹھتی تھکی ہوئی بیڈ
پر ڈھے گی تھی۔۔

کام دن بادن بڑھ رہا تھا اور اپنی حالت کہ سبب وہ تھکنے لگی تھی۔۔

لائٹ آف کرتے اور آنکھیں موندے کچھ وقت ہی گزرا تھا کہ جب اُسے اپنے بالوں
میں سرسراتی مانوس سی انگلیاں اور اپنے گرد سختی لیا حصار محسوس ہوا۔ اُسکا حصار اُس

کی اتنے بدلنے کہ بعد آج بھی ویسا ہی تھا۔۔

فرال۔۔

ہممم۔۔ تم نے بہت کام پھیلا لیا ہے کچھ ریسٹ دو خود کو اتنا مت تھکا و میری جان۔۔

تم نہیں جانتے شمول یہ سب میرا شوق نہیں جنون ہے میں اپنے آپکو بہت آگے دیکھنا

چاہتی ہوں۔۔۔

وہ سب تو ٹھیک ہے فرال پر تمہاری کنڈیشن ایسی نہیں ہے کہ تم خود پر اتنا لوڈ ڈالو۔۔

یہ سب چھوڑو تم بتاؤ کیا کر رہے ہو آجکل (اس سے پہلے کہ وہ بحث کرتے اور بات دور

تک نکلتی فرال نے بات ہی بدل دی تھی۔۔)

ہاں یاد آیا میرے تو بالکل ذہن سے ہی نکل گیا تھا

کل ایک پارٹی ہے جہاں ہم انوائٹڈ ہیں۔۔

کیا پارٹی نہیں یا مجھے نہیں جانا اس حال میں لوگوں کہ سامنے مجھے بہت عجیب لگتا

ہے۔۔

یہ پارٹی کافی امپورٹنٹ اور کافی ڈیسنٹ ہے ورنہ میں کبھی جانے کونا کہتا۔۔

پر میں تمہارے ساتھ فی الحال کہیں جانا نہیں چاہتی نظریں جھکائے وہ اُس بات کا اعتراف کر گئی تھی جو کی دُنوں سے اُسکی سوچ کا محور تھی۔۔

میرے ساتھ کیا مطلب؟؟

تم خود کو دیکھو شمول اور مجھے میرا ویٹ بڑھ رہا ہے اتنا عجیب لگتا ہے اپنا آپ تمہارے سامنے مجھے۔۔

وہ حیران ہوتا اُسکی بات سُن رہا تھا۔۔

تم خود دیکھو میرا کلر اتنا ڈارک ہو رہا ہے میری باڈی شیپ اتنی خراب ہو چکی ہے اور یہ ڈارک سر کلز کبھی کبھی تو میں سوچتی ہوں کہ کہیں تمہارا دل ہی نانتگ پڑ جائے مجھ سے۔۔

میری اتنی محبت اور دیوانگی کہ بعد تم ایسا سوچ سکتی ہو یقین نہیں آ رہا مجھے۔۔

تمہیں پتہ ہے اُس دن جب تم مجھے لینے آئے تھے اور ایک لڑکی نے سیلفی لی تھی جو وائرل ہو گی تھی اُسکے نیچے کمنٹس دیکھے تھے تم نے؟؟

آجکل وہ ہر بات فیل کرنے لگی تھی اور اب بھی اُس سب کا ذکر کرتے وہ رو پڑی

تھی۔۔

اے ششش تم رو کیوں رہی ہو لوگوں کا تو کام ہے وہ کچھ بھی کہتے ہیں پر تم میری طرف دیکھو اور صرف مجھے ہی دیکھو لوگ کیا کر رہے ہیں یا کیا کہتے ہیں یہ ہمارا سر درد نہیں ہے تم میری بیوی ہو اور میرے لئے سب کچھ ہو اور میرا پیارا اتنا ہلکا نہیں ہے کہ تمھاری ظاہری تبدیلی کہ ساتھ بدلتا جائیگا۔۔

کیا تم واقعی میں اتنا چاہتے ہو مجھے؟؟

تم نے میری محبت کی انتہاء دیکھی ہی کب ہے میں اس پوری دُنیا کو چھوڑ سکتا یوں تمھارے لئے۔۔

میں بھی مجھے فخر ہے تمھاری محبت پہ وہ اعتراف کرتے اُسکے سینے میں چہرہ چھپاگی تھی جبکہ اُسکے اعتراف پہ وہ اُسکا سر چومتے اُسے تھکنے لگا تھا۔۔

"جب یار کرے پرواہ میری۔۔

مجھے کیا پرواہ اس دُنیا کی۔۔

جگ مجھ پہ لگائے پابندی۔۔

میں ہوں ہی نہیں اس دُنیا کی۔۔"

کتنا لیٹ آئی ہو فرال میں کب سے انتظار کر رہی ہوں اپنے پار لڑ میں فرال کو آتا دیکھ
آرزو نے شکوہ کیا۔۔

بس یار وہ نکلتے نکلتے دیر ہو گی۔۔

اب جلدی جاو چینیج کر کہ او پھر تمہارا میک آپ سٹارٹ کروں۔۔

فرال کو چینیجنگ روم کی طرف بھیجتے وہ میک آپ نکالنے لگی۔۔

پر کچھ دیر بعد اُسے یو نہی باہر آتا دیکھ وہ حیران ہوتے پوچھنے لگی۔۔

کیا ہوا واپس کیوں آگی چینیج کیوں نہیں کیا؟؟

یار آرزو میں جلدی میں یہ ساڑھی اٹھلائی ہوں اور اسکا بلاوز بیک لیس ہے اپنی بات

بمشکل مکمل کرتے وہ رونے لگی تھی۔۔

اُف روتومت۔۔

رو نہیں تو کیا کروں آدھے گھنٹے بعد شموئیل گاڑی بھیج دے گا اور اگر یہ پہن کر گی تو وہ
جان لے لیگا میری۔۔

تو پھر اب دوسرا ڈریس کہاں سے لائیں ٹائم بھی کم ہے۔۔

وہی ناب میں کیا کروں۔۔

اوکے تم رونا بند کرو اور یہی پہن آؤ۔۔

تم شموئل کو نہیں جانتی وہ میری جان لے لیگا۔۔

اوہ ہویا تم ٹینشن مت لو میں تمہیں اتنے اچھے سے کور کرونگی کہ کچھ دکھے گا ہی نہیں

Are u sure...

100% sure..

آرزو کی بات پر وہ وہی ساڑھی اٹھائے ایک بار پھر سے اندر کی جانب بڑھ گی۔۔

وائٹ ساڑھی اور سلور ستاروں سے جگمگ کرتا بلاوز پہنے وہ باہر آئی تھی چلو اب جلدی

بیٹھو۔۔

فرال کو میک آپ کرنے کہ بعد وہ اُسکے بالوں میں اکسٹینشنز لگاتے اُسکے بیک کو کور کر رہی تھی۔۔

یہ دیکھو فرال سب کور ہو گیا۔۔

ہاں یار یہ تو ہو گیا۔۔

اب بس خیال رکھنا کہ بال ایسے ہی کمر پہ پھیلے رہیں۔۔

تھینکس آرزو آج تم ناہوتی تو نا جانے کیا ہوتا۔۔

آرزو سے ملنے اور شکریہ کہ بعد وہ شموئل کہ بھیجے ڈرائیور کہ ساتھ وینیو پہ آپہنچی۔۔

فرال شموئل کہ بعد وہاں پُہنچی تھی جبکہ بلیک ڈنر سوٹ میں ایک شان کہ ساتھ کھڑا

شموئل ایک سائیڈ پہ اپنے کچھ کو لیکرز کہ ساتھ کسی بات پہ ہنس رہا تھا۔۔

کہ تبھی اُسکی نظر سامنے سے آتی فرال پہ پڑی جو ایک حسین ساڑھی پہنے ہوئی تھی اور

جس میں اُسکا فیکر بالکل بھی نمایاں نہیں ہو رہا تھا جو کچھ دیر قبل اس سوچ میں گم تھا کہ

نا جانے وہ کیا پہن آئے اب اُسے اُس ڈریس میں دیکھتا وہ خوش اور مطمئن ہوا تھا۔۔

اپنے ساتھ کھڑے لوگوں سے ایکسکویز کرتا وہ تیزی سے فرال تک پہنچا۔۔

وہ پاکستان میں آج پہلی بار ایز کیل کسی پارٹی میں آئے تھے فرال کہ پاس پہنچتے اُس نے اپنا بازو فرال کی کمر کہ گرد پھیلا یا اور اُسے لیتے آگے بڑھنے لگا۔۔

فرال جو کافی کانشس تھی شمول کہ ساتھ ہونے پہ اب کافی ریلکس دکھائی دینے لگی تھی۔۔

وہ اُسے لیتا ایک طرف پہنچا اور کچھ لیڈیز سے اُسکا تعارف کروانے لگا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
مسزہانیہ میٹ مائی وائف فرال۔۔
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اوہ یہ ہے تمھاری وائف وہ خوشی سے چمکتے ہوئے فرال کہ گلے آگئی پر جیسے ہی وہ دور ہوئی فرال کہ بال اُس کے بریسلٹ میں اُلجھ گئے تھے۔۔

اپنی بیک لیس بلاوز کی فکر بھلائے وہ سارے بال ایک سائیڈ پہ کرتی اُسکا بریسلٹ اپنے بالوں سے نکالنے میں ہیلپ کرنے لگی۔۔

جب کہ ساتھ کھڑے شمول نے اُس کی برہنہ کمر کو دیکھتے اپنی آنکھوں کا رنگ بدلا تھا۔۔ یہ رنگ آج کافی عرصہ بعد اتنی شدت سے چھلکا تھا جیسے اپنے ساتھ سب بہا

لے جانے آیا ہو۔۔

شموئل بنا فرال کی حالت کی پرواہ کیسے اُسے گھسیٹتا ہوا سیڑھیاں چڑھ رہا تھا۔۔

جبکہ فرال کی مسلسل بلند ہوتی صداؤں پر کئیں لوگوں نے دروازے سے سر نکال کر باہر دیکھا تھا پر کسی نے بھی پرانے پھڈے میں پڑنے کہ بجائے خاموشی سے تماشہ دیکھنا ہی بہتر سمجھا۔۔

شموئل فرال کو گھر لے جانے کہ بجائے تیسری منزل پہ موجود اپنے میوزک سٹوڈیو میں لے آیا تھا (وہاں کی دیواریں ساؤنڈ پروف تھیں اور یہی بہتر تھا)۔۔

فرال کو اپارٹمنٹ کہ اندر دھکیلتے شموئل نے لاک لگایا تھا شموئل کہ بنا دیکھے دھکیلے جانے پہ وہ دروازے کہ ساتھ رکھے گئے کونسول سے ٹکراتے ہوئے کانچ کہ کچھ ڈیکوریشن پیسز اپنے ساتھ لئیے نیچے گری تھی جو ٹوٹنے کہ باعث اُسکی ہتھیلیوں میں کھب گئے تھے۔۔

پروہ بنا اُسکی جانب دیکھے پیچھے سے ہی اُسکے سر کہ بالوں سے اُسے پکڑتا ہوا اندر بڑھا

تھا۔۔

اور اب وہ دونوں اُس کمرے میں موجود تھے جس کمرے کو شموئل نے اپنے دوستوں
کہ ساتھ مووی انجوائے کرنے کے لئے ایک سینما کی طرح سے سیٹ کرتے ہوئے
مووی روم بنایا تھا۔۔

تمھاری ہمت کیسے ہوئی اس قسم کا بیہودہ لباس پہن کر آنے کی؟؟ وہ منہ سے کف
اُڑاتے چنگھاڑنے لگا۔۔

شموئل میں۔۔ میں تمہیں کب سے کہہ رہی ہوں کہ غلطی سے یہ ڈریس اُٹھا کر میں
لے گی تھی دیر ہو رہی تھی تبھی ڈریس چینج نہیں کر پائی۔۔

پر تم یہ بھی تو دیکھو میں نے اچھے سے سب کو رکھا تھا۔۔ (منمناتے ہوئے دلیل دیتی وہ
رونے لگی تھی کیونکہ اس پل اُسے جتنا خوف شموئل سے محسوس رہا تھا شاید ہی کسی
سے کبھی محسوس ہوا ہو)

جبکہ اُسکی بات کا کوئی اثر لئیے بغیر شموئل نے اُسکا چہرہ دبوچتے ہوئے مزید کہا۔۔

غلطی۔۔ تم اسے غلطی کہتی ہو؟؟ ایسے نیم برہنہ ہو کر کسی آوارہ طوائف کی طرح اپنا

جسم دیکھاتی مردوں کو لبھانا چاہتی تھی تمہاں۔۔

اپنے منہ کو چھڑواتی فرال کہ اندر یہ الفاظ آگ لگا گئے تھی اور تبھی فرال نے ایک طیش کہ عالم میں شمول کو پیچھے دھکیلتے ایک طمانچہ اُسکے منہ پہ جڑ دیا تھا۔۔

تم۔۔ تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی یہ الفاظ کہنے کی میں بیوی ہوں تمہاری اور تم مجھے ایک طوائف سے ملا رہے ہو؟؟

فرال کہ تھپڑ پہ کچھ پل کو وہ خاموش ہوا تھا پھر سے وہ اُسی طرح غضبناک ہوتے گویا

ہوا۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم نے مجھ پہ اپنے شوہر پہ ہاتھ اٹھایا فرال وہ دانت پیستے ایک بار پھر سے اُسکی گردن دبوچنے کو آگے بڑھا تھا پھر اس سے پہلے ہی وہ دونوں ہاتھوں سے پوری طاقت استعمال کرتے اُسے پیچھے کودھکیل گئے۔۔

تم جو چاہے مجھے کہو مجھے طوائفوں سے ملا اور میں چپ چاپ سہوں ایسا نہیں

ہوگا۔۔ نہیں ہوگا ایسا شمول۔۔

ایسا ہوگا ایسا ہی ہوگا فرال تم جب جب میری بات کی تردید کرو گی میری ذات کی نفی

کرو گی تو ایسا ہی ہو گا میرے جو جی میں آئیگا میں وہ کہو نگا اور تمہیں تمہارے کیئے کی سزا
دو نگا اور کچھ غلط نہیں کہا میں نے تم میں اور ایک طوائف میں کوئی فرق نہیں ہے وہ بھی
تمہاری ہی طرح لوگوں کو اٹریکٹ کرنے کے لئے اپنا جسم دیکھاتی ہیں۔۔۔

ایک بار پھر سے وہ الفاظ کسی تیزاب کی طرح اُس نے اُسکے چہرے پہ اُنڈیلے تھے۔۔۔

کرب سے آنکھیں میچتے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے فرال نے بھی اُس پہ بم پھوڑنا چاہا
جو بات وہ دبا لینا چاہتی تھی اب خود ہی عیاں کرنے کو تیار تھی۔۔۔

شاید تم صحیح کہہ رہے ہو ویسے بھی تم سے زیادہ طوائفوں کو کون جان سکتا ہے تم نے تو
خود اپنی زندگی کہ بہت سال کسی ایسے ہی کوٹھے پہ طوائفوں کہ بیچ گزارے ہیں ہے

نا۔۔

اب کی بار شموئیل کی باری تھی فرال کہ الفاظ تیزاب کہ چھینٹوں کی طرح اُسکی روح پہ
گرے تھے جس پہ وہ بلبلا اٹھا تھا۔۔۔

یہ۔۔۔ یہ۔۔۔ کیا بکواس کر رہی ہو تم۔۔۔

تمہارے لہجے کی لڑکھڑاہٹ میری بکواس کی تصدیق کر رہی ہے شموئل۔۔۔

تمہیں کس نے کہا یہ۔۔

کس نے بتایا تمہیں یہ سب وہ چیختا ہوا بنا اُسکی مزاحمت کی پرواہ کیسے اُسکی گردن دبوچے
اُس پہ زور ڈالنے لگا۔۔

چھوڑو مجھے۔۔ چھوڑو جنگلی انسان۔۔ (بمشکل بولتی وہ خود کو بچانے کی خاطر اُسکی شرٹ
کھینچتے ہوئے کی بٹن توڑ گئی تھی۔۔)

تم بتاؤ۔۔ تمہیں کیسے پتہ یہ سب۔۔

تمہاری ڈائری۔۔ ڈائری پڑھی میں نے اپنی گردن پہ بڑھتے زور کو برداشت کرتے
بمشکل وہ اتنا ہی کہہ پائی تھی۔۔

فرال سے ملتے جواب پہ وہ اُسکی گردن چھوڑتے دور ہوا جبکہ فرال مسلسل کھانتے
ہوئے اپنی سانس ہموار کرنے لگی۔۔

ہاں رہا ہوں میں رہا ہوں میں ایک ریڈلائٹ ایریا میں تو کیا کر لوگی اس سب کو استعمال
کر لوگی میرے خلاف چیچ۔۔ پر شاید تم یہ بھول رہی ہو کہ میں ایک مرد ہوں اور اس
معاشرے میں مردوں کو سوخون بھی معاف ہوتے ہیں سمجھی تم۔۔

آنکھوں میں تحقیر لئیے وہ اُس پہ ہنسنے لگا تھا۔ تمہیں کیا لگا تم مجھے یہ سب بول کر زیر کر لوگی نہیں فرال تمہیں تمہاری اس بیہودگی کی سزا ضرور ملے گی۔۔

"تمہیں چاہیں گے جب چھن جاوگی تم۔۔"

ابھی ہم تم کو ارزاں پارہے ہیں۔۔"

سزا کہ لفظ سنتے اُسکی روح کانپی تھی سفید ساڑھی میں کھڑی ایکسٹینشنز لگے کھلے بال کھولے ہوئے فرال جسکا کاجل رونے سے کافی بگڑ گیا تھا ایک خوف کہ عالم میں اُس شخص کو دیکھنے لگی جو فی الوقت ہٹلر کا روپ دھارے ہوئے تھا۔۔

شموئیل کو خطرناک عزائم لئیے اپنی جانب بڑھتا دیکھ وہ دروازے کی جانب لپکی تھی پر اس سے پہلے ہی شموئل نے ہاتھ میں پکڑا لائٹ فرال کہ زمین پہ گھسیٹتے پلو پہ پھینکا تھا۔۔

اور شیفون کی وہ حسین ساڑھی بہت جلدی آگ پکڑ گئی تھی۔۔

آگ کو اپنے پلو پہ پھیلتا دیکھ وہ اُس دشمن جان کو پکارنے لگی تھی۔۔

شموئل۔۔

شموئل مجھے بچالو۔۔

(اپنے جلتے ہوئے پلو کو ہاتھ میں پکڑے خود سے دور کرتے وہ چلانے لگی تھی)

شموئل مجھے معاف کر دو شموئل۔۔

وہ چیختی ہوئی اُس آگ سے جان چھڑوانے کی بھرپور کوشش میں مصروف تھی جب
کمرے سے نکلتے شموئل نے اپنے لفظ کہے۔۔

Don't worry babe i will save u...

ایک فلائنگ کس اُچھالتے آگ سے لڑتی اُس لڑکی کو جس میں اُسکی جان بستی تھی یو نہی
چھوڑے وہ کچن کی جانب بڑھا تھا اور فریج سے پانی کی بوتل نکالتے اور منہ سے لگاتے
وہ خود کو نارمل کرنے لگا تھا۔۔

دوسری طرف سے آتی فرال کی چیخوں کی آواز اُسے سکون پہنچا رہی تھی تقریباً آدھی
بوتل پانی کی پینے کہ بعد وہ مزید دو بوتلیں نکالتا فرال کی جانب بڑھنے لگا تھا۔۔

پروہاں پہنچتے آسمان جیسے اُسکے سر پہ ٹوٹ پڑا تھا فرال کی ایکٹیشنز میں لگی آگ اُسکی پیٹھ

اور بالوں کو اپنی لپیٹ میں لے چکی تھی۔۔

اوہ شٹ۔۔ فرال۔۔ اُف میرے خُدا یہ کیا کر دیا میں نے پانی کی دونوں بوتلیں اُس پہ
اُنڈیلتے وہ چلانے لگا تھا پر وہ دو بوتلیں اُس بھڑکتی ہوئی آگ پہ دو بوندیں ثابت ہوئی
تھیں۔۔

آگ پہ کوئی اثر نا پڑتے دیکھ وہ گری ہوئی فرال پہ ایک نظر ڈالتے ہوئے اپارٹمنٹ سے
باہر کی جانب لپکا تھا۔۔

جہاں دو فلیٹ چھوڑ کر اُسے آگ بجھانے والا آلہ دکھا (portable fire
extinguisher) اُس لال رنگ کہ آلے کو پکڑتے وہ تیزی سے واپس اپنے
اپارٹمنٹ کی جانب لپکا۔۔

اور آلے کا رخ فرال کی جانب کرتے وہ بھڑکتی ہوئی آگ بجھاتے اُسے تسلی دینے
لگا۔۔

میں تمہیں بچا لوں گا تمہیں کچھ بھی ہونے نہیں دوں گا سب ٹھیک ہو جائیگا سب۔۔۔
"پل کیسا پل۔۔"

پل میں جائے بھسل۔۔

چاہ کہ بھی۔۔

پکڑ پاؤں نا۔۔"

آگ کو بجھانے کہ بعد وہ فرال کو دیوانہ وار آوازیں دیتا جگانے کی ناکام کوشش میں
مصروف تھا پراسے ٹس سے مس نا ہوتے دیکھ وہ اُسے اپنی بانہوں میں بھرتا باہر کی
طرف بھاگا۔۔

ہاسپٹل پہنچتے فرال کو سٹیچر پہ ڈالنے تک وہ مسلسل اُسے پکار رہا تھا۔۔

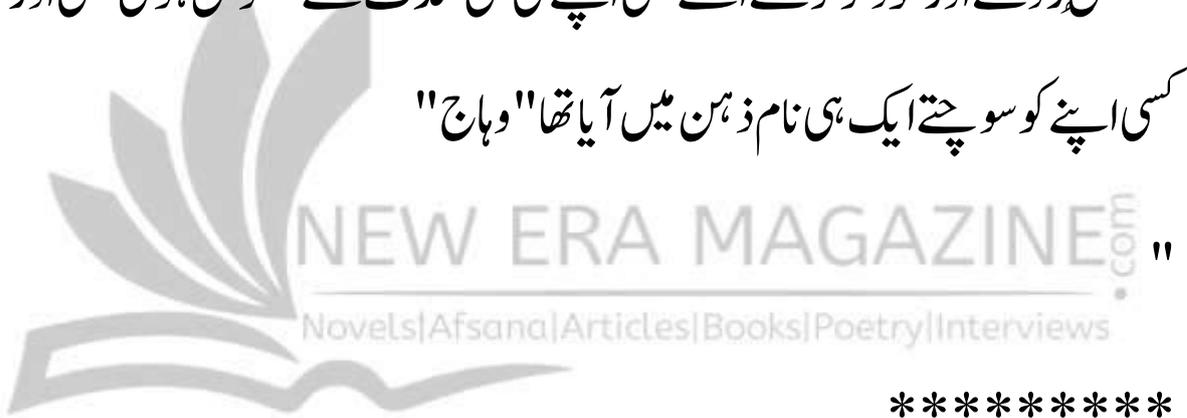
فرال اٹھو فرال دیکھو۔۔ دیکھو میں نے تمہیں بچا لیا میں نے ہمیشہ کی طرح تمہیں بچا لیا
ہے میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا۔ فرال تمہیں ٹھیک ہونا ہے تمہیں واپس آنا ہے
ورنہ اچھا نہیں ہوگا۔۔

بے سُدھ پڑی فرال کو وارنگ دیتا وہ بے حال سا شخص کہیں سے بھی مشہور زمانہ راک
سٹار نہیں دکھ رہا تھا جو اس وقت کھلے گریبان اور بکھرے بالوں کہ ساتھ اپنی زندگی کو

واپس پکار رہا تھا۔۔

ڈاکٹر زفر ال کو اندر لے گئے تھے جبکہ وہ دوزانوں بیٹھا اُسکی زندگی مانگنے لگا تھا۔
وہ ایسا نہیں چاہتا تھا وہ تو اُس منحوس ساڑھی کو جلانا چاہتا تھا پر شاید یہ بھول گیا تھا کہ وہ
اُسکے وجود پہ لپٹی ہوئی ہے۔۔

مسلسل روتے اور خود کو کوستے اُسے کسی اپنے کی کمی شدت سے محسوس ہوئی تھی اور
کسی اپنے کو سوچتے ایک ہی نام ذہن میں آیا تھا "وہاج"



شموئل کی ایک ہی کال پہ رات کہ دو بجے وہاج وہاں پہنچ چکا تھا اور اب شموئل کی پل
پل بدلتی حالت پہ مزید پریشان ہو رہا تھا جو کبھی رونے لگتا تھا اور کبھی غصے سے چیخنے
چلانے۔۔

اس سب کہ علاوہ چونکہ یہ ایک پولیس کیس تھا اس لیے صبح پانچ بجتے ہی پولیس ہاسپٹل
پہنچ چکی تھی اور اب شموئل کہ سر پہ کھڑی مختلف سوال کر رہی تھی۔۔

جو اندر مریض ہے وہ آپ کی کیا لگتی ہے؟؟ (سر پکڑے بیٹھے شمول کو دیکھتے ایک آفیسر نے سوال کیا۔۔)

بیوی ہے میری۔۔

کیا انہوں نے خود کشی کی ہے۔۔

نہیں بالکل نہیں وہ ایسا نہیں کر سکتی۔۔

تو پھر آگ کیسے لگی؟؟

وہ۔۔ وہ کچن میں تھی اور آگ لگ گئی۔۔

ہمم۔۔ ہم جائے وقوعہ کا دورہ کرنا چاہتے ہیں آپ چلیں ہمارے ساتھ۔۔

کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ میری بیوی اندر اتنی تکلیف میں ہے اور میں آپ کو دورے کرواؤں ہاں وہ غصہ سے کہتا اُس پولیس آفیسر کو دبوچنے لگا تھا پراس سے قبل ہی وہاج نے اُسے روک لیا۔۔

I am very sorry sir..

اسکی طرف سے میں معافی مانگتا ہوں آپ سے آپ تو دیکھ ہی سکتے ہیں بہت پریشان ہے

یہ اگر آپ کہیں تو میں لے چلتا ہوں آپکو۔۔

وہاں بیچ بچاؤ کروانا نہیں وہاں سے لے گیا تھا۔ اس وقت فرال کی اس حالت کا صرف وہاں اور شموئل ہی جانتے تھے فرال کہ پیرنٹس ابھی تک اس سب سے لاعلم تھے۔۔

وہاں کہ جاتے ہی وہ ایک بار پھر سے ICU کی دیوار سے ٹیک لگاتے فرال کہ نام کا ورد کرنے لگا تھا۔۔



"متاع جان۔۔"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میری جان ہے تو۔۔"

پولیس بلڈنگ میں پہنچ چکی تھی اور فلیٹ کو پورا دیکھنے کہ بعد بھی انہیں وہاں ایسے کوئی آثار نہیں ملے تھے کہ یہاں کوئی آگ لگی ہونا ہی کچن میں اور ناہی پورے اپارٹمنٹ میں کہیں کچھ غیر معمولی دکھا تھا۔

سب کچھ بالکل صاف سمٹا ہوئے دیکھنے کہ بعد وہ حیران ہوتے باہر آئے تھے۔۔

اور اب ارگرد کہ اپار ٹمنٹس کہ دروازوں میں کھڑے لوگوں سے سوال جواب کرنے لگے پولیس کہ سوال جواب پہ وہاں کہ لوگوں نے سارا معاملہ من و عن کہہ سُنایا کہ کیسے وہ اُسے یہاں گھسیٹتا ہوا لایا اور کیسے وہ اُسکی منتیں کرتی اُس اپار ٹمنٹ میں داخل ہوئی۔۔

پر اپار ٹمنٹ میں تو ہمیں کوئی شواہد نہیں ملے؟؟

یہاں پہ واقع ہوا بھی نہیں ہے سر آپ تھرڈ فلور پہ چلے جائیں وہاں بالکل اسی فلیٹ کہ

نیچے اُس لڑکے کا ایک اور اپار ٹمنٹ ہے یہ سب وہاں ہوا ہے۔۔

سب سے تفتیش کرتے اب پولیس شمول کہ دوسرے فلیٹ پہ اہم پنچی تھی ارد گرد

سے سُنی گی باتوں پہ وہاں بھی گھبرا گیا تھا جسے پہلے شمول کی بات صحیح لگ رہی تھی اب

وہ یقین سے کہہ سکتا تھا کہ اس سب میں شمول کا ہاتھ ہے۔۔

دروازہ کھولتے ہی کچھ کانچ کہ ٹکڑے اور چند خون کہ دھبے ملے تھے اور اُس سے آگے

ایک لائٹ اور جلی ہوئی راکھ۔۔

اور یہ سب چیزیں چیخ چیخ کہ الگ ہی داستان سُنار ہے تھے۔۔

سر جی یہ آگ تو کمرے میں لگی ہے کچن میں نہیں۔۔

جی سر اور لائٹر بھی پڑا ہے اُس سٹائلش سے لائٹر کی جلتی ہوئی لواب بھی جلی ہوئی تھی اور ساتھ ہی اُس لائٹر کا بجماد ہم میوزک۔۔

دیکھیں سر آپ کچھ بھی رائے قائم کرنے سے پہلے اُس سے بات کر لیں ایسے الزام مت لگائیں وہ ایسا نہیں کر سکتا۔۔ وہ بہت چاہتا ہے اپنی بیوی کو ایسے۔۔ ایسے اُسے تکلیف نہیں دے سکتا۔۔

کتنا چاہتا ہے وہ تو ہمیں دکھ ہی رہا ہے چلو ماجد سارے ایویڈینس اٹھا لو اور ہا سپٹل چلو۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فرال کی حالت بے حد نازک تھی اُسکی پوری بیک بُری طرح سے جھلس گئی تھی ڈاکٹرز اپنی پوری کوشش کر رہے تھے پر کوئی تسلی بخش جواب ابھی تک نہیں دے پائے تھے۔۔

جیسے جیسے وقت گزر رہا تھا شموئل کو اپنی سانس مزید بوجھل ہوتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی آخر۔۔ یہ سب کیسے کر دیا کیسے میں وقت پہ نہیں بچا سکا اُسے آخر کیسے؟؟ دیوار کہ

ساتھ ٹیک لگائے کھڑے وہ نہایت پریشان دکھ رہا تھا کہ تبھی سامنے سے آتی پولیس کو دیکھتے وہ سیدھا ہوا۔۔

اور جی بادشاہو سارا معاملہ یہیں بتاؤ گے کہ ڈرائیونگ روم لے چلوں تمہیں۔۔

کک۔۔ کیسا معاملہ کونسا معاملہ؟؟

جائے وقوعہ کی تو کوئی چیز تمہاری کسی بات سے میل نہیں کھا رہی جی۔۔

دیکھیں میں پہلے ہی بہت پریشان ہوں آپ مجھے مزید تنگ نا کریں شاید آپ جانتے نہیں ہی مجھے بڑے بڑے لوگوں سے تعلقات ہیں میرے۔۔۔

بیشک جیسے بھی تعلقات ہوں جناب پر تمہارا پریشان ہونا تو بنتا ہے اگر لڑکی مر مر اگی تو پھر تو تم گئے لمبے اندر۔۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری بیوی کہ متعلق ایسی بکواس کرنے کی وہ ٹھیک ہو جائیگی وہ ٹھیک ہو جائیگی ہے نا وہاں ج۔۔

شموئیل تم ابھی انکے ساتھ جاؤ میں تمہارے وکیل کو بھیجتا ہوں۔۔

پر وہاں فرال۔۔ میری فرال کو ضرورت ہے میری۔۔

تو ابھی جا آج ہی ضمانت کروالیں گے ہم باقی بھا بھی کہ بیان کہ بعد دیکھتے ہیں کہ کیا کرنا ہے۔۔

وہاں کہ کہنے پہ وہ ناچاہتے ہوئے بھی پولیس کہ ہمراہ نکل گیا تھا۔۔

شموئل کہ جاتے ہی کچھ سوچتے ہوئے وہاں نے عصرہ کہ شوہر کا نمبر ملا یا کیونکہ اُس کہ پاس صرف اُسی کا نمبر تھا جو اُس دن بیچ پہ وہ اُس سے ملاقات کہ بعد ایکسچینج کر چکا تھا۔۔
فون پہ عصرہ اور اُسکے ہزبنڈ کو ساری معلومات دیتے وہ فون رکھتا ICU کہ باہر ٹہلنے لگا تھا اس وقت صُبح کہ سات بج رہے تھے اور صرف وہی وہاں موجود تھا۔۔

اور ذہن میں ایک ہی بات سوار تھی کہ کیا واقعی میں شموئل اتنی گھٹیا حرکت کر سکتا ہے وہ اپنی ہی سوچوں کہ تانوں بانوں میں مصروف تھا کہ تبھی وہ تینوں فرینڈز تقریباً بھاگتی ہوئی وہاں پہنچیں اور اُنکے پیچھے پیچھے بابر۔۔

کیا ہو وہاں یہ سب کیسے ہوا کیسے جل گی وہ کل رات ہی تو وہ پار لرائی تھی۔۔ آرزو نے پہنچتے ہی سوالوں کی بوچھاڑ کر ڈالی تھی۔۔

میں خود نہیں جانتا کہ کیا ہوا ہے یہ سب تو بھابھی ہی بہتر بتا سکیں گی۔۔

شموکل۔۔ شموکل بھائی کہاں ہیں وہ یہاں کیوں نہیں ہیں وہاں ج۔۔

اُسے پولیس لے گی ہے۔۔

کیا پولیس مگر کیوں؟؟

پوچھتا چھ کہ لئیے لے گی ہے واپس آ جائیگا وہ۔۔

سوری بابر تمہیں کال کرنا یاد نہیں رہا پر تمہیں کیسے پتہ چلا۔۔

کیسے پتہ چلنا ہے یونوسوشل میڈیا وہاں یہ بات آگ کی طرح پھیل رہی ہے میں تو سو رہا

تھا پر لوگوں کی کالز سنتا یہاں پہنچا ہوں۔۔

وہ دونوں باتیں کرتے ایک کونے میں آگئے تھے جبکہ وہ تینوں سہیلیاں ایک طرف

سر جھکائے بیٹھیں آنسو بہاتیں فرال کہ لئیے دُعا گو تھیں کہ تجھی وہاں اُن سے مخاطب

ہوا۔۔

آپ میں سے کسی کہ پاس آنٹی انکل یا پھر فاران کا نمبر ہے تو انہیں بھی انفارم

کر دیں۔۔

نمبر۔۔ نمبر تو نہیں ہے ہمارے پاس وہاں تو چینج کیا ہو گا پر میں واٹس ایپ پہ ملاتی ہوں
شاید اُس کا نمبر وہی ہو۔۔

آرزو نے کہتے ہی نمبر ملایا جس پہ ringing لکھا شو ہونے لگا۔۔

ہیلو آنٹی میں۔۔ میں آرزو بول رہی ہوں۔۔

ہاں آرزو بیٹا اتنی صبح کال کی سب خیر تو ہے فرا۔۔ فرال تو ٹھیک ہے نابیٹے؟؟
نہیں نہیں آنٹی فرال ٹھیک نہیں ہے وہ کل رات بُری طرح جل گئی ہے اُنہیں بتاتے وہ
پھر سے رونے لگی تھی۔۔

کیاااا (اپنے سینے پہ ہاتھ دھرتے وہ زور کا چلائی تھیں کہ ساتھ لیٹے حیدر جو کچھ دیر قبل
فجر پڑھنے کہ بعد لیٹے تھے اُٹھ بیٹھے) کیا ہوا ہے فرال کو فون دو مجھے۔۔
ہاں آرزو بچے مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے۔۔

اُنکے پوچھنے پہ وہ سب بتانے لگی جو وہ جانتی تھی جسے سُننے ہی وہ دھاڑنے لگے تھے۔۔

ہونا ہو یہ سب اُس شموئل کا کیا دھرا ہے تبھی پولیس لے گئی ہے اُسے میں چھوڑوں کا

نہیں اُسے وہ اشتعال میں چلانے لگے۔۔

نہیں انکل وہ تو بہت پیار کرتا ہے فرال سے وہ ایسا نہیں کر سکتا۔۔

پیار مائی فُٹ۔۔ تم بھول رہی ہو شاید کہ یہ وہی ہے جو اُسے زمین میں گاڑھنے والا تھا تو

پھر یہ سب کیوں نہیں کر سکتا۔۔ میں چھوڑو نگا نہیں اُسے

میں ابھی کال کرتا ہوں اپنے lawyer کو وہ سب دیکھ لے گا۔۔

اور ہم بھی آتے ہیں تب تک تم لوگ سنبھال لو سب۔۔

نہیں انکل آپ اتنے عظیم فریضہ کہ لئیے ہیں وہاں سو پلیز وہاں رہ کر دُعا کریں ہم یہاں

سب دیکھ لیں گے آپ ٹینشن مت لیں۔۔

آرزو کی بات پہ کچھ سوچتے ہوئے وہ حامی بھرتے کہنے لگے۔۔ ٹھیک ہے بیٹا پر میں اپنے

لائیر سے بات کرتا ہوں وہ سنبھال لے گا سب۔۔

آرزو کی کال کاٹتے اب وہ اپنی سارے سورسز حرکت میں لانے لگے تھے شمول کو

سخت سے سخت سزا دینے کہ لئیے۔۔

(دو دن بعد..)

فرال ابھی تک مکمل ہوش میں نہیں آئی تھی ہوش میں آتے ہی وہ اتنا چیختی چلاتی تھی
تکلیف سے کہ ڈاکٹر زُا سے غنودگی میں ہی رکھ رہے تھے فی الحال۔۔ جبکہ دوسری
طرف شمول کی ضمانت روک لی گئی تھی اور اُسے تھانے سے کراچی کی جیل میں منتقل
کر دیا گیا تھا۔۔

وہیں آج وہاں اُس سے ملنے کہ لئیے آیا تھا جسے دیکھتے ہی شمول کسی پھرے شیر کی
طرح لپکا تھا۔۔۔

تو نے کہا تھا ان کہ ساتھ چلا جا کچھ گھنٹوں میں ضمانت ہو جائیگی یہ۔۔ یہ ہوئی ہے
ضمانت مجھے یہاں جیل میں قید کر لیا ہے جبکہ وہاں۔۔ وہاں میری بیوی نا جانے کن
حالوں میں ہے۔۔

میں تجھے وارن کر رہا ہوں وہاں مجھے نکال لے یہاں سے نکال مجھے (جیل کہ سُلانوں کو
سختی سے تھامے وہ چلاتے ہوئے کوئی پاگل دیوانہ لگ رہا تھا)۔۔

میں کیا کروں ہاں کیا کروں میں تیرا بیان وہاں کہ لوگوں اور اُس اپارٹمنٹ کی حالت

سے یکسر مختلف ہے تو نے خود ہی خود کو پھنسا لیا ہے اُوپر سے فرال کہ فادر وہ اتنے پاور
فل ہیں کہ کچھ سمجھ نہی آرہا مجھے اور دوسرا میڈیا اس سب میں انوالو ہو چکا ہے اب تو بتا
میں کیا کروں؟؟

کچھ بھی کر میں نہیں جانتا مجھے ملنا ہے فرال سے میں اُسے دیکھنا چاہتا ہوں مجھے لے چل
نہیں تو میرا دماغ پھٹ جائیگا یا پھر میں پاگل ہو جاؤنگا وہاں کچھ کر کچھ کر میرے یار۔۔
شموئل تو مجھے سچ بتا کیا واقعی میں تو نے۔۔ تو نے بھابھی کو آگ لگائی ہے (دھڑکتے
دل کہ ساتھ سوال کیا گیا تھا کیونکہ کہیں نا کہیں وہ جانتا تھا کہ سچائی کیا ہوگی)۔۔
ہاں۔۔ وہ بس غلطی ہوگی یار میں تو صرف وہ بیہودہ لباس جلانا چاہتا تھا اور اُس پہ اپنی
دہشت بٹھانا چاہتا تھا پر۔۔ پر پتہ نہیں کیسے وہ آگ اُس تک پہنچ گی۔۔ سر جھکائے نم
آنکھوں سے وہ اعتراف کر رہا تھا۔۔

تو۔۔ تو پاگل ہے شموئل تو کیسے کیسے اپنی ہی بیوی کو جو اتنے نازک مرحلے سے گزر رہی
ہے کیسے اس حال تک اتنی اذیت دیتے ہوئے پہنچا سکتا ہے کیسے۔۔
میں۔۔ میں سچ میں اُسے تکلیف دینا نہیں چاہتا تھا۔۔

واہ واہ کیا بات ہے آپکی ایک زندہ لڑکی کو جلا کر کہتے ہو جلا نا نہیں چاہتے تھے تو جانتا بھی ہے کہ وہ کتنی تکلیف میں ہے اُسکی چیخوں سے اُسکی درد میں ڈوبی ہوئی چیخوں سے کیسے پورا ہاسپٹل گونجتا ہے اُسکی جھلسی ہوئی جلد اُسے کتنی تکلیف دیتی ہے۔۔

چپ ہو جا چھپ۔۔۔ وہ بالکل ٹھیک ہے اُسے کچھ نہیں ہوا میں اُسے بچا لو نگا اُسے ٹھیک کر لو نگا تو بس ایک بار مجھے اُسکے پاس لے چل۔۔

میں تو لے جاؤں گا پر کیا وہ اتنی اذیت کہ بعد تجھے پاس آنے دے گی؟؟

ہاں۔۔ ہاں وہ میری بیوی ہے میرا عشق ہے وہ ہر بار میری ہر بات نظر انداز کر دیتی ہے وہ اس بار بھی مجھے معاف کر دے گی۔۔ کر دے گی معاف مجھے۔۔

اس بار کی تکلیف زیادہ ہے شموئل اس بار وہ معاف نہیں کرے گی تجھے۔۔

وہ اپنی بات کہتا پلٹ گیا تھا پر اپنے پیچھے دور تک اُسے شموئل کی آوازیں آتی رہی تھیں۔۔

"وہ میری ہے۔۔۔"

میری فرال ہے۔۔

وہ مجھے معاف کر دے گی۔۔

کر دے گی معاف۔۔

میں بچا لو نگا اُسے بالکل۔۔ بالکل ٹھیک کر دو نگا۔۔

وہاں شموئل سے ملتا جیلر کہ پاس بیٹھے وکیل کہ پاس پہنچا تھا۔۔ چلیں وکیل صاحب ہمیں چلنا چاہیے۔۔

وہاں کہ کہنے پہ وہ اپنی فائلز اٹھاتے باہر نکلنے ہی لگے تھے کہ دروازے پہ ہی اُسے دو میاں بیوی دکھے جن کی عمر پچاس کہ ہی لگ بھگ ہو گی انہیں دیکھتے وہاں اُن تک پہنچا تھا۔۔

کیا ہوا کیوں دھکے دے رہے ہوا نہیں۔۔

سر یہ کہہ رہیں کہ یہ اُس بابو شموئل کہ والدین ہیں۔۔

کیا ااا۔۔

وہی ناصاب کہاں وہ کروڑوں کمانے والا موسیقار اور کہاں یہ اُنکے عام سے حلیے پہ

چوٹ کرتے حوالدار نے ہنسی اڑائی۔۔

کیا آپ واقعی میں شمول کہ۔۔ پیرنٹس ہیں۔۔

ہاں بیٹا ہم اُس سے ملنا چاہتے ہیں پر یہ اندر جانے نہیں دے رہا ہمیں۔۔

سُن کر تو وہاج کو بالکل یقین نہیں آیا تھا کیونکہ ہمیشہ شمول نے اپنے پیرنٹس کہ ذکر پہ

یہی سب سے کہا تھا کہ وہ نہیں ہیں اور اب یوں دونوں۔۔

پر اُس مرد کی شکل کافی حد تک شمول جیسی تھی تبھی وہ کچھ سوچتے اُنکی ملاقات

کروانے اُنہیں اندر لے گیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہارون اور رضیہ جیسے ہی اے کلاس کہ سیل کہ قریب پہنچے اُنہیں سیل کہ دروازے سے ٹیک لگا کر سر جھکائے بیٹھا ایک وجود دکھا اُس سیل میں فی الوقت ایک ہی قیدی قید تھا۔۔

دروازے کہ قریب پہنچتے رضیہ نے اپنے منہ پہ ڈوپٹہ رکھتے اپنے لعل کو آواز دی محمد مصطفیٰ اُسے پکارتے وہ شدت سے رونے لگی تھیں۔۔

جبکہ دوسری طرف اتنے سالوں بعد وہ میٹھی آواز سنائی دینے پہ شموئل حیرت میں گھرتا اٹھ کھڑا ہوا اور مرہتے ہی جن دو لوگوں کو اُس نے دیکھا انہیں دیکھتے ہی اُسکی آنکھیں دھندلا گئی تھیں۔۔

ماں۔۔۔ (اپنی ماں کو دیکھتے ہی اُس کا دل مچلنے لگا تھا وہ بچپن کی طرح آج بھی ہر طرح کی تکلیف سے بچنے کہ لئے اُنکی گود میں چھپ جانا چاہتا تھا)

میرا بیٹا رضیہ دیوانہ وار اُسے پکارتے سُلاخوں سے جھانکتے اُسکے ہاتھ چومنے لگی تھیں۔۔ میرا مصطفیٰ میرا چاند۔۔

کچھ دیر یونہی اپنے والدین کو دیکھتے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرنے کہ بعد وہ اپنے ہاتھ پیچھے کرتے دور ہوا۔۔

لک۔۔ کون ہیں آپ لوگ اور کیوں آئے ہیں یہاں۔۔

یہ ڈرامے بند کرو اور یہ بتاؤ کہ یہ کیا حرکت ہے ہاں ایسا کیوں کیا تم نے مصطفیٰ تم کیسے کسی معصوم کو یوں جلا سکتے ہو ہمیشہ کی طرح سے غضبناک ہوتے ہوئے ہارون نے اپنا رُعب جھاڑا۔۔ (شاید وہ اپنے اندر کی شرمندگی اپنے لہجے کہ نیچے چھپانا چاہتے تھے)

آپ آپ ہوتے کون ہیں مجھ سے یہ سوال کرنے والے ہاں اور کیا غلط کیا ہے میں نے یہی سب تو سیکھایا ہے آپ نے مجھے اب کس بات کا حساب مانگ رہے ہیں مجھ سے؟؟ کیا بکو اس کر رہے ہو میں نے یہ سکھایا ہے تمہیں کہ اپنی بیوی کو جلا دو؟؟

بالکل آپ ہی نے تو سیکھایا ہے میں نے خود آپ کو اپنے بچپن سے یہی کرتے دیکھا ہے آپ بھول گئے ہیں شاید پر وہ سب میرے ذہن پہ نقش ہے کیا آپ امی کی غلطی پہ اُنکا ہاتھ جلتے توے پہ نہیں رکھتے تھے کیا آپ اُنہیں ہر بات پہ سزا نہیں دیتے تھے کیا آپ ہر چھوٹی بات پر اُنہیں نہیں مارتے تھے اب کس حق سے سوال کر رہے ہیں آپ مجھ سے مسٹر ہارون چوہان۔۔

شموئل کی باتوں پہ وہ نظریں جھکائے بغلیں جھانکنے لگے تھے اب کیا ہوا جواب دیں نا مجھے جیسے آج آپ کو میری بیوی معصوم لگ رہی ہے تب اپنی بیوی معصوم کیوں نہیں لگی آپکو؟؟

جو بھی ہے شموئل اپنے کیسے کا میں خود ذمہ دار ہوں میں غلط تھا غلط کیا سب میں نے پر تم نے کیوں کیا ایسا کیوں؟؟

آپ کسی قسم کہ سوال کا حق نہیں رکھتے جائیں یہاں سے۔۔

شموئل کو یوں منہ موڑتا دیکھ رضیہ نے ایک بار پھر سے پکارا تھا مصطفیٰ۔۔

میں نے کہا جائیں یہاں سے جائیں۔۔ میرے کوئی ماں باپ نہیں ہیں مجھے کسی سے نہیں ملنا۔۔

وہ چیختے ہوئے بار بار ایک ہی لفظ چلانے لگا تھا شموئل کی غیر ہوتی حالت دیکھ وہ دونوں بے بسی سے واپس مڑ گئے تھے۔۔

جبکہ اُنکے جاتے ہی شموئل نڈھال ہوتے زمین پہ لیٹے اُونچا اُونچا رونے لگا تھا اُس اُونچے لمبے مضبوط شخص کہ آہ و بقا اس جیل کی درو دیوار ہلانے لگی تھی۔۔

رضیہ مصطفیٰ کو اتنا غصہ میں اور یوں چلاتا ہوا دیکھ خود بھی رونے لگی تھیں۔۔

چُپ ہو جا رضیہ بس یہی سمجھ لے کہ ہمارا کوئی بیٹا تھا ہی نہیں اور جو تھا اُسے ہم نے ٹرین حادثے میں کھو دیا۔۔

کیسے سمجھ لوں کیسے ہاں میرا بیٹا پل پل مر رہا ہے وہ کس ذہنی تباہی کہ داہنے پہ کھڑا ہے

وہ نہیں دکھ رہا آپکو اور ناہی کبھی دکھے گا کیونکہ اُس سبب کہ ذمہ دار آپ ہیں۔۔

گھر چلو یہاں تماشہ مت لگا و رضیہ کو یوں طیش میں آتا دیکھ وہ اُسکی بازو پکڑتے وہاں سے اُسے لے جانے لگے تھے پر وہ اپنا بازو چھڑواتے دور ہوئیں۔۔

آپکو پتہ ہے ہارون یہ جو مرد ہم عورتوں کو کم عقل کہتے ہیں نا یہ بالکل صحیح کہتے ہیں ہم عورتیں واقعی میں بہت پاگل ہوتی ہیں بہت پاگل۔۔۔

پوری زندگی ایک ایسے شخص کی جوتی تے پستی رہتی ہیں جو اُسے کسی مکھی سے بھی کمتر جانتا ہے اُس سبب کہ باوجود ہم صرف اپنے بچوں کے لیے سمجھوتا کر لیتی ہیں کہ وہ سکون میں رہیں اُنکی زندگی تباہ نا ہو پر ہم یہاں غلطی کرتی ہیں وہ سب سہتے سہتے ہم اپنے ہی بچوں کو اپنے ہی ہاتھوں سے تباہ کر لیتی ہیں اُنکا مستقبل سنوارنے کی چاہ میں اُنہیں خود تباہ کر دیتی ہیں۔۔

آج ہمارے بیٹے کی جو حالت ہے اُس سبب کہ ذمہ دار صرف آپ نہیں ہیں ہارون میں بھی برابر کی شریک ہوں جب میں یہ جان گی تھی کہ اپنا آپ ختم کر کہ بھی میں آپکو بدل نہیں سکتی تو کم از کم مجھے آپ سے علیحدگی لے لینا چاہیے تھی اس طرح میرا بیٹا ان حالوں تو نا پہنچتا۔۔

یہ کیا بک رہی ہو گھر چلو۔۔

کونسا گھر؟؟؟ مجھے اُس گھر نہیں جانا جہاں اپنا آپ مار کر بھی میں عزت حاصل نہیں کر
پائی۔۔

تو کہاں جاو گی اپنے بھائیوں کہ پاس اُن کو بھی جانتی ہی ہو تم۔۔

ہاں میں سب کو جانتی ہوں پر شاید تم نہیں جانتے اللہ کی زمین بہت بڑی ہے ہارون میں
کہیں بھی چلی جاو گی پر اب مزید تمہارے ساتھ نہیں رہو گی وہ یونہی سوچوں کہ بھنور
میں گھرے ہارون کو چھوڑتیں دوسری سمت میں چل دی تھیں اور وہ اپنا سارا رعب و
دبدبہ لئیے اپنی ہمسفر کو جاتا دیکھ رہے تھے۔۔

(دو سال بعد)۔۔

یہ ایک ہوٹل میں منعقد ایک سیمینار کا منظر تھا جہاں لاتعداد کرسیوں پہ بہت سے لوگ

بیٹھے سٹیج پہ کھڑی اُس میزبان کہ الفاظ سُن رہے تھے جو اس وقت

کسی (motivational speaker) کو سٹیج پہ مدعو کرنے کہ لئیے الفاظ

ترتیب دے رہی تھیں۔۔

"ممکن ہے۔۔ ممکن ہے۔۔

بہار ممکن ہے۔۔

زندگی میں لکھا۔۔

ممکن ہے۔۔ ممکن ہے۔۔"

توجی ناظرین ہم بلا نے جارہے ہیں ہماری ملک کی مشہور ڈیزائینرز فرال شمول
کو۔۔ میزبان کہ فرال کا نام لیتے ہی وہاں بیٹھے لوگوں کی تالیوں کی گونج پورے ہال
میں گونجنے لگی تھی۔۔

اُن تالیوں کی گونج میں ایک کانفیڈنس سے چلتی فرال بے بی پنک کلر کہ شرٹ اور
وائٹ شلوار پہنے پاؤں میں کھسہ اور ڈوپٹہ سٹار لر کی طرح سر پہ لپیٹے ایک باوقار چال
چلتی وہاں پہنچی تھی۔۔

"ممکن ہے بہار ممکن ہے۔۔

زندگی میں لکھا۔۔

خواہشوں کا قرار ممکن ہے۔۔"

السلام و علیکم۔۔ جیسا کہ میں یہاں اپنی زندگی کی کہانی سنانے کو موجود ہوں پر اس سے پہلے میں یہ کہنا چاہوں گی کہ جب تک آپ خود ہار نامان لیں تب تک آپ کو کوئی نہیں ہرا سکتا۔۔

میرا نام فرال ہے۔۔ میں نے کراچی کی ایلٹ کلاس فیملی میں آنکھ کھولی بتانے کا مقصد یہ ہے کہ وہ سب پایا جو چاہا ہمارے گھر کا ماحول کافی مختلف تھا میری ماما بزنس وومن تھیں اور میرے ڈیڈی ایک زمیندار گھرانے سے تعلق رکھتے تھے پر اس سبب کہ باوجود ڈیڈی نے وہ سب کیا جو ایک ماں اپنے بچے کے لئے کرتی ہے لائیک ہمیں تیار کروا کہ سکول بھیجنا ہمارے ناشتے کھانے غرض ہر چیز کا خیال ڈیڈی نے رکھا ہم سب اس ماحول کے عادی تھے سو ہمیں یہ سب کبھی عجیب نہیں لگتا تھا پر ہماری سوسائٹی میں لوگ میرے ڈیڈی کو جو رو کا غلام اور بہت سے ایسے الفاظ اُنکے نام سے منسوب کرتے تھے۔۔

"اک نہیں بار بار ممکن ہے۔۔"

ممکن ہے بہار ممکن ہے۔۔

زندگی میں لکھا۔۔۔"

شروع میں تو بہت بُرا لگتا تھا پر آہستہ آہستہ یہ سب معمولی باتیں لگنے لگیں۔۔۔

مجھے بچپن سے ہی ایک فینس ڈیزائنر بننے کا خبط تھا جس میں میں نے اپنی پوری جان لگادی پر اس سبب کہ بچہ ایک شخص میری زندگی میں آیا اور اُس کے آنے سے سب بدل گیا میری شادی ایک ورلڈ فینس سنگر سے ہوئی۔۔۔

وہ بہت محبت کرتا تھا مجھ سے محبت لفظ شاید چھوٹا ہے وہ عشق کرتا تھا۔۔۔ پر اس سبب کہ ساتھ وہ مجھے اپنی جاگیر بنا کر رکھنا چاہتا وہ لڑکی جو ایک تتلی کی مانند ہو اوں کہ رنگ چرانا چاہتی تھی وہ قید کر لی گئی۔۔۔

"جستجو رنگ لائی ہے کچھ اس طرح۔۔۔"

دل کی ہر آرزو مسکرانے لگی۔۔۔"

وہ اپنی شدت کہ رنگوں میں لپٹی محبت کہ ساتھ ساتھ آئے دن مار پیٹ کرتا تھا ذہنی ٹارچر دیتا تھا کسی کو میری طرف دیکھتا برداشت نہیں کر سکتا تھا میرے پیرنٹس سے بات کرنے پہ اُسے ایشو تھا۔۔۔

جہاں یہ سب میرے لئے تکلیف دہ تھا وہیں میری فرینڈ کہ لئے یہ سب آئیڈیل
تھا (ہنستے ہوئے فرال نے مزید کہنا شروع کیا)۔۔

پھر ایک بار جب اُس نے مجھے زمین میں گاڑ دیا تب میں نے اُسے چھوڑنے کا پکا فیصلہ
کر لیا اُس سے الگ تو میں ہو گی پر خود کو بھی شاید کہیں کھو بیٹھی تھی میں۔۔

مجھے اُسکی کمی محسوس ہوتی تھی اُسکی محبت جو صرف میرے لئے تھی اب اُسے ناپاتے
اپنی ہی سانس بوجھل لگنے لگی تھی پھر میں نے اُسے ایک اور موقعہ دینا جانے اُسے یا پھر
خود کو۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آسماں مہربان ہو گیا۔۔"

اور زمیں گنگناتے لگی۔۔ ممکن ہے۔۔

ممکن ہے بہار ممکن ہے۔۔۔"

میں اُسے موقعہ دے کر خوش تھی میں ماں بننے والی تھی اور اُس خبر کہ ملتے سب بدلنے
لگا تھا وہ میرا مزید خیال رکھنے لگا اور اپنا غصہ اپنے اندر دبائے لگا اب وہ مجھے کچھ نہیں کہتا
تھا بلکہ خود۔۔ خود اُسی نے میرے کام کے لئے سب اربنچ کیا جو پہلے مجھے گھر سے نکلنے

نہیں دیتا تھا اب اُسی کی مرضی سے میں بوتیک چلانے لگی۔۔ زندگی خوشگوار ہوگی تھی اور بالکل ویسے جیسے میں چاہتی تھی۔۔

"خوشنماد دل رُبا چوڑیاں پہن کر۔۔

ہر کلائی چھنکنے کھنکنے لگی۔۔"

پر پھر ایک دن ایک سیلابی ریلا آیا جو مجھ سے میرا سب کچھ چھین کر لے گیا (آنسوؤں کا گولہ حلق میں اٹکتے محسوس کرتے وہ ایکسکیوز کرتی پانی پینے لگی)

شاید تب میری ہی غلطی تھی شاید میں ہی اُسے اُسکی حد سے زیادہ آزما گئی تھی۔۔

اُس دن شموئل کی کال آئی کہ ایک پارٹی ہے تم تیار ہو کر وہاں پہنچ جاو میری ریکارڈنگ ہے شاید میں لیٹ ہو جاؤں اُس دن میں جلدی بوتیک سے نکلتی ایک ساڑھی ریک سے نکالتے اپنی فرینڈ کہ پارلر چلی گی پُروہاں جا کر میں نے دیکھا کہ اُس ساڑھی کا بلاوز بیک لیس تھا۔۔

میں اپنے شوہر کو جانتی تھی شاید مجھے اُسکی نیچر کا پتہ تھا سو مجھے سنبھل جانا چاہیے تھا پر نہیں کہتے ہیں ناجب بُرائی آنے والی ہو تو عقل بند ہو جاتی ہے میرے ساتھ بھی کچھ

یو نہی ہو امیں جو لیٹ ہو کر اُسکے غصہ سے بچنا چاہتی تھی اُسکو کسی اور بات پہ طیش دلا
گی۔۔

میں اپنی فرینڈ کی سُننے خود کو اچھے سے کور کرتی وہاں پہنچ گی پُر وہاں پہنچنے کہ کچھ ہی دیر
بعد شمول پہ میرے ڈریس کی حقیقت کھل گی وہ میری بیک دیکھ چکا تھا۔۔

اور اُسکے بعد وہ ہوا جو سب بدل گیا اُس نے مجھے اپنے ہی بلڈنگ کہ سٹوڈیو میں آگ لگا
دی جس سے میرا فرنٹ اور چہرہ تو بیچ گیا پُر بالوں کی وجہ سے میری کمر اور سر کہ حصہ کی
پچھلی جلد بُری طرح متاثر ہوئی۔۔

میں نے پورے چھ مہینے ہوش سے بیگانہ روتے چیختے گزار دیئے ہاں میں جانتی ہوں
میری غلطی تھی پُر کیا وہ غلطی اتنی بڑی تھی کہ مجھے اتنی تکلیف دہ سزا ملتی؟؟

تب میں بہت تکلیف میں تھی میں کی کی دن اُلٹی پڑی رہتی تھی میں کروٹ نہیں لے
سکتی تھی میرا جسم کسی پھوڑے کی مانند چوبیس گھنٹے دکھتا تھا اُس پہ پڑے آبلے اور نکلتی

پیپ مجھے ہلکان کیئے دیتی تھی اسی سب کہ بیچ میں نے اپنی نئی زندگی کو جنم دیا میرا بیٹا
میری جان محمد مصطفیٰ یہ نام میرے شوہر کار نیل نیم ہے اور اس نام کو میں اپنے ساتھ

رکھنا چاہتی ہوں ہمیشہ۔۔

"کانوں کی بالیاں بول اُٹھی ہیں۔۔"

گیت ہونٹوں پہ یوں آنے لگے ہیں۔۔"

پر خیر میں جو آئے دن اپنی زندگی کو ختم کرنے کہ منصوبے بنانے لگی تھی اب اُس خوبصورت سے بچے کو دیکھتے مجھے جینے کی جیسے نی آس مل گی تھی میں نے اپنے بیٹے کہ لئیے خود کو کھڑا کیا اور آج بہت کم وقت میں میں آپ کہ سامنے ہوں۔۔

جہاں میرے ساتھ غلط ہو اوہاں کچھ جگہ پہ غلط میں بھی تھی میں اُسے سمجھ نہیں پائی اُس ذہنی اذیت کو دیکھ نہیں سکی جس سے وہ میرے ساتھ ہوتے ہوئے گزر رہا تھا۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بس یہی کہانی ہے میری جہاں میں بہت سے لوگوں کو مظلوم لگتی ہوں وہیں بہت سے لوگ مجھے ناشکر اور ظالم بھی کہتے ہیں پر خیر لوگوں کا کام ہے بولنا تو کچھ تو بولیں گے ہی۔۔

میں آپ سب کا زیادہ وقت نہیں لینا چاہتی پر یہ ضرور کہوں گی کہ۔۔

ہم عورتیں ساری زندگی اس بات کا شکوہ کرتی ہیں کہ ایک مرد نے ہماری زندگی تباہ کر دی۔۔

ہماری شخصیت کچل دی اور بہت کچھ پر کبھی ہم نے یہ سوچا ہے کہ اس مرد کو پیدا کون کرتا ہے؟؟ اُسکی شخصیت کون بناتا ہے؟؟ ایک ماں یعنی کہ ایک عورت تو پھر ہم کیوں اس معاشرے کے لئے ایسے مرد پیدا نہیں کرتیں جو عورتوں کو عزت دے اُنکی زندگیوں سے ناکھیلے۔۔

میرا ایک بیٹا ہے اور میں اُسے ایک ایسا مرد بنانا چاہتی ہوں جس سے کسی بھی لڑکی کو کبھی کوئی خطرہ نہ ہو وہ صرف اپنے گھر کی ہی نہیں دوسروں کی بیٹیوں کے لئے بھی محافظ ثابت ہو۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Bools|Poetry|Interviews
میری اس بات پر غور ضرور کریں۔۔

Thank u...

”ممکن ہے۔۔

ممکن ہے بہار ممکن ہے۔۔

زندگی میں لکھا۔۔

خواہشوں کا قرار ممکن ہے۔۔

سیمیناراٹینڈ کرتی وہ آنکھوں پہ چشمہ چڑھاتی کار میں آ بیٹھی تھی۔۔

اب کہاں جانا ہے میڈم۔۔

---Asylum

ازائیلیم چلو۔۔

ایک گھنٹے بعد وہ بھاری دل کہ ساتھ آنکھوں میں آنسو لئیے وہاں کی سیڑھیاں چڑھتی
ایک دروازے کہ باہر آکھڑی ہوئی تھی۔۔

اُس کمرے کہ دروازے میں ایک ہی کھڑکی تھی جہاں سے اُسے اندر وہ شخص دکھ رہا تھا
جو اپنی زخمی انگلیوں کہ باوجود ناخنوں سے کھرچتے میری فرال لکھ رہا تھا۔۔

"میری قسمت کہ ہر اک پر نے پہ۔۔

میرے جیتے جی بعد مرنے کہ۔۔

میرے ہر اک کل ہر اک لمحے میں۔۔

تو لکھ دے میرا اُسے۔۔"

اُسکی آواز آج بھی حسین تھی پر اُس آواز میں شامل درد اُسے مزید خوبصورت بنا رہا تھا۔۔

بڑھے بال اور داڑھی بلیک ٹراؤز اور اُس پہ پہنی سُرمی شرت اپنے حلیے اور حال سے بے پرواہ وہ فرال کا نام لکھتے سُروں کو چھیڑ رہا تھا۔۔

"ہر کہانی کہ سارے قصوں میں۔۔

دل کی دُنیا کہ سچے رشتوں میں۔۔

زندگانی کہ سارے حصوں میں۔۔

تو لکھ دے میرا اُسے۔۔

شموئل کو دیکھتے وہ اپنے آنسوؤں پہ بندھ نہیں باندھ پائی تھی اُسکی جنونیت اور حد سے بڑھی دیوانگی اُسے کس دور ہے پہ لے آئی تھی کہ وہ دروازے کہ پار کھڑی اپنی ہی فرال کو پہچاننے سے نابلد تھا پر اُسکی زخمی انگلیاں اُسکا نام آج بھی یو نہی لکھ رہی تھیں۔۔

"اے خُدا۔۔

اے خدا۔۔

جب بن اُسکا ہی بنا۔۔

اُسکا ہوں اُس میں ہوں اُسے ہوں اُسی کا رہنے دے۔۔

میں تو پیاسا ہوں وہ دریا وہ ذریعہ ہے جینے کا میرے۔۔

شموئل کو دیکھتے اُسکا دل کٹنے لگا تھا پر یہاں سے ہٹنے پہ بھی وہ تیار نہیں تھی کہ تبھی کچھ

پل مزید کٹے تھے کہ اُسے اپنے پیچھے کھڑے وہاں کی آواز سنائی دی۔۔

مجھے بہت دکھ ہوتا ہے تم دونوں کو ایسے دیکھ کر۔۔

"مجھے گھر دے گلی دے شہر دے اُسی کہ نام کہ۔۔

قدم یہ چلیں یا کیں اب اُسی کہ واسطے۔۔

دل مجھے دے اگر درد دے اُسکا پر۔۔

اُسکی ہو وہ ہنسی گونجے جو میرا گھر۔۔

اے خدا۔۔۔

اے خدا۔۔

دُکھ کس بات کا بس یہ سب اپنا اپنا نصیب ہے ہماری قسمت میں یہ اذیت لکھی تھی اپنی
آنکھیں شموئل پہ جمائے وہ وہاں کو جواب دے رہی تھی۔۔

دیکھو فرال جو ہونا تھا ہو گیا پر اب وہ ٹھیک نہیں ہو سکتا سو تم آگے بڑھو ایسے اپنی زندگی
کو مت روکو۔۔

"میرے حصے کی ہنسی کو خوشی کو تو چاہے آدھا کر۔۔

چاہے لے لے تو میری زندگی پر یہ مجھ سے وعدہ کر۔۔"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہاں کی بات پہ وہ حیرت سے آنکھیں پھاڑے اُسے سُن رہی تھی کہ وہ مزید گویا ہوا اگر
اگر تم چاہو تو میں تمہارا ہاتھ تھا منے کو تیار ہوں۔۔

وہاں کی بات کو تحمل سے سُننے اپنی آنکھوں کو سختی سے صاف کرتے وہ پیچھے مڑی آج تو
ایسی بات کر دی ہے آئندہ مت کہنا وہاں میں بہت عزت کرتی ہوں تمہاری۔۔

"اُسکے آشکوں پہ غموں پہ دُکھوں پہ۔۔

ہر اُسکے زخم پہ۔۔

حق میرا ہی رہے ہر جگہ ہر گھڑی ہاں عمر بھر۔۔

اب فقط ہو یہی وہ رہے مجھ میں ہی۔۔

پر فرال تم ایسے کب تک رہو گی؟؟

اس وقت اُس کو ریڈور میں اُن دونوں کہ علاوہ تیسری آواز شموئیل کی تھی جو اس پل

اپنی محبت پہ بین ڈالتی محسوس ہو رہی تھی۔۔

یہ تو مجھے بھی نہیں پتہ پر جب تک اسکی سانسیں قائم ہیں چاہے یہ جس بھی حال میں ہے

اسکا نام میرے نام کہ آگے سے نہیں ہٹ سکتا۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اپنی بات سختی سے کہتے وہ ایکسیوز کرتی سائید سے گزرتے آگے بڑھنے لگی۔۔

وہ چاہے جن بھی حالات سے گزری تھی پر ایک عورت کی طرح اپنی وفا مرتے دم تک

نبھانا چاہتی تھی۔۔

"وہ جُدا کہنے کو پچھڑے نا پر کبھی۔۔

اے خُدا۔۔

اے خُدا۔۔

جب بنا سکا ہی بنا۔۔

میری قسمت کہ ہر ایک پر نے پہ۔۔

میرے جیتے جی بعد مرنے کہ۔۔

میرے ہر اک کل ہر اک لمحے میں تو لکھ دے میرا اُسے۔۔"

فرال اپنی بھگی آنکھیں رگڑتی اُن پہ گو گلز گاتے اُس جگہ سے تو نکل رہی تھی پر اُس کا دل
وہیں دروازے پہ ہی تھا پر اُسکے پیچھے آتی شمول کی آواز وہ آواز اور شمول دونوں اُسکا
عشق تھے اور دونوں ہمیشہ ساتھ رہنے والے تھے۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

♥ ختم شدہ ♥

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایر میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی

ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ

کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے

ہیں۔

NEW ERA MAGAZINE.com

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

(Neramag@gmail.com)

(انشا اللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات

کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایر میگزین